وَلِيَعلَمَ اللّٰہُ مَن یَنصُرُہٗ وَ رُسُلَہٗ بِالغَیب

(القرآن)

اور اللہ جاننا چاہتا ہے کہ کون اس کی اور اس کے نمائندوں کی غیب میں نصرت کرتا ہے

www.khrooj.com

صحیفہ نصرت

(اردو مسدس نظمیں)

مجموعہ کلام

شہزادہ فصیح البیان

السید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری

WWW.KHROOJ.COM

مصنف کا نام : مخدوم السید محمدؐ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری

کتاب : صحیفہ نصرت

مرتب : مہتاب آذفر

تکنیکی معاونین : علی رضا، بلال حسین

سنۂ اشاعت : 2014ء

تعداد : 500

پرنٹرز : فدک پرنٹنگ پریس لاہور

ایڈیشن : اول

پبلشرز : القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی

کمرہ نمبر 11اے اینڈ کے چیمبر 14 ویسٹ اینڈ وہارف روڈ

کراچی نمبر 2 پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان

فون نمبر 021-3220537,32311979,32311482

Email: klbehaider@yahoo.com

ملنے کا پتہ : المنتظرین پبلیکیشن جمن شاہ ضلع لیہ

فون نمبر : 0606460259

ویب سائٹ : www.Khrooj.com

www.jammanshah.com

Email.jammanshah@gmail.com

ISBN-969-8809-

www.khrooj.com

یاھوالوہاب الخبیر العلیم

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو شہنشاہ امام زمانہ، منتقم آلِ محمدؐ، ولی دوراں، مظلومِ اکبر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام منتسب کرتا ہوں جو پردہ غیبت میں نصیبِ دشمناں خون رو رہے ہیں جن کی نصرت کل انبیاء و رسل و اولیاء و مومنین، جن و انس و ملکوت اور کل موجودات پر واجب ہے

اور دعا ہے کہ شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف جلد تشریف لائیں اپنی جدا طہر اور تمام مظلومین کا انتقام لیں۔ پاک گھر میں ابدی بہار آئے اور تمام ظالمین کا قلع قمع ہو۔ آمین یارب العالمین

دعا گو

جعفر نقوی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجّل فَرَجھُم بقَائِمِھِمْ عَجلَ اللّٰہُ فَرَجَہُ الشریف
وَ صَلَوَاتُ اللّٰہُ عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ اَجمَعِین

www.khrooj.com

یاھوالوہاب الخبیر العلیم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

فہرست عناوین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	ملیکۃ العرب صلواۃ اللہ علیہا	1
2	میلادشہزادہ امیر قاسم علیہ الصلوات والسلام	9
3	سلطانِ عسکری علیہ الصلوات والسلام	13
4	آمد ملیکۃ الروم صلواۃ اللہ علیہا	19
5	شادی خانہ آبادی	29
6	ظہورِ نورِ حق	73
7	شبِ سحر خیز	81
8	ادھوری خوشی	88
9	موعودِ میثاق	93
10	معصومِ کائناتؑ	99
11	رحلت	112
12	طلبِ نصرت	130

www.khrooj.com

13	عریضہ	138
14	مرتجز پاک	145
15	برقِ عدلِ الٰہی	150
16	خطبہءِ تعارف	155
17	انتظار	160
18	حسرتِ انتقام	166
19	خطبہءِ اولیٰ	169
20	دینِ انتظار	193
21	مشیت	203
22	بزبانِ حال	207
23	عدلِ الٰہی	212
24	بقدرِ خیال	229
25	مدحِ بے بیاں	234
26	حق و باطل	237
27	بالواسطہ	242
28	مصلحت	251
29	عشق	257
30	دعا	264

یارب محمدؐ و آل محمدؐ صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ و عجل فرج آل محمدؐ بقائمھم
عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

ملیکۃ العرب ص

صلوات اللہ علیہا

وہ محسنۂ دینِ خدا مشعلِ وحدت
تھا جن کی بہاروں سے جواں باغِ رسالت
مرہونِ کرم جن کے ہیں توحید و نبوت
تھی جن کی محبت بھی رسالت کی عبادت
یہ شان و شرف مریم و حوا میں کہاں ہیں
کیا شان ہے یہ اُمِ اَبِیہَا کی بھی ماں ہیں

اسلام کی گرتی ہوئی عظمت کو سنبھالا
اس دین کی کشتی کو مصائب سے نکالا
تھا عرش پہ اس شمعِ وحدت کا اُجالا
آغوش میں خود حیدرِ کرار کو پالا
خالق کو اسی ذات سے رحمت کی طلب تھی
عالم میں یہ مشہور ملیکۃ العرب تھی

www.khrooj.com

ثابت جو کی سرورؐ کی نبوت تو اِنہی نے
رائج جو کیا کلمہءِ وحدت تو اِنہی نے
قرآں کو دیا اِذنِ ہدایت تو اِنہی نے
اِسلام کیا سب کو عنایت تو اِنہی نے

اِسلام کی کشتی کا کنارا اِنہیں کہیے
خود خالقِ اکبرؐ کا سہارا اِنہیں کہیے

دولت تھی تو تبلیغ رسالت میں لٹا دی
بگڑی ہوئی اسلام کی ہر بات بنا دی
خود ذاتِ محمدؐ کی رسالت کو جلا دی
فاقوں میں بھی قرآں کو ہدایت کی غذا دی

ہر کانٹا کیا دُور رہِ رُشد و ہدیٰ سے
قرآں کو لکھا اپنے ہی پیوند رِدا سے

ہر غم میں سہارا دیا خالق کے ولی کو
اور گود لیا پیار سے نورِ ازلی کو
آغوش میں بیٹوں کی طرح پالا علیؑ کو
ممنون کیا اس پہ سوا لاکھ نبی کو

سیراب ہوئے غیر بھی اس بحر عطا سے
خالق کو بھی مقروض کیا جود و سخا سے

www.khrooj.com

اِک معدنِ توحید و رسالت اِنہیں کہیے
سرورؐ ہیں نبی ، ختم نبوت اِنہیں کہیے
اور مبدۂِ انوارِ امامت اِنہیں کہیے
ہستی کیلئے اصلِ سیادت اِنہیں کہیے
یہ ملکہ تو صدیقہءِ کونین کی ماں ہیں
یوں مِلک اسی ذات کے یہ دونوں جہاں ہیں

حسنینؑ سے لے کر بہ ایں سلطانِ زمانہ
گیتی کے مدبر تھے تو نگرانِ زمانہ
تھا سب کے زمانے میں یہ اعلانِ زمانہ
اِس شئے پہ کریں غور ، اے شاہانِ زمانہ
تم جتنے بھی موتی ہو شہنشاہِ نجف کے
در اصل ہو گوہر تو اسی نوری صدف کے

حسنینؑ بھی جس نانی کی عظمت پہ ہیں نازاں
خود چودہ بھی جس بی بیؑ کی رفعت پہ ہیں نازاں
ساداتِ جہاں اِن کی سیادت پہ ہیں نازاں
خود عصمتِ کل اِن ہی کی عصمت پہ ہیں نازاں
جس بیٹی کو خود اپنی ہی تصویر بنایا
خالق نے اِنہیں ملکہءِ تطہیر بنایا

www.khrooj.com

یہ طوبیٰءِ عصمت ہیں تو معصوم کلی ہیں
خود شجرۂ تقدیس کی چھاؤں میں پلی ہیں
دنیا میں عیاں اِنہی کے انوارِ جلی ہیں
سب اِنہی کے غنچے ہیں جو ابنائے علیؑ ہیں

سرتاجِ نبوت جو تھا ، سرتاج تھے اِن کے
یہ اُن کی تھیں معراج ، وہ معراج تھے اِن کے

قرآن جو اترا تھا کبھی قلبِ نبیؐ پر
تھا مطّلع کوئی بھی نہ اس رازِ خفی پر
یہ راز تو دنیا میں کھلا تھا نہ کسی پر
ہاں منکشف اول جو ہوا تھا تو اِنہی پر

فرقان کو تفریق کا ہر گر بھی سکھایا
فرقان کی قرأت کی تو قرآن بنایا

کونین پہ اللہ کی شفقت ہے تو اِن سے
دنیا میں اگر کلمہءِ وحدت ہے تو اِن سے
دھرتی پہ فروکش جو سیادت ہے تو اِن سے
تطہیر کے آنگن میں جو رحمت ہے تو اِن سے

محبوبہءِ محبوبِ خداوند یہی ہیں
انوار سے انوار کا پیوند یہی ہیں

یہ موسم تطہیر کی اِک فصل بہاری
عصمت میں یہ تقدیس کی مضمون نگاری
یہ رحمتِ کونینؐ پہ بھی رحمتِ باری
خود عرشِ خدا جس کی کرے آ کے زواری

دراصل ہے وہ درِّ حرم ملکہءِ عالم
بے اِذن نہ جائیں جہاں سلطاںِ معظم

رفتار میں گلبن کی سرِ شاخ لہک تھی
رُخسار پہ توحید کے جلوؤں کی چمک تھی
ہر زلف میں والیل کی بے عیب مہک تھی
مسکان میں بے ساختہ کلیوں کی چٹک تھی

گفتار کے میٹھاس میں فردوس کی نم تھی
ہر جنبشِ لب وحی کا پیغام کرم تھی

چہرے پہ تقدس کی دل آویز فضا تھی
آنکھوں سے چھلکتی ہوئی مریم کی حیا تھی
موزوں سر اطہر پہ تو عصمت کی ردا تھی
وہ رحمتِ کونین کی رحمت کی گھٹا تھی

ملکوت ادب کرتے تھے نقش کف پا کا
تھا پردے کا انداز سبھی ذاتِ خدا کا

ناقدریءِ عالم کا میں عالم کیا بتاؤں
کیا اِن کے مصائب میں زمانے کو سناؤں
کیا اِن کے دُکھی حال کی تصویر دِکھاؤں
موزوں جو ہوں الفاظ کہاں سے میں وہ لاؤں
وہ شعبِ ابی طالبؑ و بوسیدہ سا گھر ہے
اس بی بیؑ کا خود زانوئے سرتاج پہ سر ہے
کی عرض یہ سرورؐ سے دمِ باز پسیں میں
ہے ایک نشانی میری اس اُجڑی زمیں میں
ہے عکس میرا جس کی درخشندہ جبیں میں
میرے سبھی انداز ہیں اِس پردہ نشیں میں
میری سبھی پونجی میری کل مایہ یہی ہے
ممتا کے چمن زار کی واحد یہ کلی ہے
اس کا نہ کوئی بھائی نہ ہمدرد یہاں ہے
ہے باپ تو اس کا بھی عدو سارا جہاں ہے
سکھ اس کے میں دیکھوں میری قسمت میں کہاں ہے
یہ لاڈلی میری تو میری روحِ رواں ہے
اِک یہ ہے میری چادرِ انوار کی وارث
ہے بیٹی پہ ہے آپ کی دستار کی وارث

اِس دنیائے فانی سے میرا آج سفر ہے
لیکن میری حالات کے ہر خم پہ نظر ہے
کمسن ابھی دنیا میں میری لختِ جگر ہے
کہسارِ مصائب سے سدا اس کا گزر ہے
ہیں بھائی بھی آپ اس کے تو ماں آپ پدر آپ
دُکھ سکھ میں سدا رکھیں گے بیٹی کی خبر آپ
آقاؐ دمِ آخر یہ سنیں میری وصیت
یہ بیٹی میری ہے میرے اوصاف کی جنت
یہ ماں سے بھی شرماتی ہے گر کچھ ہو ضرورت
کچھ مانگنے کی آئے کسی وقت نہ نوبت
نازک یہ کلی ماں کے جگر سے بھی سوا ہے
دُکھ اس سے رہیں دُور یہ ممتا کی دعا ہے
اولاد کے سکھ دیکھے سخی باپ کے سائے
دُکھ درد نہ کوئی میری معصوم پہ آئے
دُکھ ہوں نہ کبھی اس کے، تو سکھ ہوں نہ پرائے
آنگن میں مسرت کی خوشی فصل اُگائے
پھر بیٹی کو سینے پہ سلایا کسی دم کو
پھر روح سفر کر گئی فردوس و ارم کو

www.khrooj.com

جعفرؑ دلِ آفاق سے اُٹھتی ہیں دعائیں
ہردم لبِ افلاک سے آتی ہیں صدائیں
اس گھر میں مصائب کے تو سائے بھی نہ آئیں
اس گھر کو مسرت کے سبھی پھول سجائیں
آباد ہو یوں ملکہؑ سلطانِ مدینہ
ساحل پہ رہے اوجِ مسرت کا سفینہ

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

میلادِ شہزادہ امیر قاسمؑ

علیہ الصلوات والسلام

گلزار میں اٹھلاتی ہوئی موجِ بہاراں
مہکے ہوئے سر سبز شجر رحمت یزداں
مہکا ہوا خوشیوں سے تقدس کا گلستاں
تطہیر کی بارش میں نہائی ہوئی کلیاں
ہر غنچہ تبسم کی ادا پی کے پلا ہے
آغوش میں ہر شاخ کے پروان چڑھا ہے

شبنم سی دُر افشاں ہے سدا رحمت داور
ہر پھول ہے خوشبو کی جواں موج کا پیکر
ہر برگ لطافت میں نفاست کا پیمبر
گلزار نہیں گویا ہے خوشبو کا سمندر
خوشبو کی ہر اِک موج میں راحت کا خزینہ
اس موج میں ہے کھیلتا وحدت کا سفینہ

www.khrooj.com

کل صحن چمن حسن کشا ، رنگ کا سیلاب
شبنم کے تقاطر میں وہ سورج کی تب و تاب
ہر شاخ کے آنچل میں نہاں سیکڑوں مہتاب
جو چاند کو سمجھائیں طلوع ہونے کے آداب
ہر سمت مسرت کے ملنگ رقص کناں ہیں
گلشن کی طرح بخت کے لمحے بھی جواں ہیں

یک دم ہوئی افلاک سے پھر بارش انوار
اِک گل کا ہوا مطلع گلزار پہ اظہار
جس گل سے ہے دوبالا ہوئی رونق گلزار
تقسیم تیمن پہ ہے قاسمؑ ہوا تیار
رونق ہوا اِک حسن جو صد رنگ چمن کا
پیکر میں نکھرنے کو اُٹھا حُسن حسنؑ کا

وہ پھول کہ جو حسن گلستاں کا ملخص
انوار کے گلزار پہ باراں کا ملخص
ہے رحمت یزداں بھی ، جو یزداں کا ملخص
اور سبط رسوؐلِ شہِ امکاں کا ملخص
رحمت کا یہ دعویٰ ہے میرا آیا ہے قاسمؑ
ماں کہتی ہے داداؑ کو چرا لایا ہے قاسمؑ

گہوارے میں اس گل کی ہے اس طرح تب و تاب
جس طرح سے ہو جھیل میں رنگ رُخِ مہتاب
اور جسمِ لطیف ایسا کہ جبریل کا اِک خواب
کلکاریاں ایسی ہیں کہ چھڑتی ہوئی مضراب
ہونٹوں کی کلی ہنسنے میں غنچے کی ادا دے
دشمن کے کلیجے میں بھی یہ پیار جگا دے
آئے ہیں مبارک کیلئے کروبیاں بھی
اور سہرے پرو لائی ہیں حورانِ جناں بھی
آئے ہیں مبارک کو شہؐ کون و مکاں بھی
صلوات میں مصروف ہے خالق کی زباں بھی
کہتے ہیں سبھی رونق گلزار مبارک
اے سیدؐ مسموم یہ دلدار مبارک
کہتا ہے فلک ان کو میرا چاند بنا دو
چاند ان سے ہے کہتا مجھے ناخن میں بٹھا دو
کہتی ہے نسیم سحری موج صبا دو
دولہے کی طرح قاسمؑ کمسن کو سجا دو
غنچوں میں پلے پھولوں کے انبار میں سوئے
یہ لعل سدا شگنوں کے گلزار میں سوئے

www.khrooj.com

کونین کی ہر چیز یہ دیتی ہے دعائیں
اس لعل کی پھر خوشیاں ابھی جھوم کے آئیں
بہنیں اسے دولہوں کی طرح مل کے سجائیں
سہرے کے کسی پھول کو دکھ چھو بھی نہ پائیں
اِک شان سے ہوں ان کی وہ شگنوں کی رسومات
دن رات مسرت کی برستی رہے برسات

جعفرؑ کی دعا ہے اے شہنشاہِ زمانہ
اب ختم کریں دنیا سے دردوں کا فسانہ
قاسمؑ کی ہو شادی اور ہو انداز شہانہ
اِک دھوم سے بارات ہو نوشہ کی روانہ
دولہن کی مسرت کی کوئی حد نہ ہو آقا
ان خوشیوں سے مس کوئی نظر بد نہ ہو آقا

آمین یارب العالمین

الحمد لله و شكرا لصاحب الزمان عجل الله فرجه الشريف و صلوات الله عليك

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

سلطانِ عسکری

علیہ الصلوات والسلام

وحدت کے تاجدار ہیں سلطانِ عسکری
کونین کے مدار ہیں سلطانِ عسکری
عرشوں کے شاہ سوار ہیں سلطانِ عسکری
تفسیر کردگار ہیں سلطانِ عسکری
خالق کے ہم خیال ہیں سلطانِ عسکری
توحید کی مثال ہیں سلطانِ عسکری

حسنِ ازل کی شان ہیں سلطانِ عسکری
رفعت کا آسمان ہیں سلطانِ عسکری
اسرارِ لا مکان ہیں سلطانِ عسکری
کل قدرتوں کی جان ہیں سلطانِ عسکری
جب تک نہ آئے اِنہی کے افشائے ذات میں
کوئی پتہ نہ پائے کبھی کائنات میں

www.khrooj.com

جبروتیت کے راز ہیں سلطانِؑ عسکری
وحدت کا امتیاز ہیں سلطانِؑ عسکری
قدوسیت کا ناز ہیں سلطانِؑ عسکری
عالم سے بے نیاز ہیں سلطانِؑ عسکری

شمعِ خرد ہے دشتِ ثنا میں بجھی بجھی
جیسے شعاعِ شمس میں تاروں کی روشنی

فردوسِ عالمین ہیں سلطانِؑ عسکری
خالق کا سارا دین ہیں سلطانِؑ عسکری
عرشوں کے نازنین ہیں سلطانِؑ عسکری
وحدت کے ہم نشین ہیں سلطانِؑ عسکری

فرقِ خرد کا تاج ہیں سلطانِؑ عسکری
خالق کے ہم مزاج ہیں سلطانِؑ عسکری

خالق کا ایک جیش دلاور ہیں عسکریؑ
ہیبت میں عین خالق اکبر ہیں عسکریؑ
صبر جلی کا جاگتا پیکر ہیں عسکریؑ
ملک جمالِ حق کے پیمبر ہیں عسکریؑ

بزم کسا میں ثانیٔ ذاتِ حسنؑ ہیں یہ
آلِؑ کسا کی بولتی اِک انجمن ہیں یہ

توحید کا وقارِ مسلسل ہیں عسکریؑ
اور نوحِ فقر و فکر کے ساحل ہیں عسکریؑ
بحرِ نجف کی گیارھویں منزل ہیں عسکریؑ
اور مریم رضا کے بھی محمل ہیں عسکریؑ
ذاتِ صمد کی زندہ مشیت ہیں عسکریؑ
سلطانِ انبیاء کی فضیلت ہیں عسکریؑ

اللہ کے لفظ کن کا اثر شاہِ عسکریؑ
علمِ ازل کی تازہ خبر شاہِ عسکریؑ
وحدت سے اتصال کا در شاہِ عسکریؑ
چشمِ صمد کی گہری نظر شاہِ عسکریؑ
موسیٰ کا مائدہ ہیں تو سلطانِ عسکریؑ
خالق کا معجزہ ہیں تو سلطانِ عسکریؑ

درس رواں ہیں بولتے قرآں ہیں عسکریؑ
اور بخششوں میں ہاشمؑ دوراں ہیں عسکریؑ
توحید کی حدود کے نگراں ہیں عسکریؑ
کلمہ کے جسم و جاں کی رگِ جاں ہیں عسکریؑ
تطہیر کے مزاج کی خوشبو ہیں عسکریؑ
وحدت کے رُخ پہ جھولتے گیسو ہیں عسکریؑ

www.khrooj.com

خلد کسا میں نانا کی تصویر عسکریؑ
نکھری ہوئی شجاعت شبیرؑ عسکریؑ
قرآنِ ذوالجلال کی تفسیر عسکریؑ
اور خوابِ کبریائی کی تعبیر عسکریؑ
خالق کے گھر کا طرفہ مقدر ہیں عسکریؑ
قدوسیت کے عرش کا پیکر ہیں عسکریؑ
اِک نطق وحی ، آیتِ کبریٰ ہیں عسکریؑ
آلِؑ عبا کے عرشِ معلّیٰ ہیں عسکریؑ
اور حاصل مؤدتِ قربیٰ ہیں عسکریؑ
توحید کیلئے شبِ اسریٰ ہیں عسکریؑ
خالق کی جلوتوں کا ہیں معراج عسکریؑ
تقدیس قیصری کے ہیں سرتاج عسکریؑ
ہو گی جہاں بھی ہیبت و جبروتیت کی بات
آئے گی سامنے تو فقط اِن کی پاک ذات
دیکھیں اگر مظاہرۂ حق کے واقعات
وہ واقعات اصل ہیں خود اِن کے معجزات
ظالم کہیں بھی اِن کو اگر بھانپنے لگیں
صرف اِک مظاہرے سے شقی کانپنے لگیں

عباسی شہنشاہ کا دیکھیں تو واقعہ
افواج کا دکھایا اِنہیں جب مظاہرہ
نازاں تھا اپنی فوج پہ فخر فراعنہ
نمرود کی طرح سے بڑھا اس کا حوصلہ
جب شاہِ حق نے دیکھی یہ فرعونیت بڑھی
فرمایا دیکھ ہم ہیں شہنشاہِ عسکریؑ

ملعون ایک بار سوئے آسماں تو دیکھ
تو میرے لشکروں کے بھی جنگی جواں تو دیکھ
فوجِ خدا کا بحر رواں بیکراں تو دیکھ
جیش عظیم مالک کون و مکاں تو دیکھ
ملکوت کا یہ لشکرِ موجِ فنا بھی دیکھ
میرے جلال و قہر کا ایک دھندلکا بھی دیکھ

جبروتیت کا کھل جو شقاوت پہ سِر گیا
ملعون دیکھتے ہیں عذابوں میں گھر گیا
نقشہ قضا کا آنکھ کی پتلی میں پھر گیا
شلوار گیلی ہو گئی غش کھا کے گر گیا
فرعونیت کا بھوت تمامی اُتر گیا
چھوٹا سا اِک مظاہرہ سب کام کر گیا

خالق کے لشکروں کے ہیں مختار عسکریؑ
جبروتیت میں جابر و جبار عسکریؑ
عباسؑ کی طرح سے ہیں جرار عسکریؑ
شاہِؑ زمن کی فوج کے سالار عسکریؑ
آئیں گے اپنے لعلؑ کی جس دم مدد کو یہ
ظاہر کریں گے اپنے جلالِ صمد کو یہ

جعفرؑ یہی دعا ہے کرے یاوری نصیب
ہو ہم کو انتقام کی خوش منظری نصیب
اور ناصرانِ حق کی بھی ہو نوکری نصیب
اور تا ابد رہے یہ ہمیں سروری نصیب
ان کے سرور چشم کی خدمت ملے مجھے
نصرت ملے تو اوجِ سعادت ملے مجھے

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

آمد ملیکۃ الروم

صلوات اللہ علیہا

احسانِ نورِ حق ہے ظلوم و شکوک میں
بارانِ عفو و رحم ہے ہر بھول چوک میں
سرمایائے دعا ہے ید دل کے اُوک میں
اور ذہن گم ہیں ان کے کریمی سلوک میں
یہ عزم خستہ پا بہ کریمی جواں رہے
عقداللساں کو حاصل طئے اللساں رہے

ذہن کسل مزاج کو خوئے شرر ملے
اس ہد ہد حقیر کوں شاہیں کا پر ملے
کوریدہ دل کو شانِ کلیم و نظر ملے
مردہ دعا کو روحِ اجابت اثر ملے
اس چشمہء خیال کو آبِ بقا ملے
حسن ادب کو جلوۂ یوسف ادا ملے

www.khrooj.com

یہ اہتمام چاہیے در مدح اہل بیت
خلد تخیّلات ہو شعروں کا بیت بیت
ہوں عطر بیز لفظ سبھی کافیوں سمیت
دیں جن پہ داد جھوم کے خود دعبل و کمیت
کہتا ہے ذہن عرش سے اس پار جایئے
کہتا ہے دل نعیم پہ پکنک منایئے

جشن تخیلات ہے ماضی کے شہر میں
ہے غرق شہر نورِ الٰہی کے بحر میں
الفاظ ناؤ کش ہیں تقدس کی نہر میں
داؤدیت ہے نغمہ سرا لہر لہر میں
سرمن کے اُفقِ حسن میں ڈوبی ہے ہر نظر
کرنوں سے کھیلتے نظر آتے ہیں بام و در

صبحِ بصر فزا وہ جھکولے بہار کے
کندن سی دھوپ میں وہ مزے ماں کے پیار کے
پھولوں پہ دھوپ چہرے جواں شاخسار کے
چھاؤں کی گود میں وہ تپاشے خمار کے
ٹھنڈک میں روشنی سے حرارت بڑھی ہوئی
دیوار و در پہ چاندی کی اِک تہہ چڑھی ہوئی

سوندھی ہوئی زمیں تو وہ گلیوں کے پیچ و خم
ذرات روشنی کے تراشے ہوئے صنم
سڑکوں پہ نیم خوابی میں اُٹھتے ہوئے قدم
ماحول سارا فجر کی کھاتا ہوا قسم
ہر گھر میں ناشتے کی تیاری کا اِک سماں
ہر صحن سے وہ اُٹھتا سا تندور کا دھواں

بچوں کے قہقہوں سے وہ بیدار صحن صحن
آمد سے طائروں کے چمن زار صحن صحن
کوؤں کی ہر پکار سے سرشار صحن صحن
سورج کی ضو سے مطلعِ انوار صحن صحن
اُڑتے ہوئے سحاب فضا ناپتے ہوئے
ذرے بھی خوش ہیں دھوپ پڑے تاپتے ہوئے

آنکھوں کے سامنے ہے وہ دربارِ ذی وقار
مسند نشین ہیں وسط میں عالم کے تاجدار
حلمِ خدا نقیؑ وہ نقاوت کے کردگار
ایزد نشاں جلالتِ حق کے آئینہ دار
چہرے پہ کھل رہا ہے اِرم زارِ کیف و رنگ
آنچل کشا ہے بزم پہ اِک دلنشیں امنگ

www.khrooj.com

بیٹھے ہیں سامنے وہ سلیمان بن بشیر
اور محو گفتگو ہیں شہِ آسماں نظیر
فرما رہے ہیں حق کے وہ فرزند بے نظیر
میرے امینِ خاص میرے متقی مشیر
ہر شخص کو نوازنا اپنا شعار ہے
تجھ پر نزولِ رحمت پروردگار ہے
الفت تجھے ہے مولائے بندہ نواز سے
میرے حریم خاص ہو راز و نیاز سے
تم آشنا ہو سارے نشیب و فراز سے
اب آشنا ہے کرنا تجھے ایک راز سے
تیری دیانتوں سے مجھے اطمینان ہے
لیکن یہ سوچ ، آج تیرا امتحان ہے
ہے تاجرانِ عصر میں اِک شخص نامور
لایا ہے روم سے وہ کنیزیں خرید کر
اور ان میں اِک ہماری امانت ہے مستتر
وحدت کا ناز روم کی عصمت تمام تر
میری بہو ہے گرچہ وہ شہزادیؑ عدن
اس کے مگر لباسِ کنیزی ہے زیب تن

www.khrooj.com

تاجر کا نام عمرو ہے اے مرد ذی بصر
وہ حال ہی میں آیا ہے بغداد لوٹ کر
اس راز کی کسی کو نہیں ہے کوئی خبر
جاؤ ابھی کہ ہے اب وقت مختصر

اس سے ہماری جا کے امانت وہ لایئے
اور دھیان اس کے حفظ و مراتب کا چاہیے

رُخصت طلب ہوا جو سلیمان بن بشیر
کرنے مرخص آئے شہِؐ آسماں سریر
اور زادِ راہ اس کو عطا کی زرِ کثیر
ہنس کر کہا کہ حامی و ناصر تیرا قدیر

بغداد میں وہ آیا بڑے اہتمام سے
تھا آشنا وہ پہلے ہی تاجر کے نام سے

بغداد کے قریب جو دجلہ ہے موجزن
بھیگی ہوئی ہوا میں وہ شبنم کا بانکپن
موجوں کی پشت پشت پہ رقصاں کرن کرن
مد و جزر سے ریت کا سیلا ہوا بدن

ساحل پہ بادباں سے وہ ہر سو کھلے ہوئے
دوشیزہ کشتیوں کے دوپٹے دُھلے ہوئے

ہر سمت گہما گہمی وہ رونق وہ اہتمام
بارش وہ قہقہوں کی وہ تفریحِ خاص و عام
ساحل پہ سر بلند وہ تجار کے خیام
آمد سے تاجروں ہی کی رونق تھی یہ تمام
کچھ دُور ایک خیمہءِ اطلس مزاج تھا
رنگوں کا جس پہ ایک حسیں امتزاج تھا
ہر سمت تھے خیام قطاروں کی شکل میں
چہرے دمک رہے تھے چناروں کی شکل میں
اور ریت ہنس رہی تھی ستاروں کی شکل میں
پنچھی جمع تھے نامہ نگاروں کی شکل میں
پہنچا وہاں وہ مردِ خدا جھومتا ہوا
خیموں سے آگے بڑھتا گیا گھومتا ہوا
اِک خیمہ سے بشیر نے ناگاہ سنی صدا
نا محرموں سے اے میرے خالق مجھے بچا
بے کس کا بے نوا کا فقط تو ہے آسرا
میرے حبیب سے میرے مولا مجھے ملا
نا آشنا ہیں سب ، میں غریب الدیار ہوں
ماحول پر خطر بھی ہے ، میں پردہ دار ہوں

آوارۂ وطن ہوں تیری ذات کیلئے
وہ نورِ صبح حق ہے میری رات کیلئے
میں سر تا پا دعا ہوں اسی بات کیلئے
آئیں میرے کریمؐ ملاقات کیلئے
حاصل ہو دل کو چین تو راحت ملے مجھے
ان اشک باریوں سے فراغت ملے مجھے
جب یہ صدا سنی تو وہ اکدم ٹھٹھک گیا
لہجے کی ضرب ایسی پڑی دل دھڑک گیا
کانٹے کی مثل سانس گلے میں اٹک گیا
اور ذہن میں خیال کا کوندا لپک گیا
روکے قدم ضمیر نے کس کی دعا ہے یہ
یہ کون پردہ دار ہے، کیسی صدا ہے یہ
مردِ خدا نے پوچھا کسی سے یہ ماجرا
خیمہ ہے کس کا کیسی ہے فریاد یہ صدا
اس شخص نے بتایا یہ خیمہ ہے عمرو کا
یہ بات سن کے جلد سلیمان رُک گیا
آ کر عمرو سے ایسے سلیماں نے کی کلام
یہ کون پردہ دار ہے؟ اے مرد نیک نام

www.khrooj.com

رو کر کہا یہ عمرو نے اے عبد عزوجل
ہے یہ تو شان و عصمتِ مریم کا پاک پھل
رکھا ہوا ہے گویا یہ قرآن بے محل
میری نظر میں یہ ہے تقدس کا ماحصل

روتی ہے جب یہ پردۂ عصمت کی اوٹ سے
دل ڈوب ڈوب جاتا ہے بینوں کی چوٹ سے

چھپتی ہیں جن کے دستِ تصرف میں قدرتیں
جھکتی ہیں جن کے آگے نبیوں کی عصمتیں
درباں ہیں جن کی نورِ خدا کی وجاہتیں
پردہ وہ ہے کہ غیب کی بھولیں حکایتیں

لیکن ستم شعار زمانے سے کیا کہوں
نا قدریءِ فلک کے فسانے سے کیا کہوں

چرخِ کبود چشم ستم بیچتا رہے
اصلی خدا بنا کے صنم بیچتا رہے
سر انبیاء کے کر کے قلم بیچتا رہے
یوسف سے ماہ رُخوں کے بھرم بیچتا رہے

رُسوا رسولِ عصر سرِ عام ہو گئے
کچھ کوڑیوں کے بھاؤ بھی نیلام ہو گئے

www.khrooj.com

ان کو بھی ہے یوں اپنا وطن چھوڑنا پڑا
وحدت کلی کو اپنا چمن چھوڑنا پڑا
مریمؑ کو گویا ملک عدن چھوڑنا پڑا
نورِ جلی کو اوجِ کرن چھوڑنا پڑا

جو کچھ ہو تم سمجھتے وہ بالکل نہیں ہوں میں
میں ہوں امین راز کہ روح الامیں ہوں میں

عالین کی تو اعلیٰ امانت وصول کر
ملکہؑءِ دو جہاں کی غلامی قبول کر
حاصل تو مجھ سے دولت روحِ بتولؑ کر
ظاہر کو اصل راز سمجھنا نہ بھول کر

ظاہر ہے اور ، اصل مشیت کا راز ہیں
یہ بیؑ بی خاندانِ رسالت کا ناز ہیں

روما میں ان کا آنا بھی ہے رازِ کبریا
ان کا سفر ہے کیسا نہیں کوئی آشنا
در اصل ہے یہ روزِ ازل کا معاملہ
اتنا سمجھ لو تم کہ یہ جو کچھ ہے ہو رہا

نکلا گہر صدف سے ہے اِک تاج کیلئے
چھوڑا اِنہوں نے قصر ہے سرتاج کیلئے

تو بھی امین راز ہے میں بھی امین راز
لیکن ہے سب کی آنکھوں پہ اِک آستین راز
ہر فرد ان کا رہتا ہے پیہم مکین راز
یہ آسمانِ راز تو ہم ہیں زمین راز
وحدت کی عصمتوں ہی کی دُرِّ ثمیں ہیں یہ
ہم جو ہیں سوچ سکتے وہ ہرگز نہیں ہیں یہ

ان کے حدودِ پردہ کے اسرار تو نہ پوچھ
تطہیر کے جو ہیں در و دیوار تو نہ پوچھ
ان کی محافظت کے نگہ دار تو نہ پوچھ
ہے کون ان کا قافلہ سالار تو نہ پوچھ
محسوس کر تو رازوں کو احساس کی طرح
خالق رہا ہے ساتھ تو عباسؑ کی طرح

چاہیں جسے یہ اوجِ غلامی عطا کریں
لازم ہے ہم غلامی کا ہر حق ادا کریں
واجب ہے ہم پہ عہدِ ازل کو وفا کریں
جعفرؔ کی طرح مل کے فقط یہ دعا کریں
ان کو مسرتوں کی ہر اِک انتہا ملے
آغوش کو خلاصہءِ آلِؐ عبا ملے
(آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

شادی خانہ آبادی

پلتی ہیں میرے کشتِ تخیّل میں بہاریں
اڑتی ہیں میرے فکر میں اشعار کی ڈاریں
ساون سا مضامین کی دیتا ہے پھنواریں
سوچوں میں میری جدتیں نت رات گزاریں
خامہ کو چلاتا ہوں قمر زاد بنا کر
ہر لفظ کو ضو دیتا ہوں میں نور پلا کر

عرشوں پہ جھپٹتے ہوئے شاہینِ خیالات
ہر پل میں سناتے ہیں مجھے ایک نئی بات
پھر فکر کا میدان کہ اک عرصہءِ عرفات
ہے خیمہ زن اس میں گویا انوار کی بارات
جب ذہن میں آقاؑ کی بسے عطر بھری یاد
پھر شعر مناتے ہیں یہاں محفلِ میلاد

www.khrooj.com

اب ذہن کی گلیوں میں جلا جل کی صدا ہے
شہنائی کوئی فکر میں اب نغمہ سرا ہے
اب سوچ میں پائل کا کوئی گھنگھرو بجا ہے
دف بجتی ہے دھڑکن میں کوئی شور بپا ہے
معراج پہ دیکھا جو شہِ کون و مکاں کو
اک شیریں زبانی ملی خامے کی زباں کو
وہ شانِ شہنشاہِ رسلؐ اوجِ خدائی
زلفوں کے ہر اک پیچ میں ہے عقدہ کشائی
وہ شان جہاں قدس نے مستک جو جھکائی
پرواز نہ کر پائیں پرِ فکرِ وفائی
کل بھی کوئی سمجھا تھا نہ سمجھا ہے کوئی آج
سرورؐ کی یہ معراج تھی یا عرش کی معراج
کھلتی شب معراج وہ اٹھلاتی ہوئی رات
کھانے لگے رفرف سے وہ افلاک سبھی مات
جب چوتھے فلک پر ہوئی انوار کی برسات
عیسیٰؑ نے کی اس وقت شہِ حق سے ملاقات
کی عرض کہ کچھ وقت مجھے بھی تو عطا ہو
تخلیے میں جی چاہتا ہے بات ذرا ہو

فرمایا کہ عجلت میں تو رکنا نہیں ہوتا
رد کرنا سوالی کا بھی زیبا نہیں ہوتا
ایسے میں ملاقات کا موقعہ نہیں ہوتا
پر کہتے ہیں دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا
نعلین پہ سر حضرت عیسیٰؑ نے جھکایا
سجدے میں مزا سجدۂ توحید کا پایا
کی عرض کی یکتا ہو تمہی کون و مکاں میں
ہیں روحِ رواں آپ رسل زار جہاں میں
آپ آ ہی نہیں سکتے میرے وہم و گماں میں
کہنے کے لئے نطق نہیں میری زباں میں
الفاظ ہیں گم گنگ ہے جرأت یہ ہماری
بس اتنا سمجھ لیں ہوں تیرے در کا بھکاری
رحمت سے تیری آقاؐ سنبھلتی ہے تمنا
یہ شان و شرف دیکھ کے پلتی ہے تمنا
اظہار میں دب دب کے نکلتی ہے تمنا
صدیوں سے میرے دل میں مچلتی ہے تمنا
اس گھر کی غلامی میں بھی ہو حصہ ہمارا
کچھ اور چمک جائے مقدر کا ستارہ

ہیں آپ خداوندِ بشر اوجِ ملل ہیں
ہستی سے بہت بالا ہیں انوارِ ازل ہیں
توحید کی قدرت ہیں اور سرگرم عمل ہیں
یہ ٹھیک ہے کہ آپ تو رشتوں سے اجل ہیں

پھر بھی یہ مناسب تو ہے سرکار نے جانا
ماں باپ کسی کو تو کسے بیوی بنانا

فرمایا کہ ہم خوب سمجھتے ہیں تیری بات
یہ ٹھیک ہے رشتوں سے اجل تر ہے میری ذات
لوٹانا تمہیں بھی تو نہیں میں نے تہی ہات
لو کرتے ہیں ہم عیسیٰؑ بلند آپ کے تیرے درجات

جو آخری ہے نورِ خدا نور ہے میرا
اظہار کی حد تک وہ نواسہ ہوا تیرا

سر رکھ دیا سجدے میں نبوت کے امیں نے
صد شکر کیا عیسیٰؑ ءِ افلاک نشیں نے
نعلین کا بوسہ لیا عیسیٰؑ کی جبیں نے
آنکھوں میں چمک اٹھے عقیدت کے نگینے

سرورؐ نے بصد شان کی معراج کی تکمیل
دھرتی کو پھرے زیب تھا قوسین کا اکلیل

www.khrooj.com

پھر ماہ و سنین اپنے بدلتے رہے اوراق
دے دے کے بجھاتا تھا شرر وقت کا چقماق
غلطیدۂ خون ہو کے تڑپتے رہے آفاق
ابنائے شب و روز یونہی ہوتے رہے عاق
تااینکہ نقاوت کے تقدس کے افق پر
اک چاند چڑھا ساتھ لئے ہیبت عسکر

تب سلطنت روم کی مخمور ہوا میں
اس قیصرِ روما کے حسیں حرمِ سرا میں
بالیدہ محلات کی اجلی سی فضا میں
ان قیصری نعمات کی گھنگھور گھٹا میں
پیدا ہوئی دوشیزۂ عصمت کی حسیں لاج
شہزادیؑ کونین وہ تقدیس کی معراج

عیسیٰ کی مسیحائی پہ انسانی قبا تھی
آدرشِ مسیحاؑ تھی تو مریمؑ کی حیا تھی
روح اللہ کی وہ روح تھی عصمت کی ادا تھی
خالق کا لب ولہجہ تھی سرورؐ کی دعا تھی
ملکہ جو کہا ان کے کمی پھر بھی رہی ہے
ملکہ کے اسی لفظ میں نقطوں کی کمی ہے

وہ جسم میں ڈھالی ہوئی قیصر کی وجاہت
پیکر میں سموئی سی تغزل کی لطافت
وہ پاک سراپا کہ رواں روحِ نفاست
معصوم نگاہوں میں وہ سوئی ہوئی عصمت
زلفوں میں شبِ قدر کی اٹھتی سی جوانی
ہر زلفِ معطر میں جواں رات کی رانی
وہ روم کا ماحول محلات کی سج دھج
وہ قصرِ فلک بوس دیں افلاک کو دھیرج
کھلتا وہ ارم زار وہ ہریالی کا ہودج
فطرت کو نظاروں سے ہو اک پل میں سترج
سبزے کے وہ قالین گلوں کا وہ نظارا
ہر شجر تھا چھوٹا ہوا سبزے کا فوارا
خنکی سے زمیں پہنے ہوئے سبز قبائیں
ہریالی کی اوڑھی تھیں چٹانوں نے ردائیں
نعمات لٹاتی سی وہ رحمت کی گھٹائیں
پی پی کے شراب اور بہکتی سی ہوائیں
اک نرگسی ماحول میں پلتے سے شب و زور
اس آنکھ مچولی میں بہلتے سے شب و روز

www.khrooj.com

قیصر کے حسیں قصر کے وہ کیسری اطوار
وہ مخمل و دیبا کی فضا خلد کا معیار
اور لاکھوں کنیزوں کی غلامی وہ لگاتار
ہر سانس وہاں سیکڑوں نعمات سے دو چار
جھکتی تھیں سوئے قصر نظاروں کی جبینیں
افلاک پہ اِتراتی تھیں روما کی زمینیں

شہزادیؑ تھی نعمات کے گھوارے میں پلتی
راحت کے خزانے تھی ہر اک چیز اگلتی
پوری تھی وہ ہر بات جو تھی لب سے نکلتی
بچھ جاتی تھی ہر آنکھ وہ جس سمت کو چلتی
اس شان سے پختہ کیا بچپن کی ہمک کو
چھونے لگے ہاتھ اٹھ کے جوانی کے فلک کو

جب اونچا ہوا عہد جوانی کا وہ پرچم
آئینے سے شرمانے لگیں حاصل مریم
وہ دورِ شباب ، اس کا وہ احساس سا پیہم
چہرے پہ عیاں شرم سے تھی چیت کی شبنم
انجانی خوشی جاگی تھی بچپن کو سلا کر
انوار کی جھیلوں سے شباب آیا نہا کر

www.khrooj.com

تعبیر کشا ہوگیا عیسیٰؑ کا ہر اک خواب
آنکھوں میں لگی پھرنے وہ اسریٰ کی تب وتاب
ماضی کی تمنا کو ملا گوہرِ نایاب
کام آئے تھے دریوزہ گری کے سبھی آداب

ہر راز کو اس چہرۂ پر نور سے پڑھ کر
اچھلے یوں خوشی سے کہ گئے چوتھے فلک پر

جبریلؑ کو تب سرورؐ عالم نے بلایا
وہ خدمتِ سرکار میں اڑتا ہوا آیا
پھر عجز سے سر آقاؐ کے قدموں میں جھکایا
سرکارؐ نے جبریل کو پاس اپنے بٹھایا

فرمایا کہ یہ تجھ کو بلانے کا سبب ہے
بیٹے کے لئے اب مجھے رشتے کی طلب ہے

معراج پہ جب کی تھی مسیحاؑ نے ملاقات
اس رشتے کی اس سے میری پکی تھی ہوئی بات
اب ناطہ بندی سونپتی ہے تجھ کو میری ذات
یوں سمجھو کہ معراج سے بالا ہے یہ سوغات

عیسیٰؑ کو مسرت کا سندیسہ یہ سنا دو
منگنی کے لئے آتے ہیں جا کر یہ بتا دو

جبریلؑ نے جب عیسیٰؑ کو مژدہ یہ سنایا
مریمؑ کا پسر چرخ پہ پھولا نہ سمایا
پھر حضرتِ شمعونؑ کو پاس اپنے بلایا
جبریلؑ کے آنے کا سبب اس کو بتایا
دونوں کے ہوئے چہرے مسرت سے یوں گلنار
گل ہائے ارم ہونے لگے ان سے شرمسار
اس دھوم سے ہونے لگی منگنی کی تیاری
فطرت نے دوپٹے پہ کیا گوٹا کناری
ماحول پہ طربیلا نشہ ہوگیا طاری
آفاق نے کی شمسی نظاموں کی زواری
خورشید نے روشن کی جو قندیلِ عقیدت
پھرنے لگے سیارے بھی پروانوں کی صورت
سامرہ میں تھے جلوہ نما پنجتنؑ پاک
چہروں پہ مسرت سے تبسم تھا فرحناک
فرماتے تھے اک شان سے خود صاحبِ لولاک
مشتاق تھے جس روز کے یہ انجم و افلاک
آیا ہے وہ دن سب نے ہے یہ دھوم مچائی
ہونا ہے میرے عسکریؑ ذیشان کی سگائی

سجادؑ کو باقرؑ کو اور جعفرؑ کو بھی لاؤ
کاظمؑ کو رضاؑ اور تقیؑ کو بھی بلاؤ
پھر میرے تقیؑ بیٹے کو مژدہ یہ سناؤ
منگنی کے لئے جانا ہے سجنوں کو بتاؤ

کل آلِؑ محمدؐ کو سگائی پہ ہے جانا
عیسیٰؑ کو وہاں آج ہی ہونا ہے روانہ

مدعو کریں قرباء کو مناسب تو یہی ہے
یہ آلِؑ محمدؐ کی تو مشترکہ خوشی ہے
منگنی کی حسیں رسم میں شرکت بھی بڑی ہے
مل جائے گا دھیرج کہ وہ دل سب کا دکھی ہے

پہنچے وہ سجن ساتھ وہاں جن کو تھا جانا
سرورؑ ہوئے اولاد کے ہمراہ روانہ

کچھ جوڑے مزمل کے تراشیدہ اٹھائے
وہ سارے مدثر کی نگارش سے سجائے
بوتام پہ کچھ لولو و مرجان لگائے
پھر عطرِ جبینِ شہِ عسکرؑ میں بسائے

بادل کے رتھوں میں تو سجائے گئے ہیرے
ہر ابر میں رکھے گئے رحمت کے ذخیرے

www.khrooj.com

جب روم کے مطلع پہ ہوئے ابر نمودار
عیسیٰؑ نے پذیرائی پہ یہ صلوات کی تیار
اعلان کیا آتا ہے عیسیٰؑ کے کرم گار
مریمؑ نے کیا میٹھی دعاؤں کو گھر بار
کچھ دور تھے اس قصر سے خود سیدِ عالی
ملکوں کا وفد آیا پئے خیر سگالی

مہمانوں کو شمعونؑ نے آنکھوں پہ بٹھایا
ہر سمت کو بالغیب کے کتبوں سے سجایا
یوخابہ نے پھر نوری قناتوں کو لگایا
پھر بڑھ کے نبیؐ زادیوں کو گھر میں بلایا
شہزادیؑ کونین بھی مریمؑ کے گئیں ساتھ
دلہن کے سر پاک پہ شفقت سے رکھا ہاتھ

ٹھوڑی سے رخ اونچا کیا پیشانی کو چوما
فرمایا کہ جیتی رہو شہزادیؑ روما
دل ملکہِؑ عصمت کا اسی پیار پہ جھوما
پائی وہ بلندی کہ خیال عرش پہ گھوما
انگشتری منگنی کی جو پہنائی ضیا بار
خالق نے نچھاور کیئے صلوات کے دینار

دیں ان کو سگائی کی وہ پوشاکیں منور
جنت کے وہ خلعات بھی ہونے لگے ششدر
پھر پیش کیئے منگنی پہ آیات کے زیور
اس بات سے روشن ہوا قرآن کا مقدر
فرمانے لگے دیکھ کے کل آلِ محمدؐ
جوڑی ہے بہت خوب سدا دور نظر بد
اس رسم کی تکمیل پہ واپس ہوئے سارے
شادی کی تیاری پہ سنورتے تھے ستارے
دھرتی پہ تو افلاک نے بھی قہقہے مارے
تھے رقص پہ تیار دو عالم کے نظارے
پر شادی کی تاریخ بھی ہونا تھی ابھی طے
مخمور فرشتے تھے مسرت کی پیئے مئے
جبریل کو دی قادرِ کونین نے آواز
شادی ہے یہ کس کی تمہیں معلوم ہے یہ راز
اس کی ہے یہ شادی جو ہے عالم سے سرفراز
کر سکتا نہیں تیرا تخیل وہاں پرواز
کل شمسی نظاموں کو یہاں کھینچ کے لاؤ
تقریب ہے اک خاص فرشتوں کو بلاؤ

www.khrooj.com

اس حکم پہ پہنچے وہ خلاؤں کے تمندار
حیران تھے ستارے کہ خوشی کا ہے یہ تہوار
کئی اربوں شموس آئے کئی کھربوں وہ اقمار
خود کہکشاں اوڑھ کے اجرک ہوئی تیار
تقریر کا خالق نے کیا شان سے آغاز
فرمایا گرہ ڈالنے کا کس کو دیں اعزاز
اول تو ہے روم اور ہے سامرہ بھی جانا
تاریخ یہ شادی کی ہے سرورؐ کو بتانا
شادی کے پیامی کو تو دیکھے گا زمانہ
پہلے ہو تعین تو کریں اس کو روانہ
لیکن کسے بھیجیں ابھی یہ بات تو در ہے
دو مشورہ تم بھی میری تم سب پہ نظر ہے
جبریلؑ نے کی عرض کریں مجھ کو روانہ
فرمایا مناسب نہیں یوں بیچ میں آنا
تم روز ہی جاتے ہو کبھی پھر چلے جانا
جب خیر سے بچے ہوں تو تم جھولا جھلانا
مجھ سے بے تکلف تیرا ہونا نہیں اچھا
اوقات کو بھولوں میں ڈبونا نہیں اچھا

www.khrooj.com

سورج سے مخاطب ہوئے پھر شانِ خدا سے
جانا تیرا کیسا ہوگا نورانی قبا سے
فرمایا تو کچھ شوخ ہے انداز و ادا سے
خورشید تو جل جائے گا شبنم کی فضا سے
مہتاب تیرا یوں نہیں شرمانا مناسب
لگتا ہے میرے چاند تیرا جانا مناسب
کی عرض بجا ہیں یہ سبھی حکم تمہارے
لیکن میرے چہرے پہ جو یہ داغ ہیں سارے
اٹھے گی کوئی انگلی کئی ہوں گے اشارے
کٹ جاؤں گا میں آقاؐ وہاں شرم کے مارے
داغوں سے ہے پُر آقاؐ میرا چہرہ تمامی
بے داغ کی شادی کا ہو بے داغ پیامی
فرمایا اے طارق تو ہی ذیجاہ وحشم ہے
تو نجمِ علیٰ سورۂ طارق کا بھرم ہے
کرنوں کے درخشندہ چمن کا تو ارم ہے
تو جچتا ہے مجھ کو تیری عظمت کی قسم ہے
میں بھی ہوں تیرے ساتھ گرہ شادی کی ڈالیں
تاریخ ہو طے دہر کو حجت سے سنبھالیں

www.khrooj.com

وہ روشنی سے کر کے وضو ہو گیا تیار
چہرے پہ مسرت کا ملا غازہ کئی بار
حوروں کو لیا ساتھ معاون و مددگار
روما کو روانہ ہوا وہ نجمِ ضیا بار
افلاک کے تاروں میں غزل کوئی چھڑی تھی
ہر ایک کلی خلد کی نخروں سے تڑی تھی

تاریخ ہوئی طے تو گرہ ڈالی کرم نے
صد بار مبارک دی صدا حل و حرم نے
رخ شرم سے ظلمت کا کیا دہر کے غم نے
قدسی تھے یوں رقصاں کہ نظر دیتے نہ جمنے
شادی کی تیاری میں لگے آلِ محمدؐ
بس ایک مسرت تھی نجف سے تا بہ مشہد

مریمؑ نے ادھر بیٹیؑ کو خود مایوں بٹھایا
سارہؑ نے بڑی شان سے زلفوں کو گندھایا
ہر سمت حجابوں کا کڑا پہرہ لگایا
دل تھام لیا حوروں نے گھونگھٹ جو گرایا
ملبوس حریری پہ ستاروں کی وہ جھلمل
خوشیوں سے پُر آنے لگے انوار کے مخمل

ناگاہ برآمد ہوا اک ابرِ بہاری
ظاہر ہوئی افلاک سے نورانی عماری
دلہنؑ کے قریب آئی محمدؐ کی وہ پیاری
دلہنؑ کی کئی بار وہاں نظر اتاری

مریمؑ کو بھی حواؑ کو بھی سارہؑ کو بلایا
حناؑ کو بھی فضہؑ کو اور لعبا کو بلایا

فرمایا کہ ہم ہی نے کیا ہے تمہیں مدعو
مقصد تو ہے دلہنؑ جو بہو ہے میری مہ رو
ابٹن بھی ملیں ان کے لگائیں انہیں چیکو
مہندی سے سجیں ہاتھ شنگر جائیں یہ گیسو

اب ان کے سجانے کا شرف تم کو دیا ہے
معراج ہے جو تم نے کنیزی میں لیا ہے

گھونگھٹ کو پھر آہستہ سے بی بیؑ نے اٹھایا
پیشانی کا بوسہ لیا آنکھوں سے لگایا
پڑھتی رہیں صلوات بہت پیار بڑھایا
میڈھی پہ نظر کی تو کچھ ایسا نظر آیا

رکھ دی تھی حسیں بالوں میں واللیل سمو کر
گوندھا تھا شبِ قدر میں زلفوں کو ڈبو کر

www.khrooj.com

صلوات کی ہر سمت سے مخمور صدا ہے
میڈھی ہے کہ گوندھی ہوئی اک صلے علیٰ ہے
ہر پیچ جو ہے کلمۂ توحید نما ہے
کھلتی ہے یہ میڈھی یہ عجب رسم ادا ہے
دلہن کی جھکی پلکوں میں مسکان لجیلی
ماحول ہے مخمور ہوا بھی ہے نشیلی

ابٹن رخِ روشن پہ لجاتا نظر آیا
اور حسنِ رخِ پاک بڑھاتا نظر آیا
اک چاندنی میں چاند نہاتا نظر آیا
خورشید کو بھی نور پلاتا نظر آیا
کرنوں کی وہ پچکاری بھرے ذروں کے چلو
تھامے تھے جوانی نے حسیں حسن کے پلو

پھر عطر حنا میں گیا مہندی کو بھگویا
یاقوت کو پگھلایا تو پھر اس میں سمویا
اس رنگ کو پھر عرق گل لالہ سے دھویا
پھر ہاتھوں کی مہندی میں خدا آپ بھی کھویا
نقطے کی حسیں بات یہ مہندی ہی نے کہہ دی
ان ہاتھوں پہ اب دیکھیں گے رنگ رخ مہدیؑ

یہ حسن کی توریت ہے یہ روپ کی زبور
عصمت کی یہ انجیل ہے تقدیس کا دستور
رازوں کی کلیمی ہے تو جلووَں کا حسیں طور
قرآں کی طرح نور ہے الہام سے معمور
مریمؑ کا سبھی حسن تو عصمت کی ہے تاثیر
یہ عصمتِ مریمؑ کی ابھرتی ہوئی تصویر

حوروں نے پڑھے سہرے وہ تانوں پہ چلی تان
تیّور کے یہ تیور وہ بڑی ٹھاٹھ وہ کلیان
سرَگم میں وہ سُر گُم سبھی میٹھاس میں الحان
غلمان کہ سنگیت کی دولت سے جو دھنوان
شعروں کا ہر اک فقرہ جو ایمان کا مصحف
افکار کی اونچائی کہ جلتے پرِ رف رف

گاتے تھے سبھی ملکۂ تطہیرؐ کا سہرہ
ہم لائے ہیں توحید کی تنویر کا سہرہ
عیسیٰؑ کے ہر ایک خواب کی تعبیر کا سہرہ
زیبا ہے انہیں آلؐ کی توقیر کا سہرہ
الفت میں پرو لائے ہیں ہم نور کے پرزے
ہوتے ہیں فدا نرگسِ مخمور کے پرزے

جاری تھا تیرا سہرہ جو خالق کی زباں پر
لکھ لائے ہیں وہ سہرہ خطِ کہکشاں پر
سہروں کے یہ گل ہنستے ہیں تضحیکِ خزاں پر
رلتے ہیں گہر آج لبِ ابرِ رواں پر
اک وجد میں اک حال میں بے خود ہیں بروٹے
لب پر ہے صدا سہرے کا اک برگ نہ ٹوٹے

سن دو صد چون (254) کا حسیں دور مجدد
سرمن میں ہوئی حضرت مریمؑ کی جب آمد
بلقیس کا وہ فخر حسیں تختِ زبرجد
آئے تھے پذیرائی پہ کل آلِ محمدؐ
کی عرض کہ آقا تھی یہ اک رسم نبھانا
مقصد تو ہے نوشاہ کو اب مہندی لگانا

صلوات پڑھیں آپ تو مہندی میں لگاؤں
دولہاؐ کے حسیں ہاتھوں کو مہندی سے سجاؤں
نوشہؐ کو سجا لوں تو کچھ انعام بھی پاؤں
انعام میں سرکارؐ کے میں چوم لوں پاؤں
سرخی جو تھی شرمانے سے دلہن کی جبیں پر
لائی ہوں اسی سرخی کی میں مہندی بنا کر

ہاتھوں پہ حسنؑ کے وہ سجا رنگِ حنائی
اس گوری ہتھیلی پہ حنا جھوم کے آئی
پوروں پہ بنے چھلے وہ چھلوں میں صفائی
جبریلؑ کی آنکھوں نے بھی سرخی وہ چرائی

ہاتھوں کے حنا زار سے لالہ بھی ہوا ماند
ناخن تھے شفق پر چڑھے اک طرز کے دس چاند

پاؤں کی نفاست پہ حنا ایک گراں بار
ملنے لگا پاؤں پہ گلِ لالہ بھی رخسار
پا بوسی میں مصروف تھا ابر کا شفق زار
اس رنگ سے تھے عارضِ لعبا بھی شرمسار

مہندی کی وہ ہریالی حسنؑ یاد حسنؑ کو
اور سرخی نے شبیرؑ دیا شاہِ زمنؑ کو

مہندی کی وہ سرخی کہ لہو قلب حنا کا
رشحات لہو سرخی تو فق رنگ صبا کا
اک شام اودھ جس میں شفق رنگ فضا کا
وہ سرخی حنا ہاتھ وہ خورشید ادا کا

نسبت جو یہ تھی ملکۂ افلاک نشیں کی
خود مانگ بھری ہیروں سے شبنم نے زمیں کی

مہندی کی ہوئی رسم ادا ایسی ادا سے
پھولی تھی شفق چرخ پہ اندازِ حنا سے
مہندی کو ملا اوجِ شرف دستِ خدا سے
اس رسم کو دستور ملا آلِ عباؑ سے
حیراں ہے قلم فکر ہے اس موڑ پہ ششدر
کس اوج پہ تحریر ہو مہندی کا مقدر

دربارِ شہنشاہِ اممؑ مرکزِ انوار
ڈھالے ہوئے اک مشک ختن میں در و دیوار
ہر خشت کی تابش کہ اک الماس ضیا بار
ہر سمت سے لٹکے ہوئے پردوں کی وہ مہکار
اک قوس قزح چاروں طرف چھائی ہوئی تھی
پردوں سے ارم خیز بہار آئی ہوئی تھی

آراستہ قالینوں سے آنکھ اٹھنے نہ پائے
گویا کہ تھے حوروں نے حسیں بال بچھائے
رنگ ان پہ تھے اک آنکھ مچولی سی رچائے
چنچل سی چمک نے تو کئی پھول کھلائے
وہ قمقمے فانوس چراغاں سے وہ جھلمل
تھی ایسی خوشی بلیوں اچھلتا تھا ہر اک دل

وہ کرسیاں زریں کہ سجاوٹ میں قرینہ
ہر کرسی کہ تھی بازو کشا ایک حسینہ
ان پر وہ طلا کاری جناں غرقِ پسینہ
کرسی کی ہر اک جزو تراشیدہ نگینہ
ہر میز پہ آراستہ کوثر کے حسیں جام
ہر جام پہ اٹھتی یہ صدا " آپ ہی کے نام"
اور وسط میں دربار کے اک تختِ ضیا بار
اک عرش معلّٰی کی جبیں زینوں کا معیار
ہیروں کا جڑاؤ بھی تھا تقدیس کا شہکار
ہیروں کی چمک جلوۂ ایمن بھی شرمسار
اور پہلوؤں پر بستہ زرِ سرخ کے طاؤس
منقاروں میں تھامے ہوئے دو نور کے فانوس
پھر دونوں طرف زینوں کے دو شیر طلائی
آنکھیں وہ بھبھوکا کہ دہل جائے خدائی
وہ جست کا انداز وہ چتون سے چڑھائی
ہیبت کہ قیامت تھی نگاہوں میں سمائی
اس تخت پہ اک مخمل و اطلس کا وہ استر
پھر اس کے کناروں پہ وہ یاقوت کی جھالر

اور آگے سوا لاکھ نبیؑ جلوہ نما ہے
دربار میں تا حدِ نگاہ مجمع لگا ہے
ملکوت کہ نورانی سمندر سا رکا ہے
ہر ایک ملک سامنے پر بستہ کھڑا ہے
غلمان مؤدب سے کہ خدمت میں بھی چوبند
وردی وہ گلابی تو طلائی سے کمر بند
بوٹے سے وہ قد چہروں پہ اک نقرئی انداز
وہ جھیل سی آنکھیں کہ وہ اک سحر کا اعجاز
عارض پہ وہ کاکل تو ادھر سبزۂ آغاز
وہ بانکے ملن سار وہ کچھ شوخ وہ طناز
چہروں پہ وہ شوخی سے کئی حشر جگا دیں
ہاتھوں سے نہ پینا ہو تو آنکھوں سے پلا دیں
اس تخت کے پیچھے تو کئی کوچ لگے تھے
وہ سارے منقش تھے مرصع تھے سجے تھے
اور یہ جواہر بھی قرینے سے جڑے تھے
کوچوں کی نگہداشت پہ رضوان کھڑے تھے
وہ نرم کشن زانوئے سلمیٰ جو بھلا دیں
سر رکھنے کی سوچیں تو وہ لوری سے سلادیں

مرکوز تھیں اس تخت پہ عالم کی نگاہیں
ہر دل کی صدا تخت پہ آقاؑ ابھی آئیں
خاموشی کے انداز میں ''ھُوَ'' کی ادائیں
صاف آتی تھیں ہر دل کے دھڑکنے کی صدائیں

اور سارے ہی دربار میں چھایا تھا تجسس
کل منتظر آنکھوں میں سمایا تھا تجسس

کی ہاتفِ قدرت نے منادی یہاں اک بار
اے مجمعِ انوار خبردار خبردار
آتے ہیں شہنشاہِ اُممؑ خالقِ انوار
وہ عالمِ ملکوت کے مسجود و کرم گار

اور ساتھ ہیں سب آپ کے اخلاف گرامی
ملکوت و نبی چاہیے دیں مل کے سلامی

ظاہر ہوئے اس شان سے پھر سیدؑ عالی
ہمراہ تھے وہ یازدہمؑ درِ لآلی
پیشانیاں خورشید تو ابرو وہ ہلالی
محرابوں میں اک کوکب دری کی جلالی

تب بڑھ کے مسرت نے لیں ان سب کی بلائیں
قالینوں میں پیوست ہوئیں سب کی نگاہیں

WWW.KHROOJ.COM

دھیرے سے چڑھے تخت پہ سرتاجِؐ نبوت
طاؤسوں نے پر مار کے دی ان کی شہادت
یوں گونج اٹھے شیر کہ طاری ہوئی ہیبت
اظہار میں لائی گئی خالق کی وجاہت
ایستادہ نبیؑ ہو گئے تعظیم کی خاطر
ملکوت گرے سجدے میں تکریم کی خاطر

اجلال کیا تخت پہ سرکارِؐ امم نے
منبر کو شرف بخشا نبوت کے قدم نے
صلوات پڑھی جھوم کے تب حل و حرم نے
اور نظر اتاری تو شاہِ حق کے کرم نے
پہلو میں جگہ حیدرؑ کرار نے پائی
سروؐر کے وصی دہر کے سردار نے پائی

جب کرسیوں پہ بیٹھے سلاطینِ امامت
ہونٹوں پہ وہ مسکان وہ چہروں پہ مسرت
کرنیں وہ نگاہوں کی برستی ہوئی رحمت
عارض سحر آثار جبینوں پہ بشاشت
اک ساز چھڑا دور کہیں دور فضا میں
کیا وجد تھا شہنائی کی مخمور صدا میں

www.khrooj.com

مجمع وہ کہ ٹھہرا ہوا رحمت کا سمندر
اک شان سے بیٹھے وہ سوا لاکھ پیغمبر
مومن تھے سبھی جنتِ برزخ کے برابر
شرکت کے لئے آئے تھے ارواح سمٹ کر

فردوس کی دیواروں سے جھانکے تھیں بہاریں
جنت کی منڈیروں پہ تھیں حوروں کی قطاریں

ہر سمت مناظر جو تھے گلزارِ ارم سے
جبریلؑ نے کی عرض تبھی شاہِ اممؐ سے
موجود ہیں باراتی سبھی جاہ و حشم سے
تقریب کا آغاز ہو خالق کے کرم سے

اب صحفِ سماوی سے ہو تقریب کا آغاز
ہو منفرد اس رسم کا کونین سے انداز

کی موسیٰؑ نے توریت کی اس وقت تلاوت
کی حضرت عیسیٰؑ نے پھر انجیل کی قرأت
داؤدؑ نے زبور پڑھی چھا گئی ہیبت
کیا سوز تھا آواز میں کیا اس کی تھی عظمت

جبریلؑ نے پھر وجد میں قرآن سنایا
تقریب کے آغاز میں قرآن ہی آیا

WWW.KHROOJ.COM

پھر حیدرؑ کرار اٹھے صورتِ رحمان
ہاتھوں میں لئے سہرہ جو قرآن کا قرآن
گوندھے ہوئے آیات کا سہرہ تھا پر از شان
اس وقت کیا قادرِ مطلق نے یہ اعلان
بسم اللہ کریں سہرہ یہ بیٹے کو بندھائیں
لازم ہے کہ داؤدؑ ہی اب سہرہ سنائیں
پاس اپنے حسنؑ پاک کو سروؑر نے بلایا
دم سورہ نظر کی انہیں چھاتی سے لگایا
ماتھے پہ دیا بوسہ بہت پیار جب آیا
پھر سہرۂ انوار کو ہاتھوں میں اٹھایا
ماتھے کے برابر لیا سہرے کو تو ٹھہرے
لہرا گئے آنکھوں میں کئی تار سنہرے
کی عرض یہ داؤدؑ نے گر اذن میں پاؤں
دربار کا گائیک ہوں نیا سہرہ سناؤں
ہو اذن تو سُر تال کے بارے میں بتاؤں
درباری ہوں دربار میں درباری ہی گاؤں
یہ بارھویں آقا کے جو والد کی خوشی ہے
یہ ماترے بارہ ہیں جو اک تال بندھی ہے

سہرے کو میں یوں کومل و تیور سے نکھاروں
میں وادیٔ خضرا ہی سے اک وادیؔ اتاروں
دھن دھن دھاگے تٹ کٹ کو بلمپت میں سنواروں
سم دیکھوں تیا باندھوں تو بس تین ہی ماروں

اور ساتھ رہے میرے مدھر تال کے تالی
خالی پہ رکھوں سم تو ہو سہرہ بھی قوالی

یہ تان یہ جھالے یہ گمک اور یہ استھان
پلٹوں میں اگر پلٹوں دُرت لے میں چلے تان
کافی کی رہے ٹھاٹھ تو کافی ہی رہے شان
لے کار کتھک اور کرت کو نہ ہو پہچان

سہرے کے ہر اک بول میں پھولوں کی مہک ہو
ہر مصرعے کے انداز میں افشاں کی چمک ہو

مکھڑے پہ سجا عسکریؑ ذیشان کا سہرہ
خالق نے دیا سورہ رحمان کا سہرہ
تقیان کے سر لولو و مرجان کا سہرہ
سر ان کے رہے مقصدِ یزدان کا سہرہ

غلمانوں کی مسکان کو پھولوں میں سمو کر
حوروں کے حسیں قہقہے لائے ہیں پرو کر

اس سہرے کی زرتابی میں خوشیوں کی چمک ہے
ہر تار میں زلفِ شہ خاور کی مہک ہے
خورشید کے ریزے ہیں یہ تو چاند کو شک ہے
خورشید کہے نور الٰہی کی کمک ہے
مہمانِ خصوصی جو دو عالم کا خدا ہے
داؤدؑ کے اس سہرے میں وحدت کا مزا ہے

پھر سہرہ بندھا حق کے شہنشاہؐ کے رخ پر
ایمن کی چمک گویا تھی اللہ کے رخ پر
سہرہ یوں سجا سیدِ ذیجاہ کے رخ پر
خورشید چڑھا سیدہؐ کے ماہ کے رخ پر
دھرتی ارم آثار سنورتی نظر آئی
افلاک پہ افشاں سی بکھرتی نظر آئی

خطبے کا کیا سرورؐ عالم نے پھر آغاز
لہجے کی سلاست سبھی توحید کے انداز
ہر جملہ بتا دیتا تھا خالق کے کئی راز
وہ حمدِ خداوند الگ شان وہ آواز
کیا رعب تھا ملکوت کے بھی سانس رکے تھے
مرعوب تھے یوں موسیٰؑ کہ سجدے میں پڑے تھے

آغازِ نکاح خوانی نکاح خواں سے وہ آداب
صیغوں کے تواتر میں قبول اور دہ ایجاب
معلوم وہ حق مہر پہ فقروں کی تب و تاب
احساس کے در پہ تھا مسرت کا دق الباب
تعجیل فرج کی اٹھیں گھنگھور گھٹائیں
تہدید میں دیں آکے اجابت نے دعائیں

ہر سمت صدائیں وہ مبارک وہ سلامت
حق مہر میں بخشی گئی اقلیم ولایت
دلہن کے ہوئے ملک عوالم بھی اور جنت
شیزینی میں بانٹی گئی جلووں کی حلاوت
شیرینی کی تقسیم عجب رنگ میں پائی
نوشاہ کی شیرین زباں سب کو سنائی

سامان بری کا تو ادھر ہوتا تھا تیار
جوڑے تھے کئی سرخ کہ جنت کا حنا زار
سورج کی شعاعوں کے تھے منسوج گھر بار
انوار کی اک نہر تھی ملبوس کی ہر تار
اک شانِ عروسی میں تھے ملبوس حریری
صرف ان کے بنانے پہ وہ اقدارِ قدیری

خوانچوں میں سجائے گئے فردوس کے اثمار
وہ عطر دھلے میوے کہ عنبر بھی شرمسار
خوشبو سے پھلوں کی تو کھلا طبک عطار
حوروں کے ذقن رنگ میں ہر پھل سے نظر چار
اشجار جو کہ عسل و لبن پی کے پلے تھے
معلوم نہیں ان کے ثمر کیسے بھلے تھے

حوریں ہوئیں اس وقت بری لے کے روانہ
چہروں پہ خوشی ہونٹوں پہ الفت کا ترانہ
سر من سے جو تھا رومۂ ذیشان کو جانا
کرنا تھا بندوبست سواری کا شہانہ
پھر ابر کے کوہان پہ رکھا گیا ہودج
اور رعد دکھاتے تھے شترباں کی سی سج دھج

پر لطف سفر جس میں تھے شترانِ فضائی
حورانِ جنان نے تو بری بھی تھی اُٹھائی
تھا رعد حدیٰ خواں تو ادھر نغمہ سرائی
لعبا نے مسرت سے غزل جھوم کے گائی
حوروں کی کلا کاری پہ آواز سریلی
آشاؤں کی جنت کی ہر اک تان رسیلی

www.khrooj.com

اے مورے شہنشاہؐ کی البیلی سجنیا
ہم تیری بری لے کے چلت ہیں ری دلھنیا
یگ یگ رہے آباد گھروا یہ انگنیا
نت ٹھنڈی رہے مانگ تہاری موری بنیا
برسے تورے آنگن میں سدا پریم بدریا
اے بھاگ بھری تو ہے تو لاگے نہ نجریا
ملکوت کی مہارانی توری ہے جو سگائی
ہے ساتھ بری کے تو نبیؐ زادیؐ بھی آئی
دیتی ہے بڑے ناز سے کنور کی بدھائی
گھونگھٹ تیرا مکھڑے پہ گرا شانِ خدائی
ساچق بھی لیے آتی ہے ارمان کنہیا
بندیا یہ تیرے صدقے ہیں پروین و ثریا
شہزادیؐ کو اس سمت سجاتی تھیں وہ سکھیاں
اک شان سے دلھن بھی بناتی تھیں وہ سکھیاں
گھونگھٹ کو اٹھاتی تھیں گراتی تھیں وہ سکھیاں
سہرے کے کئی بول بھی گاتی تھیں وہ سکھیاں
کہتی تھیں کہ پردیس چلی جائے گی دلھن
تو اب تو حسنؑ پاک کی کہلائے گی دلھن

تھیں ساری ہی سکھیوں کے یہ ہونٹوں پہ دعائیں
ہر آن بہاریں یہ تیری مانگ سجائیں
خوشیاں تیری نعلین پہ سر اپنا جھکائیں
صندل سے بھری مانگ پہ دکھ درد نہ آئیں

ہر دم تو سکھی ہو یہ دعا دیتی تھیں سکھیاں
ہر بول میں تعجیل جگا دیتی تھیں سکھیاں

بارات کی اس سمت لگی ہونے تیاری
ہر ابر گہر بار پہ رکھی تھی عماری
پردوں پہ مؤدت نے کیا گوٹا کناری
باراتی بڑے شاد کہ تھی شان بھی نیاری

بیٹوں میں مہ چار دہم پنجتن پاک
تھے بارہ آئینوں کے مقابل شہِ لولاک

ہسوار ہوئے مہر خراماں پہ براتی
بیٹھے تھے کئی تختِ سلیماں پہ براتی
تھے جلوہ فگن ابرِ بہاراں پہ براتی
کچھ شاد تھے ہمراہی یزداں پہ براتی

وہ ابر رنگا رنگ کے اونچے تو فلک بوس
تھا بجتا مسلسل وہ مسرت کا مہا کوس

کرتا تھا شترباں کے فرائض تو ادا رعد
پیہم فرسِ برق کی لہرانے لگی جعد
بجلی کا وہ جلتا ہوا کوڑا کہ شگن سعد
چل جاتا جو کوڑا تو گرجتے تھے وہ کچھ بعد

وہ بادلوں کے رتھ وہ قطاروں کا تسلسل
ہر ابر کا بارات کے اونٹوں سے تقابل

ہر سمت بجاتے ہوئے دف سیکڑوں غلماں
ڈھولوں کے وہ ٹھمکے کہیں شہنائی کا الحاں
اس تال کی ترتیب پہ سب ابر تھے جنباں
بجلی کے ٹرمپٹ کہیں بینڈوں کی عجب شان

جاتے تھے سوئے رومہ خزانوں کو لٹاتے
پگھلا کے گھر جاتے تھے دھرتی کو پلاتے

اک سمت فرس پر یوں روانہ ہوئے نوشاہ
اللہ کا چہرہ تھا سجا سہروں سے واللہ
مہندی سے سجے ہاتھ سراسر تھے یداللہ
اور کہکشاں ناز سے بچھتی تھی سرِ راہ

دلدل کا وہ نخریلا چلن چال کی چھلبل
جعدوں سے شرمسار تھے حوروں کے بھی کاکل

www.khrooj.com

بارات میں شامل تھے نبیانِ سلف بھی
خالق تھا نصیری کا خدا شاہؑ نجف بھی
تھیں سیدہؑ پاک بھی دس ان کے خلف بھی
ارواح بھی موجود تھے ملکوت کی صف بھی

اس شادی کا عنوان بھی تھا صبح بداماں
شمعونؑ کے گھر میں بھی تھا شمعوں سے چراغاں

عیسیٰؑ نے جو بارات کی دیکھی یہ تب و تاب
مریمؑ سے یہ کی عرض بہ خندان و بہ آداب
بارات ہے کیا گرتا ہے مہتاب پہ مہتاب
بارات نہیں آئے ہے اک نور کا سیلاب

ہم جاتے ہیں اور ان کی پذیرائی کریں گے
تعظیم بھی اور ناصیہ فرسائی کریں گے

ہر چیز بھی ہے مست جہاں مست جناں مست
یوں آگے بڑھے عیسیٰؑ کہ جیسے کوئی سرمست
کی عرض کہاں تیری بلندی اور کہاں پست
ایں آمد نت باعثِ آبادیِ ما ہست

یہ شانِ کرم دیکھ کے دل شاد ہوا ہے
آمد سے تیری گھر میرا آباد ہوا ہے

آراستہ اس شان سے قیصر کا محل تھا
بام و در و دیوار پہ رونق کا عمل تھا
حجلہ وہ عروسی تو زمانے سے اجل تھا
وہ نور کی اک جھیل تھا مسعودِ ازل تھا
جھونکا جو کوئی آ کے تھا گھونگھٹ کو ہلاتا
بجلی سی چمک جاتی جو چہرہ نظر آتا
کی عرض مسیحاؑ نے یہ سلطانِ زمنؑ سے
فرمایئے سرتاج رسلؐ اپنے حسنؑ سے
فرمائیں قدم رنجہ کہیں غنچہ دہن سے
اب پہلی ملاقات ہو دلہا کی دلہن سے
تشریف یہ لے جائیں تو یہ رسم ادا ہو
مسرور سرِ عرش دو عالم کا خدا ہو
تشریف جو لائے شہ ذیشان محل میں
صد گونا مسرت کا تھا سامان محل میں
کیا شان تھی نازل ہوا قرآن محل میں
دلہنؑ وہ کہ اک جلوۂ یزدان محل میں
اس بیتِ عروسی میں تھا دلہنؑ کا چھپر کھٹ
اس حسن مجسم پہ تھا تقدیس کا گھونگھٹ

www.Khrooj.com

آرائشِ دلہن پہ نظر ٹھہری ہے جا کر
والفجر کی بندیا ہے تو والعصر کا جھومر
وہ حلقہء بینی ہے تو والقمر سراسر
اللہ لہٗ نور کی افشاں وہ جبیں پر
والــــذهــب کے کنگن کا تھا ہر طور نرالا
وہ زیــــنۃُ نِ الـــکــوکبـــی انداز کی مالا
اس کنزاً مخفیا کے زیور وہ ضیا بار
تھا اقــربُ مــن حبـل وریـدی کا وہ طومار
غازے میں کــــانك قــراہُ کے وہ آثار
اور چوڑیوں میں کـاَنَ مـحمدؐ کی وہ جھنکار
واللہُ سمیعٌ کے تو کانوں میں تھے جھمکے
اور ان میں نگینے تھے تو لا اَسـئَلُـکُم کے
ہاتھوں میں حنا بار رمیت کے شمائل
انگشتری میں سارے ید اللہ کے فضائل
اور قاب و قوسین کی پاؤں میں تھی پائل
نعلین کے نعلینِ محمدؐ سے خصائل
سہروں کی حسیں لڑیوں سے انوار کی بارش
کرنوں سے تو ماذاغ کی آنکھوں کو شفارش

گھونگھٹ سے رخ پاک جھکتا نظر آیا
اک ابر میں خورشید چمکتا نظر آیا
اک جلوہ سوئے طور لپکتا نظر آیا
نوشاہ کو ہر گل وہاں تکتا نظر آیا

پلکیں وہ خمیدہ سی مگر شرم سے بوجھل
جس شان سے جھک آتے ہیں برسات کے بادل

خالق نے کیا دولہاؑ دلہنؑ کا جو نظارا
ہو دور نظر بد وہ سر عرش پکارا
فرمایا کہ دلہنؑ کا ہر انداز ہے پیارا
ماتھا ہے حسیں چاند تو ٹھوڑی ہے ستارا

اب کون دکھائے گا یہاں آرسی مصحف
ان جلووں سے حیراں ہے میرا عرش مسقّف

دلہنؑ کو اور نوشاہؑ کو مسند پہ بٹھایا
پھر ملکہؑ کونین نے قرآں کو اٹھایا
نوشاہؑ کو دلہنؑ کو وہ قرآن پڑھایا
قرآن جو کھلا آرسی کے کام بھی آیا

قرآں کی تلاوت میں نظر آئی یہ جدت
قرآں نے بھی کی روئے عروسہ کی تلاوت

www.khrooj.com

اس آرسی مصحف کا حسیں وقت جب آیا
دونوں کو مقابل گیا مسند پہ بٹھایا
نوشاہ پہ دلہنؒ کا گیا گھونگھٹا گرایا
اور بیچ میں قرآن کو آئینہ بنایا
آئینے میں تھا دیکھنا دولہاؒ نے دلہنؒ کو
دلہنؒ نے بھی تھا دیکھنا نوشاہ حسنؒ کو
تھا نور کا تالاب جو آئینے کا جل تھا
دلہنؒ کا رخ پاک بھی کھلتا سا کنول تھا
چہرے پہ شفق پھولی حیا وقفِ عمل تھا
اس شرم کی سرخی میں بھی اندازِ غزل تھا
دلہنؒ کو نظر آئی جو نوشاہؒ کی تصویر
آنکھوں میں پھری سوچوں کے ہر خواب کی تعبیر
اک جامِ لبن عرش سے خالق وہاں لایا
وہ جام حسنؒ پاک نے ہاتھوں میں اٹھایا
دلہنؒ کی طرف دیکھ کے ہونٹوں سے لگایا
خود پیتے کبھی پیار سے دلہنؒ کو پلایا
جب جام کو چھوتے تھے تو ہوتا تھا یہ احساس
گھل جاتا ہے اس دودھ میں کچھ اور ہی مٹھاس

فارغ ہوئے جب آرسی مصحف سے تمامی
اس قصر کے تھی صحن میں بارات قیامی
ترتیب میں بیٹھے تھے وہ مہمانِ گرامی
نوشاہؑ کو ہونا تھا بزرگوں کا سلامی

اس رسم کے آغاز میں سرورؐ نے دعا دی
قدموں پہ رکھا ہاتھ تو دستار عطا کی

حیدرؑ نے سلامی پہ عطا کی انہیں صولت
کونین کی ملکہؑ نے دی کونین کی شاہت
شبرؑ سے ملا حلم تو شبیرؑ شجاعت
اور صبر کیا عابدؑ مضطر نے عنایت

آثار محمدؐ تو عطا کرتے تھے باقرؑ
اور جعفرؑ صادق نے کیے پیش معاصر

کاظمؑ نے دیئے علم جج بخشے رضاؑ نے
اور جود کے لائے تھے تقیؑ پاک خزانے
باباؑ تو نقاوت لگے سہروں میں سجانے
پھر گونج اٹھے ہیبت عسکرؑ کے ترانے

خالق نے سلامی پہ تو اک بات ہی کہہ دی
لو غیبتِ توحید کا بخشا تمہیں مہدیؑ

www.khrooj.com

پھر رخصتی کے وقت کا ہونے لگا اعلاں
حوروں کی تھی چہکار غزل خواں تھا پرستاں
دوشیزگیِ بادِ بہاری تھی گل افشاں
اس بات کے مشتاق تھے سب آمدہ مہماں
کیا دیتے ہیں دیکھیں گے جہیز آج دلہنؑ کو
سسرال سے کیا ملنا ہے نوشاہ حسنؑ کو

ہر چشم سے تھیں شوق کی باریدہ پھواریں
ناگاہ برآمد ہوئیں حوروں کی قطاریں
برسانے لگیں پھول دو عالم کی بہاریں
پروین و ثریا بھی بجاتی تھیں ستاریں
ظاہر ہوئے پھر عیسیٰؑ و شمعونؑ بصد شان
مہمانوں کے آگے کیا آتے ہی یہ اعلان

صد شکر ہیں اس ذات کے احسان ہیں ان کے
جو کچھ ہے میسر مجھے سب دان ہیں ان کے
عالم کو عطا کرنا تو شایان ہیں ان کے
ہم روزِ ازل ہی سے تو دربان ہیں ان کے
کیا پیش کروں ان کو سبھی مال ہے ان کا
تشریف جو لائے ہیں تو اقبال ہے ان کا

www.khrooj.com

بیٹی کا جہیز آج وہ کیا پیش کروں میں
جی چاہتا تھا عرشِ علا پیش کروں میں
دستور سہی کیسے بھلا پیش کروں میں
سوچا ہے کہ تھوڑی سی دعا پیش کروں میں
حق مہر سے پہلے بھی ہے کونین کی ملکہؑ
سسرال میں بن جائیگی دارین کی ملکہؑ

عیسیٰؑ نے جہیز آ کے دیا اپنی نبوت
اور بخشے مسیحائی کے اعجاز و کرامت
شمعونؑ نے بیٹیؑ کو دیا تاج ولایت
مریمؑ نے تو دی اوجِ تقدس کی حقیقت
عصمت کے کھٹولے میں دلہنیا کو بٹھایا
وہ ڈولا بہاروں کے کہاروں سے اٹھایا

تھا رخصتی کا وقت انوکھا ہی تھا منظر
خود پالکی کے ساتھ روانہ ہوئے سرورؐ
حوریں بھی تھیں معمور کنیزی پہ برابر
اور بخشے غلام ان کو سوا لاکھ پیغمبرؑ
یوں عیسیٰؑ و مریمؑ نے کیا بیٹیؑ کو رخصت
آنکھوں میں ادھر اشک مگر رخ پہ مسرت

عیسیٰؑ کے ہر انداز میں والد کی ادائیں
سر چومیں کبھی بیٹیؑ کو چھاتی سے لگائیں
کہتے تھے تیرے ساتھ ہیں بابل کی دعائیں
سنسار کے دکھ درد تیرے پاس نہ آئیں
سسرال میں میکے کی نہ پھر یاد ستائے
خوشیوں میں سدا کھیلیں تیرے پیار کے سائے

سنسار سکھی پاؤ میری راج دلاری
صندل سے بھری مانگ ہمیشہ ہو تمہاری
کھیلے تیری زلفوں سے سدا بادِ بہاری
پھولوں سے بھرے گود تیری راج کماری
نت جوت جگاتا رہے یہ تیرا بناؤ
ہر آن سہاگن ہوں عروسانہ جڑاؤ

ڈولی میں جو بیٹھی شہِ کونین کی ملکہؑ
عظمت سے روانہ ہوئی دارین کی ملکہؑ
سرمن کی طرف آتی تھی حرمین کی ملکہؑ
دنیا میں بنی قاب و قوسین کی ملکہؑ
بارات وہ شہنائی وہ سہرے وہ ترانے
برسائے تھے گل کتنے ستاروں نے نجانے

www.khrooj.com

جنت میں ہوئی سب کے ولیمے کی ضافت
وہ ساغرِ کوثر جو مؤدت کی وضاحت
حوروں کے وہ مجرے ادھر آراستہ جنت
اک گھرے تکلف سے مزین تھی یہ دعوت
گھائل ہوئے دل لعبہ کی اک ترچھی نظر سے
اور ابر مسرت کے وہاں ٹوٹ کے برسے

سبزہ تھا لبِ جو وہ بہاروں کے نظارے
کاجل سی گھٹاؤں میں پلانے کے اشارے
لبریز مئے ناب سے کوثر کے کنارے
پہلو میں وہ غلمان ہر اک جام سنوارے
مخمور تھا ماحول بھی جاموں کی کھنک سے
ہر کاسۂ گل پر تھا اک ایمائے پلک سے

خاموش اے جعفرؑ کا بہکتا ہے تخئیل
جنت کا مزا پا کے مہکتا ہے تخئیل
مستی میں تو عرشوں پہ لپکتا ہے تخئیل
تعجیل کے فقروں پہ ہمکتا ہے تخئیل
کر عرض کہ گھر پاک کی آبادی مبارک
اے ملکۂ کونینؑ تیری شادی مبارک

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

ظہورِ نورِ حق

سب سے پہلے جو تھا کل شب کو میں بیدار ہوا
ایک سناٹا سماعت پہ گراں بار ہوا
مجھ پہ ہر چیز کے سو جانے کا اظہار ہوا
دوڑنے کے لئے خامہ میرا تیار ہوا
جا کے ہر چیز کی اک پل میں خبر لاتا تھا
سب کے سونے کے پھر انداز بھی شعراتا تھا

زلفِ شب تکیہ پہ شانوں سے ابھی عاری تھی
نیند سی عالمِ موجود پہ بھی طاری تھی
بانگِ مرغانِ چمن دولتِ ناداری تھی
صبح کے ہونٹوں پہ اک جھوٹ کی تیاری تھی
میں تھا بیدار مگر لالہ و گل سوتے تھے
صبح کے جتنے بھی آثار تھے کل سوتے تھے

www.khrooj.com

دُبِّ اکبر کی مسہری بھی لگی تھی اب تک
اور نہ پروین کی بھی آنکھ کھلی تھی اب تک
کہکشاں خواب کے عالم میں پڑی تھی اب تک
زہرہ کیواں کے نہ پہلو سے اٹھی تھی اب تک
اور اسد شمسی کچھاروں میں پڑا سوتا تھا
سارسِ ماہ لگد بستہ کھڑا سوتا تھا
عین قابوسی اداؤں میں ہوا ڈھلتی تھی
نیند میں آنکھوں کو نرگس بھی پڑی ملتی تھی
اک جماہی لب سوسن میں ابھی پلتی تھی
اونگھتے تھے سبھی گل مست ہوا چلتی تھی
لیلیٰ ٔ شب کی ابھی زلف نہ سحرائی تھی
رات کی رانی کے خوابوں پہ بہار آئی تھی
آسماں سجدے کے انداز میں خوابیدہ تھا
منشی ٔ چرخ ابھی راز میں خوابیدہ تھا
نورِ حق دفترِ اعجاز میں خوابیدہ تھا
طائرِ وقت تو پرواز میں خوابیدہ تھا
لوئی چرخ کی آنکھوں کا اثر خفتہ تھا
اور قطب محو تہجد تھا مگر خفتہ تھا

رات کی ساڑھی کے آویزاں تھے چاروں پلو
مثلِ خمیازہ کئی ٹہنی بدلتی پہلو
اور فضاؤں میں پریشاں تھے گھٹا کے گیسو
چل گیا شب کا ہر اک چیز پہ کالا جادو

خواب خرگوش اسد سر کو نہوڑے سویا
مشتری جیسے کہ تھا بیچ کے گھوڑے سویا

وہ حسیں شب تھی کہ ہر بات میں اسرائی تھی
جس کی عظمت کی میرے رب نے قسم کھائی تھی
جس کے دامن میں شبِ وصل سمٹ آئی تھی
جس کے آنچل میں شبِ قدر کی رعنائی تھی

اپنی زلفوں میں جو تاروں کو پرو لائی تھی
اپنی ساڑی کو جو زمزم میں بھگو لائی تھی

سوتے انوار الٰہی کے پڑے پھوٹے تھے
سانولی رات سے مخمور سے گل بوٹے تھے
نیمہء ماہ سے زنجیر ظُلَم ٹوٹے تھے
رات بھر چاند نے اس شب کے مزے لوٹے تھے

رعب پولیس سے پودوں نے جما رکھے تھے
اپنے کاندھوں پہ کئی پھول لگا رکھے تھے

فکرِ خفتہ نے کسل بیز نگاہیں کھولیں
طفلِ تخیل نے مخمور سی باہیں کھولیں
بابِ لب بستہ نے محصور سی آہیں کھولیں
پھر نقیب شہِ الہام نے راہیں کھولیں
دل کی دھڑکن نے الارم دیا بیداری کا
اے قلم چل کہ یہی وقت ہے تیاری کا

فکر کے دشت میں پھر بارشِ الہام ہوئی
لمسِ ادراک و خیالات مئے آشام ہوئی
بیج ہوئی فصل بہاراں تو میرے نام ہوئی
پھر مداراتِ سحابِ کرم از جام ہوئی
جدتیں اگنے لگیں بادِ خیالی پا کر
خامہ منقار کشا در لآلی پا کر

طبعِ خودار یہی وقتِ زلیخائی ہے
ضعفِ پیری کو یہاں حسرتِ برنائی ہے
اب مضامینِ جدیدہ پہ تو مہنگائی ہے
طبعِ نازک یہ تیری آخری انگڑائی ہے
کسمساتے ہوئے ذہنوں کو بھی چونکانا ہے
اور خیالات کے ریلوں کو بھی سمٹانا ہے

www.khrooj.com

ہاتفِ غیب حدیث شبِ شعبان کہتا
شب کی تابندگی رنگِ رخِ جاناں کہتا
جو زباں سے تھا قلم کہتا بہ ایماں کہتا
دل میں خواہش تھی کہ تو اک نیا قرآں کہتا

دعویٰ کعبے کو ہے مسجود میرا آیا ہے
خامہ بھی باندھ کے احرام نکل آیا ہے

ساقیِ روزِ الست آیا ہے خم خانہ بدوش
در بغل ساغر و صد مستیٔ رندانہ بدوش
دولتِ حسن بہ رخ کاکلِ کوہانہ بدوش
ابرِ باریدہ بدست آمد و میخانہ بدوش

تلبیہ کہتے ہوئے جائیں گے مے خوارِ کہن
اور صراحی کے مخارج میں ہو قرأت کی پھبن

پاک سرمن کی فضاؤں پہ تھرکتے بادل
وہ عروسِ شب رعنا کے سنہری آنچل
چھڑکا چھڑکا ہوا موسم وہ دلوں میں ہلچل
دور پیشیں کو رواں عصر کے بھاری محمل

قہقہے منجمد افلاک پہ تاروں کی طرح
رحمتیں بھیجے کرم باج گزاروں کی طرح

اے زمیں گلشنِ فردوس کی صورت لے لے
سرد جذباتِ محبت کی حرارت لے لے
بوڑھے افلاک سے تھوڑی سی وجاہت لے لے
عرش سے کرسی تو خلاق سے عظمت لے لے
لہجۂ کن کی حلاوت کا نچوڑ آتا ہے
کفر کے آج ہر اک داؤ کا توڑ آتا ہے
اے فلک موجۂ اقمار نچھاور کر دے
سیلِ انجم سرِ افکار نچھاور کر دے
ابرِ نیسانِ گہر بار نچھاور کردے
کہکشاں مجمعۂ انوار نچھاور کردے
عارضی رنگ بھرا خاکہ لافانی میں
نورِ حق آنے کو ہے پیکرِ انسانی میں
اے عزا دار سیاہ پوش اے مسجود ملل
اے ابراہیم کی کاوش کا حسیں تاج محل
مولدِ قبلۂ کل کعبۂ ایمانِ ازل
آج تو سوگ منانے کا نہیں کوئی محل
دے مسرت کا پیام آج جبینوں کے لئے
شرحِ صدر آج بھی کچھ چاہیے سینوں کے لئے

www.khrooj.com

وادیٔ سینائے سرمن پہ بہار آئی ہے
جلوۂ طور مچلنے کا تمنائی ہے
پھر کلیمی کی یہاں انجمن آرائی ہے
نطق توحید کو پھر حسرت گویائی ہے
شمع کی اپنے زجاجہ میں ضیا پاشی ہے
نورِ قدرت کی شبِ قدر میں شب باشی ہے

عرش کے ڈاٹوں میں ہوتا ہے چراغاں امشب
انبساط عرش سے تا فرش پر افشاں امشب
خلوتِ قدس میں خالق بھی ہے خنداں امشب
نورِ خالق کی سرِ فرش ہے باراں امشب
معرضِ جلوہ وہ رزاقی و خلاقی ہے
ہر نبیؐ چشم براہ دید کا مشتاقی ہے

کفر کے اترے ہوئے چہرے پہ سکراتیں ہیں
اور لبِ جہل پہ اب موت ہی کی باتیں ہیں
قسمتِ ظلم میں شب خون زدہ راتیں ہیں
عدل و انصاف کی پھر خفیہ ملاقاتیں ہیں
خلعتِ رشد و ہدایت میں جلی جاتا ہے
منظرِ عام پہ اک رازِ خفی آتا ہے

www.Khrooj.com

رات کی گود میں جب صبح کے آثار ہوئے
زندہ دارانِ فلک سونے پہ تیار ہوئے
صبح صادق کے درخشاں لب و رخسار ہوئے
قدسی افلاک سے اس طرح نمودار ہوئے
جیسے دنیا میں کوئی دور نیا آتا ہے
یا پھر اس دھرتی پہ دھرتی کا خدا آتا ہے
ہاں یہی نیمۂ شعبان کی ہے صبح حسیں
اس لئے قدسی سوئے ارض جھکاتے ہیں جبیں
آج دنیا میں اتر آیا ہے خود ربِ زمیں
یہ تو آفاقی مسرت ہے کوئی کم تو نہیں
اس مسرت سے نہال عالم انوار ہوا
منتقم پا کے سخی غازیؑ ہے سرشار ہوا
آج ہر شے کی امنگوں پہ جوانی دیکھو
آج ہونٹوں پہ دعاؤں کی روانی دیکھو
انتقام آج ہے کہتا میرا بانی دیکھو
اب شروع ہوتی ہے خوشیوں کی کہانی دیکھو
جعفرؔ اس شب کو خداوندِ کرم آئے ہیں
انبیاء اس لئے سر کرنے کو خم آئے

الحمد للہ و شکراً لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

شبِ سحر خیز

سر من کی فضاؤں میں مسرت کے ہیں عنواں
اِک جشن مسرت کا نظر آتا ہے ساماں
ہے گرم خبر یہ ہے شبِ نیمۂ شعباں
فطرت کو یہ آرڈر ہے کرے جم کے چراغاں
ہر ذرہ مسرت کی تیاری میں جٹا ہے
اور جام بدست عالم موجود کھڑا ہے

برکات کی بوچھاڑ ہے خوشیوں کی پھنواریں
ہر ابر کی زُلفوں میں سیاہ رات کی تاریں
مخمور گھٹاؤں کی دل آویز قطاریں
ہیں ٹوٹ پڑی گلشن ہستی پہ بہاریں
عجلت میں ہر اِک چیز سنورنے میں لگی ہے
ہر کوچے میں فطرت کی حسیں سیج سجی ہے

www.khrooj.com

ٹھہرے ہوئے پیڑوں کی لہکتی ہوئی شاخیں
بارش کے تعطر سے مہکتی ہوئی شاخیں
انگڑائیاں لے لے کے ہمکتی ہوئی شاخیں
زُلفوں کو سرِ عام جھٹکتی ہوئی شاخیں
ابریلے دوپٹے میں لجاتی ہوئی شاخیں
برسات کے جھرنوں میں نہاتی ہوئی شاخیں
یاقوت کی جھیلوں میں نہائی ہوئی کلیاں
اور عطر حنائی میں حنائی ہوئی کلیاں
حوروں کے لبوں سے وہ چرائی ہوئی کلیاں
فردوس کے آنگن سے بھگائی ہوئی کلیاں
دوشیزہ اُمنگوں کو چراتی ہوئی کلیاں
صدماتِ تبسم کو چھپاتی ہوئی کلیاں
ہونٹوں میں کئی لفظ پھنسائے ہوئے غنچے
رُخساروں کو شبنم سے سجائے ہوئے غنچے
موتی دُرِ شبنم کے چبائے ہوئے غنچے
ہلکے سے تبسم کو دبائے ہوئے غنچے
فنکارِ ازل نے ہیں یہ فن پارے بکھیرے
ماحول میں محنت سے ہیں جذبات اُکیرے

اے آنکھ ٹھہر جا کہ یہ انداز عجب ہے
ہر چیز میں یہ حسنِ دل آویز غضب ہے
ہر چیز سجانے میں مگن عصر کا رب ہے
ہو کیوں نہ مگن نیمۂ شعباں کی یہ شب ہے

آتے ہیں جو آئینۂ توحید نما ہیں
خالق کے وہ ہیں نور ہمارے تو خدا ہیں

توفیق ثنا فکر نے پھر مانگی جلی سے
مدحت کی پری اُتری تو امدادِ وحی سے
الفاظ نکل آئے تخیّل کی گلی سے
اِک نعت لگی گونجنے آوازِ علیؑ سے

اسرار کشائی میں سلونی کی کھنک ہے
تشعیر میں گم کن فیکونی کی کھنک ہے

کہتے ہیں یہ جبریل مسرت کی یہ شب ہے
کونین پہ اللہ کی رحمت کی یہ شب ہے
اللہ کے اظہارِ مؤدت کی یہ شب ہے
خالق کیلئے اجر رسالت کی یہ شب ہے

انساں کیلئے اجر رسالت تھی مؤدت
خالق کیلئے اجر رسالت ہے تو حجتؑ

وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اِذاً لَّآتَیْنَاهُمْ مِّنْ لَّدُنَّا اَجْراً عَظِیْماً

www.khrooj.com

سرورؑ نے جو خالق کیلئے کام کیا ہے
توحید پہ گھر پاک فدا ان کا ہوا ہے
اجر اس کا ادا کرنا سر ذات خدا ہے
سرورؑ کو سبھی اجر اسی شب کو ملا ہے
اس گھر پہ کبھی دیکھا تھا قرآں کو اُترتے
اب آنکھوں سے تم دیکھ لو یزداں کو اُترتے

یہ خانۂ توحید کو وارث جو ملا ہے
کل گھر کا یہی محنت شاقہ کا صلا ہے
قربانیوں کی کھیپ کی انمول جزا ہے
یہ اجر مجسم ہے تو اُجرت کی ادا ہے
یہ بیٹا عطا کرنا کوئی دان نہیں ہے
ہے اجرِ رسالت ، کوئی احسان نہیں ہے

یہ آلِ محمدؐ کے مصائب کا ثمر ہے
اس گھر کی سیاہ شب کی درخشندہ سحر ہے
ایجادِ مسرت کا جواں کیمیا گر ہے
مظلوموں کی فریاد کا ایک زندہ اثر ہے
یہ لعل ہر اِک در لاآلی کی جزا ہے
عباسؑ کی خاموش جلالی کی جزا ہے

www.khrooj.com

بہتے ہوئے اشکوں کی روانی کی جزا ہے
ہر ٹوٹی ہوئی شاخِ جوانی کی جزا ہے
معصومؑ کی یہ تشنہ دہانی کی جزا ہے
ہر بی بیؑ کی یہ مرثیہ خوانی کی جزا ہے
اِک منفرد عالم سے جزا ان کو ملی ہے
یہ لعلؑ نہیں آل کی بھر پور خوشی ہے

کونین کو معلوم ہے خالق کا یہ فرمان
جو شخص بھی ہو جاتا ہے توحید پہ قربان
اس کا ہے اَنَا دِیَتَہٗ کا کھلا اعلان
اس جان کا بدلہ ہے تو اللہ کی ہے جان
شبیرؑ کو آج اُجرتِ احسان ملی ہے
بیٹا نہیں اللہ کی خود جان ملی ہے

قائمؑ یہ نہیں حق کا صلہ بن کے ہیں آئے
ہر صبرِ مسلسل کی جزا بن کے ہیں آئے
توحید کے وعدوں کی وفا بن کے ہیں آئے
صورت میں ولی ، اصل خدا بن کے ہیں آئے
خالق ہی ہے جب جانِ یداللہ کا عیوض
اللہ کے سوا کون ہے اللہ کا عیوض

میں نے کہا جبریل تو حامل ہے وحی کا
سچ یہ ہے کہ احساں یہ نہیں ذاتِ جلی کا
احسان پر احسان تو شیوہ ہے اِنہی کا
خالق پہ یہ احسان ہے اولادِ علیؑ کا
اس لعل کے آ جانے سے ممنون خدا ہے
اس گھر نے اسے پھر نیا عباسؑ دیا ہے
خالق کا ہر اک کام چلانا ہے اِنہی نے
توحید کا ہر وعدہ نبھانا ہے اِنہی نے
ثابت اُسے پھر کر کے دکھانا ہے اِنہی نے
اللہ کو اللہ بنانا ہے اِنہی نے
مخلوق میں رب اس کو یہ منوا کے رہیں گے
انساں کو یہ توحید سے ملوا کے رہیں گے
اُس ذات کی پھر پردہ کشائی یہ کریں گے
اصنام سے عالم کی صفائی یہ کریں گے
خالق کی طرح جلوہ نمائی یہ کریں گے
دنیا پہ سرِ عام خدائی یہ کریں گے
ہر سوچ بنائے گی تصور جو خدا کا
روپ اس سے فزوں پائے گا توحید نما کا

WWW.KHROOJ.COM

یہ سن کے دعا دینے لگی روحِ دو عالم
خالق تو دِکھا اپنی وہ توحید مجسم
کونین پہ لہرا دے تو اس ذات کا پرچم
اِس ذات کو ہو جائے دوعالم کی جبیں خم
کونین پہ اظہار ہو جعفرؑ کے سخیؑ کا
ہو راج زمانے پہ حسینؑ ابن علیؑ کا

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

مفرد

سکھ شکتی کی سر پہ چھاوت کاری کاری بادریا ہے
پریم کنہیا چھیڑت ہے اِک موہنی موہنی بانسریا ہے
اب بھگوان نمط آوت ہیں بھاگی بھاگی سانوریا ہے
روپ سروپ انوپ سلونا نیناں نیناں باجریا ہے
جعفرؑ بیراگی من بھانون بیراگی کی روپا دھارے
انگ بھبھوت رمائے بیٹھت اپنے ہی پربھو کے دُوارے

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

ادھوری خوشی

دیکھیں تو میرے آقاؑ تیرا جشن بپا ہے
جنت کے کم و بیش یہ ماحول سجا ہے
ہر شخص مسرت سے یہاں جھوم رہا ہے
خوش ہونے پہ ہر شخص تہہ دل سے جٹا ہے
ہر سمت چراغاں ہے ہر اِک چیز سجی ہے
جذبات کے نعروں سے فضا گونج رہی ہے

یہ قمقمے یہ بلب حسیں ٹیوبز چراغاں
یہ بینر و فانوس یہ ماحول درخشاں
یہ شمعوں کی لو نور کی دہکی ہوئی کلیاں
لگتا ہے یہ انوار کا ہے موسمِ باراں
خوشیاں کہ ہر اِک چیز لٹانے پہ تلی ہیں
جی بھر کے خوشی تیری منانے پہ تلی ہیں

www.khrooj.com

ہے تیری خوشی بزم کو گرماتے ہیں آقاؐ
یہ سوچ کے جذبات کو سمجھاتے ہیں آقاؐ
دل جھوٹے دلاسوں ہی سے بہلاتے ہیں آقاؐ
ہنستے ہیں تو کچھ اشک بھی آجاتے ہیں آقاؐ
ہم خوش ہیں یہ احساسِ مسرت نہیں آقاؐ
خوشیوں میں کسی طرح کی لذت نہیں آقاؐ

لگتا ہے ہمہ پہلو ادھوری یہ خوشی ہے
سب خوش ہیں پہ مایوسی کہیں دل میں چھپی ہے
محسوس یہ ہوتا ہے کسی شئے کی کمی ہے
لگتا ہے فضا کاغذی پھولوں سے سجی ہے
ہم خوش ہیں مگر روح ابھی لگتی ہے پیاسی
ہنستی ہوئی ہر چیز میں مخفی ہے اداسی

دل پوچھتا ہے روح سے کس شئے کی کمی ہے
آتی ہے یہ آواز یہ اِک جھوٹی خوشی ہے
دنیا تو شہنشاہؐ تیری خوشیوں کو بنی ہے
پر سچی خوشی کو ابھی یہ ترس رہی ہے
بے نور ہے ان جملہ چراغوں کی تجلی
یہ جشن نظر آتا ہے اِک جھوٹی تسلی

ہر شئے میں ملمع ہے تصنع ہے بناوٹ
نائیلون کے اشجار ہیں جھوٹی ہے سجاوٹ
مصنوعی مسرت میں نہ لو ہے نہ لگاوٹ
ان خوشیوں میں لگتی ہے دکھوں کی بھی ملاوٹ

وہ کیسی خوشی جس میں تیری دید نہیں ہے
لاکھ عید ہو پر روح کی یہ عید نہیں ہے

وہ کیسی خوشی جس میں کہ محبوب جدا ہو
خوش کیا ہو کہ دل جس کا سدا جوج رہا ہو
جو ہجر کی آتش میں ہو ، راحت اسے کیا ہو
دیدار کی ترسی ہوئی آنکھوں میں گھٹا ہو

پردہ رُخِ انور سے اُٹھا دیں تو خوشی ہو
افسردہ کو دیدار کرا دیں تو خوشی ہو

یہ جشن بھی کہتا ہے اسے آپ منا دیں
ان خوشیوں کو اِک سچی خوشی آپ بنا دیں
ان پھولوں کو اِک سچی مسرت سے سجا دیں
مایوس ہنسی کو بھی تہہ دل سے ہنسا دیں

عشاق کو دینا ہے تو بھر پور خوشی دے
دینا ہے تو پھر اپنی ہمیں ابدی خوشی دے

www.khrooj.com

ناداں ہے یہ دل ہم اسے سمجھائیں تو کب تک
ان جھوٹے کھلونوں سے بھی بہلائیں تو کب تک
ان جھوٹے دلاسوں سے جو پھسلائیں تو کب تک
سکھ آتے ہیں ، باور اسے کروائیں تو کب تک
دل بچہ سہی اب تو سمجھدار ہے آقاؐ
ہے ضد پہ اڑا ، طالب دیدار ہے آقاؐ
آپ اپنا جو دیدار دکھائیں تو جشن ہو
وحدت کے حسیں تخت پہ آئیں تو جشن ہو
سرتاجِ ازل تاج سجائیں تو جشن ہو
دشمن کے سبھی قرض چکائیں تو جشن ہو
دکھ درد کی ہر خشت کو توڑیں تو جشن ہو
اعدا کی جو گردن بھی مروڑیں تو جشن ہو
خود آپ بھی یہ جشن منائیں تو خوشی ہو
دکھ ملکہؐ عِ عالم کے بھلائیں تو خوشی ہو
کل گھر کو مسرت سے بسائیں تو خوشی ہو
سلطانِؐ وفا کو بھی ہنسائیں تو خوشی ہو
آنکھیں تو ترستی ہیں اسی ایک خوشی کو
خوش دیکھیں کبھی ہم بھی حسینؐ ابن علیؐ کو

www.khrooj.com

کونین سے ہر غم جو مٹا دے وہ خوشی دے
گھر پاک کا ہر فرد ہنسا دے وہ خوشی دے
جو ابدی حدیں خود سے ملا دے وہ خوشی دے
گھر ملکہؑ روما کا بسا دے وہ خوشی دے
جعفرؑ کا سخی تاج سجائے تو خوشی ہو
وارثؑ کو گلے آ کے لگائے تو خوشی ہو

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

موعودِ میثاق

سن دو صد و پچپن کی شبِ نیمہءِ شعباں
اس شب کو کیا قادرِ مطلق نے یہ اعلاں
اس رات کو ہونا ہے میرا نور نمایاں
جبریل نبیوں کو سنا دو میرا فرماں
اِک آن میں آ جائیں وہ دربارِ جلی میں
ہے ان کو شریک ہونا میرے رازِ خفی میں

آواز خدا نے دی کہ میں آپ کا ہوں رب
اِک بات بتانا ہے تمہیں ہم نے اسی شب
اب یاد کرو تم سے تھا میثاق ہوا جب
سمجھایا گیا تھا تمہیں میثاق کا مطلب
تم سب نے غلامی کا بھی اقرار کیا تھا
پھر وعدۂ نصرت بھی کئی بار کیا تھا

www.khrooj.com

کیا یاد ہے تم سب کو وہ پیمان بہ توحید
میثاق جو تھا میری نبوت کی بھی تمہید
فرمائی تھی جس نصرتِ توحید کی تاکید
پھر وعدۂ نصرت کی تمہیں کرنا ہے تجدید

یہ سب میرے ہر عہد کی تجدید کی شب ہے
انصارِ الٰہی کیلئے عید کی شب ہے

کی عرض نبیوں نے کہ یا خالقِ اکبر
اقرار کے پکے ہیں گو ہیں عاجز و احقر
ہم اور ہیں کیا چاہتے اس بات سے بڑھ کر
ہو آپ کی نصرت میں اگر موت میسر

لیکن تیری یہ بات سمجھتے نہیں یارب
کیا وعدۂ نصرت کی ہے تجدید کا مطلب

آوازِ خدا آئی سنو رازِ حقیقت
لازم ہے بہ ہر طور میری ذات کی نصرت
بخشی تھی اسی شاہؐ کیلئے تم کو نبوت
کرنا ہے مدد جن کے تمہیں زیر قیادت

اس رات کو وہ قاریءِ کونین ہے آیا
تم سمجھو کہ بس خالق دارین ہے آیا

www.khrooj.com

اس رات کو ہے کس میرے ذیشان کی آمد
ہے قائد حق ، ناصرِ یزدان کی آمد
ہے ہادیٔ کل ، مرکز قرآن کی آمد
اور آپ کے اس محسن و منان کی آمد
جس ذات کی افواج کے تم سب ہو سپاہی
چھٹ جائے گی جس نور سے باطل کی سیاہی

کی عرض نبیوں نے کہ اے خالق امکاں
اس ذات کی نعلین پہ قربان ہو صد جاں
ہیں جان گئے ہے وہی کونین کا یزداں
اب ہم ہیں اُسی ذات کے دیدار کے خواہاں
ہم جن کے سپاہی ہیں وہ سردار دِکھا دو
وہ طور کا جلوہ ہمیں اِک بار دِکھا دو

آوازِ خدا آئی کہ جبریل ابھی جا
اور گوہر توحید کو تو جا یہیں لے آ
اور جلوۂ معبود نبیوں کو تو دِکھلا
اور مقصد بالغیب نبیوں کو تو بتلا
ملکوتِ جناں لے کے یوں سامرہ میں جانا
پیغامِ مبارک میری جانب سے سنانا

www.Khrooj.com

جبریل کے ہمراہ ہوئے ملکوت تمامی
سرکارؐ کے در پر ہوئے سب آ کے سلامی
پڑھ آیۂ تطہیر ہوا در پہ کلامی
آئے ہیں غلام آپ کے اب کرنے غلامی

در پاک پہ تشریف لے آئے شہؐ عالی
پوچھا کہ ہے جبریل تو کس شئے کا سوالی

جبریل نے کی عرض کہ یا شاہِ زمانہ
صد بار مبارک وہ تیرا مخفی خزانہ
مطلوب ہے خالق کو وہی نورِ یگانہ
پھر آج محمدؐ نے ہے معراج کو جانا

لے آئے حسنؐ حجرے سے پھر اپنے نگیں کو
پھر لختِ جگر سونپ دیا روحِ امیں کو

جبریل اسے پردۂ اسرار میں لایا
خالق نے نبیوں کو یہ اعلان سنایا
ہے ہم نے یہاں قائد اعظم کو بلایا
جس ذات کو تم سب کا ہے سردار بنایا

لازم ہے کہ اب وردِ دعا بیش کرو تم
اور گارڈ آف آنر بھی اِنہیں پیش کرو تم

www.khrooj.com

تب سارے نبیوں کی صفیں ہو گئیں تیار
تھے آگے نبیوں کے محمدؐ شہِ ابرار
گِرد آپ کے ملکوت جمع ہو گئے یک بار
جبریل کمر بستہ تھے ملکوت کے سردار

پھر پردۂ توحید سے فوراً ملا کاشن
ملکوت و نبی ہو گئے اِک پل میں اٹینشن

پھر پردۂ توحید سرکنے لگا یکدم
اور نورِ خدا اس میں چمکنے لگا یکدم
اور وجہِ خدا اس سے جھلکنے لگا یکدم
پھر عالم امکان دمکنے لگا یکدم

خورشید مثل ہو گیا ہر گوشۂ تیرہ
خورشید کی آنکھیں ہوئیں اِس نور سے خیرہ

تب سارے نبیوں نے دی یوں آ کے سلامی
کی عرض کہ ہیں آپ کے ہم عبد مدامی
سر چرنوں میں رکھا بپئے اِقرار غلامی
سرکار کے قدموں پہ جھکے آ کے تمامی

جب عرش پہ لہرایا گیا حق کے علم کو
پھیلا دیا کونین پہ اللہ کے کرم کو

کی عرض نبیوں نے ہیں تیار سپاہی
کر دیں گے ابھی دولتِ باطل کی تباہی
چھٹ جائے ابھی کفر کی دنیا سے سیاہی
ہو جائے ابھی دنیا پہ اسلام کی شاہی
دیں اِذن وِغا ہم کو ابھی مالک عالم
ہیں جمع نبی اور ہیں ملکوت بھی باہم

سرکارؐ نے فرمایا کہ ہے صبر ضروری
ہو جائے گی منشا یہ تمہاری کبھی پوری
دل کھول کے خوش ہو گا ہر اِک خاکی و نوری
دنیا پہ عیاں ہو گا یہی جلوۂ طوری
تعجیل فرج مانگو یہی وقت دعا ہے
جعفرؑ وہ سخی آئے جو عصمت کا خدا ہے

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

معصومِ کائناتؐ

طالب امداد ہے اور فکر خم سجدے میں ہے
عظمتوں کا ذکر ہے نوکِ قلم سجدے میں ہے
کل تخیّل کی بہاروں کا ارم سجدے میں ہے
ملہمِ الہام ہے پر دل بہم سجدے میں ہے
جب افق پر کھینچتی ہے دائرے جا کر نظر
تتلیوں کا پھڑ پھڑانا دیکھتی ہے پھول پر

چھیڑتی ہے فکر خستہ دورِ ماضی کی رباب
بچپنے کی یاد آتی ہے براگندہ نقاب
کھیلتے ہیں جاگتی آنکھوں میں پھر بچپن کے خواب
خرقۂ نسیاں میں سو جاتا ہے یہ دورِ شباب
بچپنے کے زانوئے عصمت پہ سوجاتی ہے فکر
دورِ طفلی کی حسیں گلیوں میں کھو جاتی ہے فکر

www.khrooj.com

بچپنا گویا نمازِ صبح کی پہلی اذاں
بچپنا چاندی کے سانچے میں ڈھلی کلکاریاں
بچپنا پھولوں کی گرتی اوس کا پہلا سماں
ادھ کھلی کلیوں سے کرنوں کی شریر اٹھکیلیاں

بچپنا آدم کے حرف اولیں کی یادگار
بچپنا حوا کی پہلی آرزو کا انحصار

بچپنا تخمِ جوانی کے پنپنے کی ادا
بچپنا عصمت کے ساتھ ہلکے سے تبسم کا مزا
بچپنا سر سبز کھیتوں کے جھولوں کی صدا
دور افکارِ پریشاں سے حسیں ملکِ سبا

بچپنا دھیمے سروں میں گنگنانے کا سرور
مصحفِ شانِ کرم اور دیدۂ مادر کا نور

جس کے آگے ساکن و مفلوج ہیں لوح و قلم
جس کی جلوہ گاہ میں دھیمے فرشتوں کے قدم
مہر دیدہ نطقِ شرع اور عقائد سر بہ خم
جس کی پیشانی میں عین اسلام کا مقصد رقم

پھول سے ہاتھوں میں جس کے جنبش فطرت شکار
جس کی ہلکی غنغناہٹ راحتوں کی آبشار

www.khrooj.com

جس کے سانسوں کی رمق میں جنبشِ نبضِ حیات
جس کے گرم اشکوں میں شبنم بیز اک موجِ فرات
ماں کے بے الفاظ جذبوں کی سنہری کائنات
بھولی آنکھیں چاندنی راتوں میں زاہد کی صلوات

خندۂ دنداں نما اک غنچۂ شبنم فشار
نطقِ جبرائیل جس کی بے زبانی پر نثار

جھولنا شاخوں پہ پھولوں کا ہمکنے میں نہاں
پھول کی لپٹی ہوئی پتی گلابی انگلیاں
گد گدا دے چھنچھناتے ہی طلائی چوڑیاں
ابروؤں کی ہلکی دھاری حسن کی چڑھتی کماں

بچپنا اک قطرۂ نیساں در آغوشِ صدف
حسرتِ درِ ثمین گویا قبا پوش صدف

بچپنا بھی وہ کہ جس میں حسنِ خلاقِ ازل
جو حدیثِ نور صحفِ حق تخیّل سے اجل
جس کی جانب انبیاء کے ہوں سجودِ بر محل
اور لبِ فرقان کی کل گفتگو کا ماحصل

بچپنا جس میں امامت کا سنہرا امتزاج
عہد طفلی کی ادا اس میں وہ یزدانی مزاج

سات پردوں میں نہاں وہ شمعِ بزمِ ممکنات
صبحِ کاذب کی طرح دورِ عباسی کی وہ رات
جھانکتی ہے فکر غرفوں سے جس کی بات بات
سامنے چشمِ تخیّل کے ہے ساری کائنات

ذہن کے پردوں پہ چلتی ہیں تصاویرِ خیال
دو صد و پچاس ہجری وہ سنہری ماہ و سال

ملکہؑ روما ہوئیں جب ملکہ ٔکون و مکاں
صحنِ شاہ عسکریؑ میں پایا لطفِ جاویداں
اک عروسانہ فضا ماحول خود عنبر فشاں
اور کنواری سی امیدیں قلب میں یکسر جواں

شرم سے بوجھل سی پلکیں دلہنوں جیسی ادا
اور شفق آمیز رخ پر غازۂ شرم و حیا

پھر کبھی خلوت میں سائے سے لجاجانا کبھی
آئینے کو دیکھنا اور خود ہی شرمانا کبھی
اپنے ہاتھوں کی حنا پر پیار سا آنا کبھی
پھر خیالِ شاہؑ میں وہ دل دھڑک جانا کبھی

ہر قدم کی چاپ پر اٹھتی نگاہیں بار بار
اور سندھی پلکوں کے پیچھے جھانکتا اک انتظار

آئیں بر ساری امیدیں ہر طرف چھائی خوشی
مختصر گھر مختصر کنبہ وہ ہر سو تازگی
سر پرستی کے لئے موجود تھیں بنتِ تقیؑ
مل گئی سسرال میں دلہنؑ کو مہر مادری

رونقوں کے ٹھٹھ لگے اور تھی نہ تل دھرنے کی جا
رات دن رم جھم برستی تھی مسرت کی گھٹا

گو وہ تھیں بنتؑ تقیؑ شہزادیٔ ملکِ عدن
عسکریؑ ذیشان کے والدؑ کی تھیں پیاری بہن
احترام ان کا سدا ملحوظ رکھتے تھے حسنؑ
ان سے ممتا کا سکوں پاتے تھے سلطانِ زمنؑ

ان کو بھی معلوم تھا ان کا بھتیجا ہے امامؑ
اس لئے کرتی تھیں وہ اپنی بہوؑ کا احترام

دیکھ کر آمد بہوؑ کی حمد کرتی تھی نثار
اٹھ کے خود تعظیم کو صلوات پڑھتیں بار بار
بوسہ پیشانی کے دیتی تھیں سدا صد انکسار
ہاتھ آنکھوں پہ لگانے کو سمجھتیں افتخار

پھر غلامی پہ بہوؑ کی چین یوں پاتی تھیں وہ
پھر کبھی نعلین بھی دلہنؑ کو پہناتی تھیں وہ

دستِ بستہ عرض کرتیں ملکۂ شاہِ انام
آپ پر لازم نہیں واجب ہے مجھ پہ احترام
آپ تو ہیں دخترِؑ بنتِ نبیؐ خیرالانام
آپ کی باندی ہوں میں میرا کنیزی ہے مقام
راست کرتی ہیں جو میری جوتیوں کو بار بار
اے نبیؐ زادی مجھے کرتی ہیں کیونکر شرمسار
ہنس کے فرماتی تھیں تب وہ دخترِؑ شاہِ اممؐ
یہ بجا ہے میں سیادت میں ہوں تجھ سے محترم
ظاہری رشتہ بجا ، ربِ دو عالم کی قسم
تو نے پایا ہے امامِ وقت کا ہونا حرم
میری عظمت اک طرف لیکن یہ تیری شان ہے
جوتیاں مجھ کو اٹھانے دو تو یہ احسان ہے
اس قدر شانِ شاہانہ سے کٹے لیل و نہار
ڈولیاں خوشیوں کی لاتے تھے وہ لمحوں کے کہار
جن کا ہر اک دن تھا اک گلدستۂ فصلِ بہار
زندگی قوسِ قزح تھی کہکشاں جس پر نثار
دو صد پچپن نے دی پھر اک مسرت کی نوید
نیمۂ شعباں کی شب لائی حقیقی روزِ عید

www.Khrooj.com

گود میں اک گل کھلا آنگن بنا رشکِ ارم
ذہنِ عالم میں لیا حق کی حکایت نے جنم
روئے ہستی پر رکھا آ کے ہدایت نے قدم
پایا ممتا کی انگوٹھی نے نگینِ محترم
عالمِ انسانیت کو ملجیٰ و ماویٰ ملا
اور ادھر ممتا کے دل کو پیار بہلاوا ملا

لوریاں بیٹے کی الفت میں وہ گانا بار بار
پیار میں ہونٹوں کو ہونٹوں سے لگانا بار بار
ناز سے دلبند کا پلنا ہلانا بار بار
ملکِ روما کی کہانی بھی سنانا بار بار
دل میں انجانی خوشی ہونٹوں پہ میٹھی لوریاں
پیار سے زانو ہلانا ہلکی ہلکی تھپکیاں

دھیمے لہجے میں وہ اک بھرپور جذبے کا مٹھاس
رحمتوں کے زیب تن گویا تھا ممتا کا لباس
تلبیہ کہتی نگاہیں کعبۂ الفت کے پاس
چشم کاری میں ہوا قرآں کا جیسے انعکاس
رسمساتا گود میں ننھا سا جسم نازنیں
جس طرح ذہنِ رسا میں اک قصیدہ جاگزیں

معرضِ طفلی میں تھا گویا رسول انبساط
گویا تمہید ہدایت تھی درونِ احتیاط
تھا ابھی تک اپنے ہی وجدان میں ربِ نشاط
اور تھے غیبت سے ابھی کچھ دور اعراب و نقاط

بچپنے کے صحن میں رکھا لڑکپن نے قدم
اور ہی بل کھا گئے ان کاکلوں کے پیچ و خم

اک سنہری گیند وہ بازیچہ ٔ مقصد مزاج
کھیل کا وہ انہماک اور کمسنی کا اس پہ راج
کھیل میں باباؐ سے وہ اَحسَنت کا لینا خراج
عظمت اور شہزادگی کا روئے حق پر امتزاج

دوڑ کر امی کی باہوں میں وہ آ جانا کبھی
باپ کی آغوش میں الفت سے پھر آنا کبھی

اک طرف طفلی ادھر منصب کے پیچیدہ امور
اور ہدایت کے لئے پیہم خوارق کا صدور
حلقہ ٔ بینش میں یکساں عالمِ نزدیک و دور
قدسیانِ چرخ کی جملہ جبینوں کے حضور

بھیس میں طفلی کے تھی یہ آیۂ شَیءٍ عَلِیم
تھا قبائے نور میں اترا یہ قرآنِ کریم

کیسہ ہائے خمس کی تحصیل از روئے کرم
سربہ مہر الفاظ اور وہ بے قلم کرنا رقم
اور وہ توقیعات کھائے جن کی قرآں بھی قسم
وہ نفاذِ دینِ حق تبلیغ راہِ محترم
ابلقِ ایام پھر پہلو بدلتا رہ گیا
یونہی مستقبل کڑے ماضی میں ڈھلتا رہ گیا
وقت کے کہرے میں دھندلانے لگے سال وشہور
روز و شب زندانیِ ماضی ہوئے تو بے قصور
جھٹپٹے بھیگے ڈھلیں راتیں اُگے ویراں سحور
خودکشی کرتے رہے لمحات کے وحشی طیور
دو صد و سبعین ہجری کو ملی پہلی ربیع
اور خزاں کی چیرہ دستی کا ہوا حلقہ وسیع
ہو گیا یعنی درِ دُرجِ حسن درِ یتیم
ہو گئی دوشیزۂ اسلام کی حالت سقیم
نذرِ آتش ہو گئی تقدیس انساں کی گلیم
کوہِ غم ٹوٹا ہوا خود طور سینا بے کلیم
جل گئی کشتِ امامت آخری زہر آب سے
اور سفاہت سج گئی تقدیس کے القاب سے

www.Khrooj.com

چھٹ گئے غیبت کے پردے چھا گئی ظلمت کی رات
ڈھل گئے شامِ غریباں میں جہاں کے واقعات
زانوئے تشکیک پر سونے لگی کل کائنات
عرق آلودہ ہوئی پیشانیِ کیفِ حیات

ظلم نے الٹی نقاب رخ پھٹے آتش فشاں
قصرِ وحدت کو گرانے پر تلیں گستاخیاں

دیدۂ فرعون میں چمکی تمنائے کلیم
آ گیا اسلام کی وادی میں پھر سیلاب سیم
بطنِ ذلت سے ہوئے پیدا وہ کم ظرف ولئیم
روزِ اول سے جو تھے غارت گرِ عقل سلیم

اشتہا آلود نظریں جم گئیں سوئے حرم
شمع حق کی سمت اٹھے کفر کے تیرہ قدم

خانہ ٔ عصمت پہ دی دستک ید تکفیر نے
دفعتاً سنجیدگی پائی رخِ تقدیر نے
سوئے قدرت رخ کیا نمرودیت کے تیر نے
بیتِ حق پہ فیل بھیجے ابرہہِ تصویر نے

خانہ ٔ اطہر کو گھیرا خواہشِ سفیان نے
پھر بنی ہاشم کو گھیرا ورطہ ٔ مروان نے

www.khrooj.com

پھر تدابیر امیہ کے بڑھے دستِ محن
عصر کے شبیرؑ کو ہونا پڑا پھر بے وطن
ہو گیا پامال پل میں ماں کی ممتا کا چمن
لگ گیا خورشید پیکر آرزؤں کو گہن
عسکریؑ کے صحن میں رکھا قیامت نے قدم
تل گئیں گستاخیوں پہ دیدۂ ظلم و ستم
کیا کہوں تاریخ اپنے آپ کو دہرا گئی
ظلم کی جرأت بڑھی شامِ غریباں آ گئی
ملکہ ٔ روما نئے حالات سے گھبرا گئی
جس مصیبت کا تھا دھڑکا وہ اچانک آ گئی
پردہ ٔ وحدت میں مخفی تھی اگرچہ ذات پاک
پھر بھی بیٹے کی جدائی میں جگر تھا چاک چاک
فرطِ غم سے رو کے کہتی تھی محمدؐ کی بہو
اے جفا زادو نہ تھی مجھ سے مناسب گفتگو
صحن میں قدسی بھی آ سکتے نہ تھے غیر از وضو
کیا نہیں قرآن میں فرمانِ حق لاتدخلوا
خانۂ ختم الرسل ہے خانۂ سلطانِ دیں
صحنِ شاہِ عسکریؑ بھی عرش سے کم تو نہیں

دیکھ کر سرتاج کی تربت یہ کی رو کر کلام
اے امیر وقت ہے یہ آخری میرا سلام
السلام و الوداع اے شاہِ حق خیرالانام
ہو حفاظت میں تیری آقاؐ میرا کمسن امامؑ

میں تو ہوں کرنے چلی سنتِ تیری جد کی ادا
صبر کی توفیق دیں باندی کو اے ظلِ خدا

بنتِ شاہ روم ہوں پروردہِ ناز و نعم
بے خبر آلام سے تھی آپ کے سر کی قسم
آپ کا یہ خانہ ٔ اطہر نہ تھا جنت سے کم
ہے بہت تکلیف دہ آقا یہ اندازِ ستم

لے کے بیٹے کو یہ گھر اب چھوڑ کے جاتی ہوں میں
خود کو تنہا دیکھ کر کچھ اور گھبراتی ہوں میں

ماں کی ممتا بن گئی اک درد کی آماجگاہ
ذہن میں گھومے کڑے حالات کے پر پیچ راہ
فکری دختر کا ادھر آنکھوں میں کل دنیا سیاہ
طائرانہ الوداعی قبر پہ ڈالی نگاہ

رو کے تربت سے کہا شاہِ امم اب الوداع
اپنی باندی پر رہے چشم کرم اب الوداع

www.khrooj.com

غارِ سرمن کی طرف دیکھا کہا اب الوداع
درد و غم کی ہو چکی ہے انتہا اب الوداع
کہہ رہی ہے دل میں ماں کی مامتا اب الوداع
اے میرے کمسن تیرا حافظ خدا اب الوداع
کتنی حسرت خیز ہے بیٹا یہ تیری کمسنی
لوریاں تجھ کو سنائے گی یہ میری بیوگی

پھر مقدر کیا ہے آج آوارہ وطن
پھر پریشاں ہیں جبیں پہ کاکلِ رنج و محن
کفر کی تاراج دستی میں ہے پھر میرا چمن
مجھ سے پھر روٹھی ہوئی ہے چین کی مائی دلہن
اس طرح دکھ کا جاری ہوا پہلا سفر
درد و غم کے رات دن کھلتے گئے پھر در پہ در

جعفرؑ اب خاموش اس غم کی نہیں ہے انتہا
اشک باری میں مناسب ہے بیانِ مدعا
پردہ دار محملِ ایمانِ قلب انبیا
لیلیٰ تعجیل سے الفاظ کا گھونگھٹ اٹھا
یعنی اس ممتا کے دردوں کا سہارا چاہیے
یعنی تخت و تاج کو وارثؑ ہمارا چاہیے

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

رحلت

ماں کا رشتہ بھی عجب رشتہ ہے زیرِ آسماں
دورِ خودغرضی میں قائم اس سے ہیں کون و مکاں
انبیاء مبعوث گر کرتا نہ خلاقِ جہاں
اس کی رحمت کی نمائندہ فقط تھی ایک ماں
دیکھنا ہو گر کہ کتنا مہربان ہے ذوالجلال
ماں کی صورت میں نکھر آتے ہیں اس کے خدوخال

ماں کی ممتا ہی میں ڈھل جاتا ہے کوثر کا خرام
جس کی میٹھی لوریوں میں شفقتوں کا اہتمام
ماں کے اس رشتے میں اک پیوستگی اک احترام
زندگی آغوشِ مادر ہی میں پل جانے کا نام
ماں کے پیکر میں سہاروں کا حسیں احساس ہے
ماں کے میٹھے لفظ میں بھی دودھ کا میٹھاس ہے

www.khrooj.com

ماں کے پیکر میں ڈھلی ہے رحمتِ پروردگار
زیست کے صحرا میں یہ اک سایۂ طوبیٰ شعار
زندگی کی لوُ کے جھونکوں میں یہ اک ابرِ بہار
راحتیں آغوشِ مادر کی فضاؤں پر نثار

ماں کی آنکھوں میں ہمیشہ نورِ الفت کی چمک
ماں وہ جس کی لمس میں بھی گرم بوسوں کی مہک

نور کی اک جھیل ہے یہ عصر کے کوہسار میں
یہ پلی بے لوث جذبوں کی مقدس ڈار میں
اس کے ہونٹوں کی ہر اک جنبش مگن ایثار میں
اس کی ہر اک بات گم ممتا کے گہرے پیار میں

ماں وہ رشتہ ہے کہ جس میں منفعت ہی منفعت
پیار کے جملہ تقاضوں کی ہے ماں ہی شش جہت

جس کے سائے میں تھکے ذہنوں کو ملتا ہے قرار
جس کے سائے میں سکونِ قلب کی میٹھی پھوار
جس کے سائے میں خنک جھونکوں میں راحت کا خمار
جس میں اک اپنائیت کے گرم لمحوں کا حصار

موت سے جا کر لپٹ جاتی ہے ماں کی ایک آہ
عرش کے کنگروں سے ٹکراتی ہے ماں کی ایک آہ

جس کی گرم آغوش پر راحت بھری نیندیں فدا
جس کی گودی میں سدا پلتی ہے جنت کی فضا
جس کی ہلکی تھپکیوں میں راحتوں کا رت جگا
جس کی جھولی میں بہل جاتی ہے بچپن کی انا
جس کی اک موجودگی لاکھوں سہاروں سے فزوں
ماں کی شفقت کا فقط احساس فردوسِ سکوں

ماں کی امیدوں میں بچوں کا سدا بخت جواں
جس کے شبنم بیز فقرے زندگی کا کارواں
اور وہ ممتا کی دعائیں مصحفِ امن و اماں
ڈال دیتی ہے دعاؤں میں یہ اک الفت سے جاں
ماں کی اس آغوش میں لیتی ہے فطرت بھی پناہ
آدمیت کی ہے یہ آغوش پہلی درسگاہ

جس کے سانسوں کی مہک میں بھی ہزاروں لوریاں
جس کی ہلکی گنگناہٹ میٹھی نیندوں کا سماں
ذہن میں راحت بھریں بالوں میں چلتی انگلیاں
مہرِ مادر مہرِ انساں پر مہرباں آسماں
ماں شعور آدمیت فکر کی پروردگار
آدمیت کی بلندی کا ہے اس پر انحصار

www.khrooj.com

اپنے بچوں پر فدا ہونا یہ ممتا کی ادا
گر دکھی اولاد ہو تو یہ سراپا کربلا
گر کبھی تکلیف میں بچوں کو دیکھے مبتلا
اپنے سینے میں جلا لیتی ہے آہوں کی چتا

جان دے اولاد پر یہ زندگی کو ٹال کر
بات کر لے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

ماں بھی ایسی ماں جو آئی بردِ ممتا اوڑھ کر
نورِ حق آیا تھا بشریلا سراپا اوڑھ کر
عصمتِ مریم تھی آئی روحِ عیسیٰ اوڑھ کر
رحمتیں نکلی تھیں اک مادر کا سایہ اوڑھ کر

جس کی رگ رگ میں مچلتا تھا لہو ایثار کا
شکلِ انساں میں جو اترا تھا فرشتہ پیار کا

ماں بھی وہ جس پر تمامی الفتوں کا انحصار
زندگانی جس کی محلوں کی فضا سے ہمکنار
ناز و نعمت کی فراوانی مسلسل اقتدار
رحمتِ کونین جس کے طبعِ نازک پر نثار

ملکۂ روماؑ ادھر شہزادیِٔ کون و مکاں
عظمتوں کے کان میں جس کی بلندی کی اذاں

www.khrooj.com

جس کے دل میں نورِ الفت کا سمندر موجزن
ایک ہی گل سے وہ مہکا جس کی ممتا کا چمن
جس کی قسمت کا ستارہ دے سکا صرف اک کرن
جس کی مالا میں سجا صرف ایک یاقوتِ عدن

ممتا کی جھیل میں تو کھل سکا بس اک کنول
گودِ مادر کو ملا اک زندگی کا ماحصل

جب ہوئی بنتِ یشوعاؑ بنت سرورؐ کی بہو
شاہ عسکرؑ کے حرم میں پایا اوجِ آبرو
قیصری نرگس نے پائے اہلِ بیتی رنگ و بو
کر گئی معراج ہر دل میں مچلتی آرزو

شاہتوں کو چھوڑ کر پایا امامت کا حرم
ہو گئیں جگ سے نبیوں کی نگاہ میں محترم

مختصر گھر میں بھی تھا عالم کی شاہت کا مزا
خانۂ حق میں سکونِ قلب وہ حاصل ہوا
راحتیں آٹھوں پہر قدموں پہ جھکتی تھیں سدا
زندگی تھی راحتوں کی ایک باریدہ گھٹا

تین سو پچپن میں تھا آغوش میں گل کھل گیا
پھر بتول عصرؑ کو اک فخرِ عیسیٰؑ مل گیا

رونقیں پھر یوں بڑھیں یہ گھر ہوا خلدِ بریں
لوریوں کی گنگناہٹ میٹھی میٹھی انگبیں

آتے تھے پلنا جھلانے رات دن روح الامیں
صحن کی اجلی فضا رونق کی نت جھلکتی جبیں

گھر کی خاموشی میں تھیں راحت کی مینا کاریاں
گدگدی کرتی تھیں پھر معصوم سی کلکاریاں

پانچ برسوں تک رہی اس گھر میں اٹھلاتی بہار
امتِ ملعون کو گزری یہ رونق ناگوار

تحفۂ اجداد دینے پر ہوئی رعیت تیار
کر لیا آلامِ وحشی نے پھر اس گھر کا حصار

بیوگی کا کوہ ٹوٹا ملکۂ کونینؑ پر
ہوگئیں مرکوز نظریں صرف نورالعینؑ پر

کمسنی معصومیت سر پر یتیمی کے الم
دشمنی کے اٹھتے طوفانوں میں دنیا کے ستم

ملکہؑ کونین پر وارثؑ کا غم بیٹےؑ کا غم
منہ کو آتا تھا کلیجہ دیکھ کر آنکھوں میں نم

پونچھتی تھیں اشک رخ کو پھیر کر وہ پر ملال
کھل کے رونے میں تھا حائل طفلِ کمسن کا خیال

گود میں لیتی پسر کو غم بھلانے کے لئے
تھپتھپاتی تھی وہ بیٹے کو سلانے کے لئے
تلخ تھیں آنکھیں ادھر آنسو بہانے کے لئے
صرف ٹھنڈی سانس کافی تھی رلانے کے لئے

ضبط کرنے پر نکل جاتی تھیں ہلکی سسکیاں
چبھتی تھیں آنکھوں میں اشکوں کی مسلسل کرچیاں

مامتا بے بس تھی درد و غم کے ان کے صدمات میں
نام لینا لعلؑ کا مشکل تھا ان حالات میں
ہو گئے ممتا کے دن تبدیل غم کی رات میں
آنکھیں اشکوں سے اٹی رہتی تھیں کل اوقات میں

آخر اک خاموش دن نے دی رہائی کی نوید
دل میں بیٹے کی جدائی کے اٹھے طوفاں شدید

بین کرتیں تھیں وہ ہمیشہ زخمی دل کو تھام کر
آج ماں مایوس ہے تیری ذرا لینا خبر
مجھ کو سینے سے لگا جا اے میرے نورِ نظرؑ
مجھ کو اپنے ساتھ لے جا اے میرے لختِ جگرؑ

اے میرے بیٹے ہے مجھ سے اجنبی سارا جہاں
سوچتی ہوں اسی بھری دنیا میں میں جاؤں کہاں

www.khrooj.com

نہ تیرا بابؑا نہ تو ویراں ہے میری کائنات
ہر طرف ہے چھا چکی آلام کی تاریک رات
اک برابر ہے میری نظروں میں اب موت و حیات
یاد آتی ہے تیری بچپن کی مجھ کو بات بات

کون ہے میرا یہاں حاصل کہاں ہوگا قرار
ہے سہارا زندگی کا تیرے بابا کی مزار

زندگی میں ملکۂ عالم کا یہ دستور تھا
دن کو رہتے غارِ سرمن پر ہمہ تن التجا
لب پہ آہوں کی مدیں آنکھوں میں ساون کی گھٹا
دل میں بیٹے کی جدائی میں تڑپتی مامتا

جب بھی سورج رات کی آغوش میں لیتا سکوں
سب امیدوں کی تڑپتی لاش ہوتی غرقِ خوں

جب پرندے شب کو لیتے آشیانوں میں پناہ
رات کر دیتی پریشاں اپنی ہر زلفِ سیاہ
سونے آنگن کی طرف کرتی تھی پھر بی بیؑ نگاہ
منجمد ہونٹوں سے ٹکراتی کوئی اک سرد آہ

حد سے بڑھ جاتے دکھیؑ بیوہ کے جب درد و الم
تربتِ سرتاجؑ کی جانب ہی اٹھ جاتے قدم

ہاتھ میں ہوتا تھا اک چھوٹا سا مٹی کا دیا
خشک لب آنکھوں میں نم اور دل میں اک محشر بپا
خاک سے معمور سر اطہر بنا ماتم سرا
زرد چہرے سے عیاں مایوسیوں کی انتہا
دیکھنا تربت کو وہ آنکھوں میں فرطِ بیکسی
دل میں ممتا کی تڑپ اس پر خیال بیوگی

بیٹھ کر تربت کے سرہانے جلاتیں جب چراغ
دھندلی دھندلی روشنی میں تلملا جاتا دماغ
ساتھ شمع کے سلگتا تھا جگر کا داغ داغ
جب قفس میں پھڑ پھڑاتی روح جل اٹھتے ایاغ
ایک لاوے کی طرح دل سے ابل پڑتا تھا خوں
قبر پر سر رکھ کے سونے سے تھا کچھ ملتا سکوں

ایک شب آنچل سنبھالے لائی پیغامِ الم
ہر طرف تاریک شب ہلکی ہوا کچھ چشم نم
ایک خاموشی کا عالم سسکیوں کے زیر و بم
چاند کچھ مایوس اور کچھ زرد سا از فرطِ غم
رات بھی تھی بیوگی کے غم میں پیہم سوگوار
تھی سیہ پوشاکِ شب اس سوگ میں افسردہ وار

www.khrooj.com

ایک سناٹا کہ صحرایا ہوا دریائے درد
رات کی ٹھٹھری ہوئی نبضوں کی جنبش سرد سرد
ہلکی ہلکی چاندنی ماحول سارا گرد گرد
ہر شجر ویران ہر پتے کا چہرہ زرد زرد
ایک خستہ قبر پر اک ٹمٹماتا سا دیا
قبر سے کچھ دور بیوہ ماںؑ ہمہ تن التجا
قبر پر نظریں لرزتے ہونٹ آنکھیں خوں فشاں
زرد چہرے پر عیاں اک غم کئی مایوسیاں
ضبط کا عالم گلے میں رکتی لاکھوں ہچکیاں
جذب سیلی سی ردا میں آنسوؤں کا کارواں
اور وہ خالی جھولی کتنی حسرتوں سے پاش پاش
جس میں ممتا کی امیدوں کی وہ اک ٹھنڈی سی لاش
اور تصور میں تو ہے تصویر بیٹے کی عیاں
بھولی بھالی وہ حسیں آنکھیں حسیں کلکاریاں
یاد آتی ہیں جو کمسن لعلؑ کی محرومیاں
درد کے عالم میں ہونٹوں پر اٹک جاتی ہے جاں
فرطِ غم سے جب بھی ہونٹوں سے پھسل جاتی ہے آہ
عرش بن جاتا ہے اک بھونچال کی آماجگاہ

www.khrooj.com

رو کے کہتی ہے اے میرے چاندا ے لختِ جگرؐ
کھو گیا ہے تو کہاں ماںؐ کو تڑپتا چھوڑ کر
ہو رہی ہوگی نجانے زندگی کیسے بسر
کمسنی معصومیت دشمن جہاں مژگاں بھی تر
تیری فرقت کا ہر اک لمحہ قیامت خیز ہے
میری آنکھوں کا ہر اک آنسو شرر آمیز ہے
دیکھتی ہوں ہر طرف سارا جہاں ویران ہے
سونے سونے گھر پہ چھایا آسماں ویران ہے
میری امیدوں کی رنگیں کہکشاں ویران ہے
بامِ و در ویران ہیں یہ آستاں ویران ہے
ہجر کی تاریک شب بیوہ کے سر پر چھا گئی
میری قسمت کو ہے بیٹے موت کی نیند آ گئی
آج اس طوفانِ غم کا بھی نیا انداز ہے
میرے کانوں میں تیری مانوس سی آواز ہے
اک تیرا غم ہے طبیعت بھی میری ناساز ہے
زندگی بارِ گراں لگتی ہے یہ کیا راز ہے
میری تنہائی میں اٹھتی ہے جو موجِ اضطرار
تیری غیبت میں مجھے یہ زندگی ہے ناگوار

www.khrooj.com

آ میرے سینے سے لگ جاائے میرے کمسن پسر
چند لمحوں کی ہوں میں مہماں میرے نورِ نظر
حسرتیں دل میں سلگتی ہیں تڑپتا ہے جگر
دل دھڑک جاتا ہے اپنی گود خالی دیکھ کر

مانگ بھی اجڑی ہے میری گود بھی خالی میری
ہوگئی ویران دنیا حسرتوں والی میری

یاد آتی ہیں تیری وہ میٹھی میٹھی بولیاں
کان میں رس گھولتی باتیں وہ بھولی بھولیاں
رونقیں اس سونے آنگن کی تیری ہمجولیاں
صحن میں پھرتی فرشتوں کی وہ ننھی ٹولیاں

اب تو اس گھر پر ہے آسیبی خموشی چھا گئی
اب خزاں ہے میرے ارمانوں کے گل مرجھا گئی

ہر طرف اٹھتی ہوئی نظروں کو تیری جستجو
ماں کو تنہا چھوڑ کر جانے کہاں کھویا ہے تو
اب میری ویران نظریں ڈھونڈتی ہیں چار سو
آتشِ فرقت سے جلتا ہے ایاغوں میں لہو

نزع ہے مخمور آنکھوں کو ہے تیرا انتظار
میں نے کچھ سانسیں قضا سے مانگ لی ہیں مستعار

تو میرے بالیں پہ آ زانو پہ رکھ مادر کا سر
کچھ سکوں آمیز ہو میرا یہ وقتِ مختصر
کر رہی ہوں آج میں اس دارِ فانی سے سفر
ہاتھ تو آنکھوں پہ دے ہے منتظر یہ چشمِ تر

تیرے کومل ہاتھ خود آنکھوں پہ جب پاؤں گی میں
قلب کی ٹھنڈک سے دنیا سے گزر جاؤں گی میں

تیرے ملنے کی یہ حسرت قلب کو تڑپائے گی
لاش میری راہ تیری دیکھتی راہ جائے گی
مامتا کو جب لحد میں یاد تیری آئے گی
روح میری خلد میں راحت کبھی نہ پائے گی

غم میں دیواروں سے سر جنت میں ٹکرائے گی روح
ڈھونڈنے تجھ کو تو جنت سے نکل آئے گی روح

تجھ کو بیٹا مامتا کے اس سجے سر کی قسم
چشم پر نم کی قسم اس قلبِ مضطر کی قسم
بیوگی کے درد میں اس شب کے منظر کی قسم
جلتے اشکوں کی قسم اس بھیگی چادر کی قسم

آ نزع کا وقت ہے آنکھوں کو اک دیدار دے
میرے ان سوکھے ہوئے ہونٹوں کو صرف اک پیار دے

WWW.KHROOJ.COM

بجھ رہا ہے آج میری زندگانی کا دیا
جل رہی ہے میری نبضوں میں حرارت کی چتا
آخری لمحات ہیں ہونٹوں پہ ہے اک مدعا
اے میرے بیٹے تیرا دنیا میں حافظ ہو خدا
کاش تو بالیں پہ ہوتا دیکھتا ہونٹوں پہ جاں
درد میں ڈوبی تو گنتا آخری یہ ہچکیاں
یہ صدا ہونٹوں پہ تھی چہرے پہ زردی چھا گئی
دل کی دھڑکن رک گئی ساری زمیں تھرا گئی
سانس تیز ہونے لگی آنکھوں میں حرکت آگئی
ایک ہچکی لی تو وحدت عرش پر گھبرا گئی
تھم گئیں نبضیں تو دھارا زندگی کا مڑ گیا
روح کا پنچھی قفس میں پھڑ پھڑایا اُڑ گیا
جب ہوئی بنتِ نقیؑ پاک کو اس کی خبر
آئیں بیٹے کی لحد پر پاک بی بیؑ دوڑ کر
اشک آنکھوں میں رواں کھولے ہوئے رنجور سر
عسکریؑ ذیشان کی تربت پہ کی آ کر نظر
دیکھ کر حالت بہوؑ کی سر سے آنچل گر گیا
صحنِ شاہ عسکریؑ خود بن گیا ماتم سرا

دیکھا بی بیؑ نے کہ ہے شہزادیؑ کون و مکاں
خستہ تربت پر رکھے ماتھا ہیں سوئی نیم جاں
چھا چکی ہیں رخ پہ تو کچھ موت کی پرچھائیاں
سر کھلا ہے جس میں ہیں سمٹی ہوئی محرومیاں
ادھ کھلی آنکھوں میں تو تھا خیمہ زن اک اضطرار
سو چکا تھا نور ، تھا نورِ نظر کا انتظار

اہلِ خانہ نے کیا غسل و کفن کا اہتمام
شاہ عسکرؑ کے چنا ہمراہ تربت کا مقام
بعد از غسل و کفن پہنچے جنازے پر تمام
قبر میں رکھنے کا جب ہونے لگا پھر انتظام
تب کہا بی بیؑ نے سب جائیں جنازہ چھوڑ کر
آخری دیدار کرنا ہے بہو کا اک نظر

رو نمائی کے لئے کھولے گئے بندِ کفن
کر گئی غش دیکھ کر شہزادیؑ ملکِ عدن
رو کے کہتی تھی تو آ جا اے میرے شاہِ زمنؑ
ماں کا سایہ ڈھل چکا ہے اے میرے ابنِ حسنؑ
رونمائی ہو رہی ہے قبر بھی تیار ہے
آؤ مل لو ماں سے ان کا آخری دیدار ہے

جس کی گودی میں پلے ہو کر گئی ہیں وہ سفر
اے یتیمی کے مسافر اے میرے خستہ جگرؑ
ماںؑ تمہاری جا چکی ہیں دارِ فانی چھوڑ کر
دیکھنا ماںؑ کا میسر ہوگا روزِ حشر پر

ماں کو تربت میں اتارو آخری دیدار لو
زرد چہرہ ماںؑ کا دیکھو ہو سکے تو پیار لو

پھر ہوا معصومؑ سردابِ مبارک سے عیاں
اک گریباں چاک اور آنکھوں سے آنسو بھی رواں
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ادھ کھلا ، لب پر فغاں
سر میں کچھ خاکِ شفا رخ سے عیاں محرومیاں

ننھے رخساروں پہ تو گردِ یتیمی کا اثر
اور ہر اک نوکِ پلک پر اشکِ خونی کے گہر

آ کے ماںؑ کی لاش پر معصومؑ رو کر گر پڑا
اس قدر روئے لپٹ کر ضبطِ غم نہ ہو سکا
سر کو چھاتی میں چھپانا بچپنے کی اک ادا
سر رکھا چھاتی پہ اور پھر سسکیوں کی انتہا

بندھ گئی ہچکی تھا دل میں موجزن دریائے غم
کر رہی تھی تر کفن کو آتشیں اشکوں کی نم

WWW.KHROOJ.COM

اک طرف رخ سے کیا رو رو کے دامانِ کفن
دیکھ کر چہرے کی زردی خشک ہونٹوں کا چمن
ماںؑ کے چہرے پر جھکے روتے ہوئے شاہِ زمنؑ
دیکھ کر خاموش لب دل سے اٹھے فطرت کے گھن

ضبط کا دامن چھٹا ماتھے پہ دیتے پیار بھی
ماںؑ کے رخساروں سے مس کرتے کبھی رخسار بھی

رو کے کہتے تھے میرے بچپن کو بہلائے گا کون
گود میں لے کر مجھے وہ لوریاں گائے گا کون
گرد آلودہ میری زلفوں کو سلجھائے گا کون
بے سہارا زندگی کو پیار دکھلائے گا کون

اک اکیلا رہ گیا ہوں دشتِ پر آلام میں
اب نہیں کوئی کشش الفت کے میٹھے نام میں

غم سے گھبرایا ہوں دو دامانِ شفقت میں اماں
اس یتیمی میں ہمارا کون ہے اب مہرباں
سب میرے دشمن ہیں جاؤں اک اکیلا میں کہاں
آج کیوں چلتی نہیں بالوں میں میرے انگلیاں

پیار کیوں کرتے نہیں کیا آج ہیں مجھ سے خفا
کس قدر مایوس کن ہے روٹھنے کی یہ ادا

WWW.KHROOJ.COM

ماں کی باہیں کھل گئیں یہ لاش سے آئی صدا
آ میرے کمسن میری چھاتی سے لگ جا مہ لقا
تیرے آنسو دیکھ کر روتی ہے میری مامتا
تیرے بچپن کی یتیمی پر ہزاروں جاں فدا
تو صدا مہکے اے میری آرزوؤں کے چمن
تو نہ دکھ دیکھے کبھی ہنستے رہو ابنِ حسنؑ

جعفرؑ عالم میں بڑا صدمہ ہے ماں کا انتقال
یہ وہ گہرا زخم ہے جس کا نہیں ہے اندمال
رات دن کر یہ دعا اے کردگارِ ذوالجلال
ختم ہو آلِ محمدؐ کا یہ دورِ پُر ملال
والیءِ خضراؑ کی آمد سے مٹیں درد و الم
بھیج قائمؑ کو الٰہی تجھ کو قائمؑ کی قسم

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

طلبِ نصرت

اے تاجورِ یثرب و بطحا ہو تیری خیر
کونین کے اے مالکِ یکتا ہو تیری خیر
توحید کا اے زندہ سراپا ہو تیری خیر
اے نطق ازل رحمت گویا ہو تیری خیر
توحید کی شاہی کی ہے شاہت تجھے زیبا
ہے بزم آئمہؑ کی صدارت تجھے زیبا

موزوں ہے تیرے اس سرِ اطہر پہ وہ اکلیل
ہیں جس کے گہر نورِ الٰہی کے قنادیل
لیتے ہیں جنم پرتو ہر تار سے جبریل
قرآں کی جہاں اُگتی ہے ترتیل اور تنزیل
اوصافِ الٰہی سے تیرا تاج بنا ہے
یہ امر کی مخلوق فقط اِس کی ضیا ہے

www.khrooj.com

سینا کی تجلی کی کرن جس کی ہر اِک تار
خورشید ہر اِک تار سے آنکھیں نہ کرے چار
ہر عکسِ دُرِ تاج ہے انوار کا مینار
غش کھا کے گرے دیکھتے ہی مجمعءِ انوار

اس تاج کے ہر ایک دُرِ نور فشاں سے
دے خطبہءِ خورشید تو ذروں کی زباں سے

محکوم تری خلق ہے اس کون و مکاں تک
ہے حکم تیرا ذرے سے خورشید جہاں تک
طاعت میں تیری خلقِ خدا کن سے فکاں تک
ہے امر رواں تیرا ہر اِک رُوحِ رواں تک

انواعِ زمانہ تیرے احکام میں گم ہیں
توحید کے اخلاق تیرے نام میں گم ہیں

عالم سے ہے صد چند تیری رونق دربار
ایما پہ تیرے ، قدسی بھی سر دینے پہ تیار
ملکوت و رسل اس درِ دولت کے نمک خوار
ہر ظرف تیری وسعتِ بخشش سے شرمسار

تو شاہِ جہاں بادشاہِ روزِ ازل ہے
جیون بھی تیرے شجرۂ رحمت ہی کا پھل ہے

www.khrooj.com

ہوتی ہیں شہنشاہ کی کچھ اپنی روایات
ہر آن برستا ہے تو اِک ابرِ عنایات
مداحوں پہ رہتی ہے عنایات کی برسات
شعرا کو بھی ملتے ہیں جداگانہ مراعات
کردار سے وہ قطع نظر کرتے ہیں آقاؐ
ہر شعر پہ منہ موتیوں سے بھرتے ہیں آقاؐ

وہ چاہتے ہیں مدح کے اشعار کو دیکھیں
بے جا ہو پہ توصیف کے انبار کو دیکھیں
کیا غرض ہے شاعر کے وہ کردار کو دیکھیں
مداح کی وہ سیرت و اطوار کو دیکھیں
دولت وہ لٹاتے ہیں فقط مدح و ثنا میں
کردار رکاوٹ نہیں شاہوں کی عطا میں

خاطی ہوں گنہ گار ہوں بدکار ہوں آقاؐ
شرمندہ ہوں نادم ہوں شرمسار ہوں آقاؐ
اخلاق کا بچھڑا ہوا کردار ہوں آقاؐ
جیسا بھی ہوں پر بندۂ سرکار ہوں آقاؐ
محتاج ہوں بے کس ہوں پریشان ہوں آقاؐ
محروم کرم تیرا ثنا خوان ہوں آقاؐ

www.khrooj.com

حسرت ہے کہ مجھ پر تیری رحمت کی نظر ہو
اِک لمحہ بھی مجھ سے نہ کبھی صرف نظر ہو
وا میرے لئے قصر اجابت کا بھی در ہو
نت کن فیکونی کا دعاؤں میں اثر ہو
سینے میں لئے پھرتا ہوں انبارِ دعا کو
دینا ہیں دعائیں یہ سبھی آلِؑ عبا کو

مانگا یہ نہیں تم سے مجھے عرش علیٰ دیں
یا تخت سلیماں پہ مجھے لا کے بٹھا دیں
چاہا ہے یہی ہونٹوں کو تاثیر دعا دیں
نصرت کی بھی توفیق دیں اور عبد بنا دیں
اور کر دیں مجھے مجمعِ انوار میں شامل
کر لیں مجھے خود اپنے ہی انصار میں شامل

میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میری نہیں اوقات
جچتا نہیں گر آپ کی نصرت کی کروں بات
کیونکہ ہے تیری نصرتِ انساں سے اجل ذات
لیکن یہ سمجھتے نہیں الفت بھرے جذبات
ہے سر پہ سوار ایک ہی دھن کیا میں بتاؤں
تن من دھن و جی جاں سے تیرے کام میں آؤں

بڑھتے ہوئے دشمن کے ستم دیکھ رہا ہوں
اسلام درِ کفر پہ خم دیکھ رہا ہوں
پھر سینوں میں باطل کے صنم دیکھ رہا ہوں
اپنوں کے سبھی ہٹتے قدم دیکھ رہا ہوں
فرار ہے سب اپنے عقائد کے بھرم سے
ہیں کھیل رہے سب تیرے اجدادؑ کے غم سے
یہ ظلم کے پھر لایا ہے باطل نئے اسلوب
دنیا ہے خدا ، دنیا نبی ، دنیا ہی محبوب
اب دیں سے نہیں ، نام سے ہر شخص ہے مرعوب
پیشہ ہے عزاداری تو پیسہ ہی ہے مطلوب
پامال ہے اقدارِ ادب خیز کا لاشہ
اِک شغل مسلسل ہے عقائد کا تماشہ
ملّا ہے تو اب حق کی قبا بیچ رہا ہے
اِک باطلِ اسلام نما بیچ رہا ہے
اِک دین خدا کیا ہے خدا بیچ رہا ہے
ذاکر ہے تو وہ ذکر عزا بیچ رہا ہے
خود ساختہ افسانوں کی دنیا ہے خریدار
رونے کی لیا کرتے ہیں اب فیس عزادار

اعمال و عقائد میں بھی من مانی ہے آقاؐ
دنیا تو فقط نام کی دیوانی ہے آقاؐ
ہر دل میں لہو آنکھوں میں اب پانی ہے آقاؐ
ہر سمت یزیدوں کی فراوانی ہے آقاؐ
ہر شخص ہے بیگانہ تیرے گھر کے ادب سے
ڈرتا نہیں انسان تو اب تجھ سے نہ رب سے
سننے کو تیرا ذکر نہیں کوئی بھی تیار
ہے بزم عزا آج تو چڑھتا ہوا بازار
واقف نہیں تجھ سے بھی تیری جد کے عزادار
ہیں خشک نمازوں میں لگے آج کے دیں دار
باطل کے خریدے ہوئے اب راہنما ہیں
کعبے پہ مسلط گویا بوجہلی خدا ہیں
اِک سمت ہے دشمن جو زباں کھول رہا ہے
نمرود کے انداز میں پھر بول رہا ہے
فرعون خدا بننے کو پر تول رہا ہے
اور زہر عقائد میں ہر اِک گھول رہا ہے
اپنے ہیں تو غافل ہیں وہ آدابِ وفا سے
بہلاتے ہیں دل اپنے ، تقاریب عزا سے

www.khrooj.com

اپنوں کے رویے میں سقیفے کی ادا ہے
ہر شخص امام آپ ہے ، خود اپنا خدا ہے
پیسے کیلئے دین جلی بیچ رہا ہے
منبر یا فدک ہے ، یہ سبھی چھین چکا ہے
ہر چیز کا مالکؑ جو ہے پردے میں مکیں ہے
افسوس! کسی کو بھی یہ احساس نہیں ہے

میں چاہتا ہوں آپ کی نصرت کی سعادت
بے پر ہوں پہ پرواز کی پر زور ہے حسرت
ہوں چاہتا بھرپور کروں آپ کی نصرت
قدموں میں ملے آپ کے پھر اوجِ شہادت
یہ نجس لہو آپ کے نصرت میں بہا دوں
اس خاک کو ہم مرتبۂ نور بنا دوں

یہ میرا قلم اُٹھے تو تلوار کی صورت
ہر فقرہ پڑے ضربِ ذوالفقار کی صورت
ہر لفظ ہو شمشیر کے اِک وار کی صورت
افکار اُڑیں دنیا پہ بمبار کی صورت
زد میں ہوں میری دشمن وحدت کے ٹھکانے
چوکیں نہ کسی گھات سے سوچوں کے نشانے

باطل کے عقائد کی میں ہر دھجی اُڑا دوں
ہر مرحب دوراں کو لہو میں مَیں بہا دوں
ہر کفرِ قبا پوش کو سولی پہ چڑھا دوں
اِس در کا ادب غیرتِ انساں کو سکھا دوں
دم لوں تیرے در پاک پہ عالم کو جھکا کر
دم لوں تیری دہلیز کی تعظیم سکھا کر
دشمن کی زباں کاٹ دوں میں ضرب قلم سے
اُٹھے نہ کوئی آنکھ تیرے نقش قدم سے
ہر سوچ رکھوں دُور تیرے اہل حرم سے
سرسب کے جھکا دوں میں تیرے فضل و کرم سے
جو سر کرے سرتابی تیری ذات کے در سے
فکر اس پہ میری مثل قضا ٹوٹ کے برسے
جعفرؑ کو تو ہے اِک تیری نصرت کی تمنا
سینے میں مچلتی ہے تو خدمت کی تمنا
آنکھوں میں ہے اِک جلوۂ وحدت کی تمنا
اور دل میں ہے اِک شوقِ شہادت کی تمنا
معراجِ تمنا ہے یہی فقرہ دعا کا
ناصر میں رہوں منتقم آلِؑ عبا کا

الحمد للہ و شکراً لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

عریضہ

اے ابن روح میرا عریضہ وصول کر
جملہ سجودِ شوق ہمارے قبول کر
اور پیش تو ہماری عقیدت کے پھول کر
تو پیش یہ تمنائے قلبِ ملول کر
آدابِ بارگاہ سے ہم آشنا نہیں
اپنا کوئی وسیلہ بھی تیرے سوا نہیں

کر اس طرح سے پیش ہماری گزارشات
شامل ہوں جس میں آپ کی محکم سفارشات
بن جائے جس سے قلب و نظر پر کرم کی بات
زخمی دلوں پہ ٹوٹ کے برسیں نوازشات
اِقبالِ جرم شامل اقرارِ جرم ہے
اقسام جرم پر بھی تو تکرار جرم ہے

WWW.KHROOJ.COM

با ایں ہمہ جنونِ محبت نہ پوچھئے
دل میں فراق و ہجر کی حدت نہ پوچھئے
اور عشق نا تمام کی صورت نہ پوچھئے
خورشیدِ آرزو کی تمازت نہ پوچھئے
ہردم دل و دماغ میں تیرا خیال ہے
میں ہوں گناہ گار پہ شوق وصال ہے
میں کچھ نہیں تو اے میرے محبوب کیا نہیں
کوئی بھی کائنات میں تجھ سے بڑا نہیں
کچھ اور ماننے کو یہ دل مانتا نہیں
وہ مانتا ہے دعوٰی بھی جس کا کیا نہیں
کیا جانتا ہوں تجھ کو تو بھی جانتا تو ہے
مانے نہ مانے دنیا یہ دل مانتا تو ہے
اے ابن روح حالِ دلِ راز کیا کہوں
کتنی ہے دل میں حسرتِ دیدار کیا کہوں
چلتی ہے دل پہ ہجر کی تلوار کیا کہوں
ہوں زندگی سے پیار میں بیزار کیا کہوں
کر دو یہ عرض تیرے فراقی ہیں نیم جاں
آ اے مسیحِ عصر بہ بالینِ خستگاں

www.khrooj.com

دل میں ہوں آرزو کا سمندر لئے ہوئے
آنکھوں میں انتظار کا ساگر لئے ہوئے
پلکوں میں حسرتوں کے کھلے در لئے ہوئے
اشکوں میں شوقِ جلوۂ انور لئے ہوئے
صدیوں کی راہ گذر پہ کھڑے انتظار میں
پتھر سے بن گئے ہیں محبت میں پیار میں
اِک بوجھ بن کے سر پہ کھڑی ہے یہ زندگی
اِک تازہ دُکھ سمیٹ کے آتی ہے ہر خوشی
ہر اِک سرور تیرے کرم تک ہے ملتوی
یہ زندگی ہے درد کی تصویر بن چکی
وہ صبح کیا ہے جس میں نصیب اپنے غم نہیں
ہر شام اب تو شامِ غریباں سے کم نہیں
اس گلشنِ حیات پہ قابض ہے اب خزاں
جوبن پہ ہے بہار پہ جلتا ہے گلستاں
بکھری ہوئی ہیں عصر کے پھولوں کی پتیاں
غنچے دہن کشادہ ہیں آمادۂ فغاں
طاری سکوتِ موت ہے نت انتظار کا
سہما ہوا گزرتا ہے جھونکا بہار کا

اِک بے جہت سفر میں رواں ہے یہ زندگی
آتش فشاں سے اُٹھتا دُھواں ہے یہ زندگی
بلکہ بشر پہ شعلہ فشاں ہے یہ زندگی
پی پی کے موت اب تو جواں ہے یہ زندگی
اب تو کتابِ زیست میں حرفِ سکوں نہیں
اِک زہر دوڑتا ہے رگوں میں یہ خوں نہیں

راہِ حیات اب تو ہے منجدھار کی طرح
انساں ہے اس میں اِک خس بے کار کی طرح
یا ہے صراطِ زیست تو تلوار کی طرح
انساں ہے اس پہ عزتِ نادار کی طرح
چلنا ہے ناگزیر پہ چلنا محال ہے
ابلیس ہنس رہا ہے ، بشر پر زوال ہے

ہم اِک طرف تو عصر کے ہر ابتلا میں ہیں
دُکھ درد فقر و فاقہ کے کرب و بلا میں ہیں
دستِ جبابرہ کے بھی مشقِ جفا میں ہیں
ناکام پھر ہم اپنی روایتی وفا میں ہیں
ہم عملی زندگانی میں رُو بہ زوال ہیں
ہم اپنے روبرو بھی سراپا سوال ہیں

www.khrooj.com

ابلیس مستعد ہے ہمارے شکار میں
غفلت سے ہم پڑے ہیں معاصی کی غار میں
کردار مضمحل ہے لذائذ کے پیار میں
شدت دعا میں اور نہ تڑپ انتظار میں

دونوں طرف سے ہم پہ ہے یلغار کیا کہیں
دو پاٹ میں ہیں زیست سے بیزار کیا کہیں

اقدار مر رہے ہیں ضلالت کے گھاٹ پر
انسان لگ چکا ہے توہم کی چاٹ پر
دم توڑتی ہے فکر امنگوں کی کھاٹ پر
شمشیر کفر و شرک ہے خوش اپنی کاٹ پر

رن میں پڑے ہیں لاکھوں حقائق کٹے ہوئے
احکام کے ہیں کشتوں کے پشتے لگے ہوئے

اِک سمت سے ہے خارجی الحاد حملہ ور
اور بند ہے بشر پہ ہدایت کا پاک در
پستی میں گر رہے ہیں ہم اخلاقی طور پر
قندِ ہوس کی لذتِ وافر امین شر

ہر سمت دام کش ہیں عدو کائنات کے
سب سے بڑے عدو ہیں ہمی اپنی ذات کے

تو کہفِ مومنیں ہے ، بقا بخش کائنات
تو ہے اماں دہندہ ، تو ہے ضامن نجات
تو حافظ بشر ہے ، پناہ گاہِ ممکنات
تو ملجائے انام ہے ، تو مرکزِ حیات
ہستی تیرے کرم ہی کی امیدوار ہے
انسانیت کو تیرا سدا انتظار ہے
تو کل دکھی دِلوں کی ہے دیرینہ آرزو
ہر چشم تر کو رہتی ہے تیری ہی جستجو
کچلے ہوئے بشر کی تو ہے اصل آبرو
بس آخری سہارا ہے زخمی دلوں کا تو
فرعونیوں سے موسیٰءِ دوراں نجات دے
انسانیت کو عدل پہ مبنی حیات دے
انسانیت کے سر کی رِدا بھی ہے لٹ چکی
چشم عروس دیں کی حیا بھی ہے لٹ چکی
عصمت مزاج حق کی ادا بھی ہے لٹ چکی
کونین کی متاعِ وفا بھی ہے لٹ چکی
سچائیوں کی لاش کھنچی ہے صلیب پر
حق گوئی رو رہی ہے خود اپنے نصیب پر

WWW.KHROOJ.COM

ہم پر کرم اے رحمت کل کبریا کریں
قندیل حق کو حامل نورِ خدا کریں
یوں ناخدا ہمیں یہ ہمارا عطا کریں
حالات جو بھی ہوں نہ یہ ہم سے جدا کریں

اس کارواں کی جان ہے یہ میر کارواں
اس کے کرم کے سائے میں ہو کارواں رواں

اس میر کارواں کو تو منزل دِکھا ابھی
اس قافلے کو پیار کا ساحل دِکھا ابھی
ہر اِک دعا کو جادۂ حاصل دِکھا ابھی
تو اپنی حکمرانی میں شامل دِکھا ابھی

اس قافلے سے چھوٹے نہ اس راہنما کا ساتھ
منزل ہے دور بڑھ کے تو ہی تھام لے یہ ہاتھ

جعفرؑ کی زندگی میں رمق ہے تو العجل
قرآن کی طرح سے جو حق ہے تو العجل
درسِ وفا کا زندہ سبق ہے تو العجل
کرتی دلِ عدو کو جو شق ہے تو العجل

تاثیر کن سمو دے میری العجل میں تو
یوں تخت عدل پر ابھی بیٹھے گا پل میں تو

(آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

مرتجز پاک

وہ مرتجز جو زینت اسپانِ دھر تھا
طاؤسِ خلد رونق میدانِ دھر تھا
ہر نعل میں ہلالِ شبستانِ دھر تھا
روحِ خلوص معدنِ ایمانِ دھر تھا
فرسان میں وہ آیۂ حق کا نزول تھا
وہ عالم فرس کا مکمل رسول تھا

گلدستۂ صفاتِ شہِ دیں کا رازداں
قسمت کا وہ دھنی تو مقدر کا آسماں
کل خوبیوں کی ارضِ مقدس کا گلستاں
جملہ صفاتِ حسنہ کا اِک زندہ کارواں
مظلومؑ کربلا کا وہ ساتھی رفیق کار
دکھ سکھ کا وہ شریک مصائب کا رازدار

www.khrooj.com

فرسانِ کائنات میں سلطانِ صابریں
دشت وِغا میں قہر اِلٰہی کا وہ امیں
ٹاپوں کی وہ دھمک کہ ہلیں قصرِ ظالمین
شانِ وفا میں زینتِ فرسانِ عالمیں

سلطانِ کربلا کی محبت سے بہرہ ور
بچپن کا غمگسار ، مصائب میں ہم سفر

جب بے سوار پھرتا تھا در دشت کربلا
بچپن کا ساتھ چھوٹا تو محشر کیا بپا
دشت بلا میں پھرتا تھا بے یار و آسرا
زخموں سے جسم چور مصائب کی انتہا

کرتا تھا ہنہنا کے وہ درد و الم کے بین
کہتا تھا ہو کہاں میرے ساتھی میرے حسینؑ

زخموں سے چور جسم تو سارے بدن پہ تیر
آقا کا ہجر درد و مصائب کا وہ اسیر
دوڑے تو خونِ جاری سے کھنچتی چلے لکیر
دل میں یہ آرزو ہے صدا دیں مجھے شبیرؑ

اپنی وفا کا آج میں پھر امتحان دوں
سر رکھ کے اپنے آقا کے قدموں میں جان دوں

WWW.KHROOJ.COM

ٹوٹی ہوئی رکابیں ، ڈھلی زین خوں میں تر
ہے دوڑتا تلاش میں ہردم اِدھر اُدھر
دوڑائی چاروں سمت جو رہوار نے نظر
بچپن کا ساتھی دیکھا تڑپتا زمین پر
صدمے کی برق چمکی چھری دل پہ چل گئی
آواز وَا حُسَیناؑ کی لب سے نکل گئی

اِک سوگوار ماں کا سا نقشہ بنا لیا
ماتھے پہ آ کے بہتے لہو کو سجا لیا
نعلین کو پھر آنکھوں سے آ کر لگا لیا
مجبور ہو کے علقمہ کا راستہ لیا
آ کر کنارِ نہر یہ کی پر الم صدا
سن اے خدائے عصر! مسافر کی التجا

دیکھ اے میرے کریمؑ کہ میں بے سوار ہوں
مظلوم ہوں میں ظلم کے ہاتھوں شکار ہوں
پھٹتا ہے یہ جگر میں بہت سوگوار ہوں
آقاؑ کی بے کسی پہ سدا اشکبار ہوں
جینے کی میرے دل میں تمنا نہیں رہی
درکار ہے مگر مجھے اب پھر سے زندگی

www.khrooj.com

خالق میں چاہتا ہوں مجھے زندگی ملے
بے چشمہءِ حیات مجھے خضروی ملے
گر زندگی ملے تو مجھے خضر کی ملے
خواہش ہے زندگی میں مجھے اِک خوشی ملے

دیکھوں میں انتقام شہِؑ مشرقین کا
لوں خود میں ظالمین سے بدلہ حسینؑ کا

ہونا ہے ایک روز شہ دیں کا انتقام
آئیں گے اس جہاں پہ میرے بارہویں اماؑم
جب ہو گی ظالمین پہ شمشیر بے نیام
میری ہر اک تمنا رہے گی نہ تشنہ کام

اس درجہ اس غریب کو تو بیکسی نہ دے
بے انتقام دیکھے مجھے موت بھی نہ دے

پورے یہ خواب میرے اے پروردِگار ہوں
جب انتقام لینے کو آقا تیار ہوں
اس وقت چاہتا ہوں وہ مجھ پر سوار ہوں
شمشیر زن جو مثل شہِؑ ذوالفقار ہوں

میں بھی مثالِ برق بڑھوں کوندتا چلوں
کل دشمنوں کو ٹاپوں تلے روندتا چلوں

www.khrooj.com

بدلہ لیا تو جائے گا ہر دل فگار کا
سارا یہ قرض اُترے گا قوم شرار کا
ہونا ہے جب مظاہرہ پھر ذوالفقار کا
لینا ہے بدلہ مجھ کو بھی اپنے سوار کا
آخر ہے پورا ہونا جو وعدہ ہے عدل کا
موقعہ مجھے بھی دینا ، تقاضا ہے عدل کا

کی یہ دعا اور کود گیا وہ فرات میں
اُترا وہ جا کے چشمۂ آبِ حیات میں
خالق نے اس کو رکھا ہے باغِ ثبات میں
ہے مثل خضر زندہ وہ اس کائنات میں
اب تک ہے منتظر کہ ہو تلوار بے نیام
لوں میں بھی کربلا کے شہنشاہؑ کا انتقام

جعفرؑ ہو مرتجز کی دعا اب تو مستجاب
دیکھے یہ انتقامِ شہِؑ آسماں جناب
نازل ہو ظالمین پہ ذلت فزا عذاب
ہو منتقم کا راج ملے عدل کو شباب
ٹاپوں تلے یوں کچلے یہ دشمن کی لاش کو
ابدی ملے سکون دلِ پاش پاش کو (آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیک

برقِ عدلِ الٰہی

گھوڑے پہ ہیں ہسوار شہنشاہِ زمانہ
موزوں سر اطہر پہ ہے اکلیل شہانہ
اور تاج کا ہر موتی ہے اِک دُرِ یگانہ
ہر دُر کی چمک ہے سوئے افلاک روانہ
چہرے پہ ضیا پاش جلال صمدی ہے
انداز سے لگتا ہے حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

گھوڑا یہ نہیں برقِ جہندہ کا ہے پیکر
بجلی ہے پناہ کیش ہر اِک سم سے لپٹ کر
لرزے میں ہیں ملکوت وہ ہے غیض کا منظر
ٹاپوں سے اُبلتے ہیں شراروں کے سمندر
چلنے سے ہلاتا ہے کلس عرش بریں کے
ہیں کانپتے ہر چوٹ سے طبقات زمیں کے

www.khrooj.com

ظاہر ہے شہنشاہؑ کے ہاتھوں میں ذوالفقار
غصے سے ہیں تلوار کے اجزا بھی شرر بار
بدلے کیلئے آج ہر چیز ہے تیار
فرمایا شہنشاہؑ نے اے فرقہءِ اشرار
یہ تیغ میری منتقم آلِؑ عبا ہے
دشمن کیلئے آج کا دن یومِ فنا ہے
جی بھر کے مٹانا ہے مجھے بدلے کی حسرت
کر دوں گا بپا عالم امکاں میں قیامت
اِک لمحہ بھی دوں دشمن اجداد کو فرصت
غیرت مجھے دیتی نہیں اس شئے کی اجازت
جب تک ہے کسک باقی دلِ زار میں غم سے
اعدا کا لہو برسے گا تلوار کے خم سے
میں منتقم و منتصر کل غرباء ہوں
سجادؑ کی غیرت ہوں میں غازیؑ کی وفا ہوں
اس دن کیلئے صدیوں کے دکھ جھیل چکا ہوں
بدلے کی تمنا میں لہو روتا رہا ہوں
جو فرشِ زمیں سرخ ہے شہدا کے لہو سے
دھونا ہے مجھے آج وہ اعدا کے لہو سے

جب تک ہے میرے خانۂِ اجدادؑ میں ماتم
شمشیر سرِ ظلم چلاؤں گا میں پیہم
جب تک میں نہ لوں بدلۂِ سلطانِؑ معظم
ہرگز نہ اُٹھاؤں گا میں عباسؑ کا پرچم

جس وقت مٹا لوں گا میں عباسؑ کے غم کو
خود چوم کے لاؤں گا میں غازیؑ کے علم کو

مت پوچھو میرے جذبۂ غیرت کی تمازت
اب صبر کے بند توڑ چکی ہے میری غیرت
تم سب کی مجھے یاد ہے ایک ایک جسارت
ہے بدلے کی حسرت میں بھی اب لاکھ قیامت

بدلے کی جو حسرت دلِ عباسؑ میں ہو گی
گرمی وہ تڑپ اب میرے احساس میں ہو گی

جب عدل کے سمجھاؤں گا اعدا کو معانی
بڑھ جائے گی شمشیر کی ہر آن روانی
لوٹ آئے نہ جب تک علیؑ اکبرؑ کی جوانی
برسائے گا آگ اس میری شمشیر کا پانی

یہ جوش کی سرخی کا جو چہرے پہ وضو ہے
گویا رُخِ شبیرؑ پہ اصغرؑ کا لہو ہے

تلوار چلاؤں گا میں جب فوج لعیں پر
بدلے کے بکھر جائیں گے گل فرش زمیں پر
جب لاشوں کو پامال کروں گا میں یہیں پر
لوٹ آئیں گے سہرے میرے قاسمؑ کی جبیں پر
اعدا کا جگر جب میرے نیزے سے چھدے گا
تب زخم میرے سینۂ اکبرؑ کا بھرے گا
جب تک میرے گھر میں صفِ ماتم کا سماں ہے
خود ملکہؑ کونین بھی مصروفِ فغاں ہے
رُخسار پہ جب تک کسی ماتم کا نشاں ہے
بدلے کا یہ جذبہ میرے پیکر میں جواں ہے
جب تک نہ ہو بازار کے زخموں کا مداوا
قائم ہے میرا گردنِ کفار پہ دعویٰ
جب تک لب شبیرؑ پہ مسکان نہ آئے
لازم ہے میرا ہاتھ یہ شمشیر چلائے
جب تک میرے غازیؑ کو یہ منظر نہ ہنسائے
یہ چیتھڑے دشمن کے میری تیغ اُڑائے
جب تک میں رُخِ عونؑ و محمدؑ نہ سجا لوں
ممکن نہیں تلوار کو اعدا سے اُٹھا لوں

www.khrooj.com

یہ کیا ہیں جنہوں نے بھی یہ حالات سنے تھے
اس ظلم پہ راضی تھے یا خاموش رہے تھے
یا ظلم کے صدمات نہ محسوس ہوئے تھے
یا بدلے کی خواہش میں کبھی لب نہ ہلے تھے
غیرت کا تقاضہ ہے میں ان سب کو مٹا دوں
میں شمر کے ہم وزن انہی سب کو سزا دوں

اعداء کا لہو جب بھی روانی سے بہے گا
گھر پاک میرا خوشیوں کے پھولوں سے سجے گا
جب لاشیں کچل کر میرا راہوار چلے گا
تب دل کا سکوں پردۂ وحدت کو ملے گا
ہے راج یہاں منتقم آلِؑ عبا کا
یہ دورِ حکومت ہے نبیوں کے خدا کا

جعفرؑ کی دعا ہے اے شہؑ ملکِ ولایت
قائم ہو زمانے پہ خداوندی عدالت
اب ٹوٹے عدوؤں پہ کچھ اس طرح قیامت
عباسؑ کے دل کو ملے ہر بدلے سے راحت
اِک سمت عدوؤں پہ عذابوں کا کفن ہو
اور خانہ توحید میں خوشیوں کا جشن ہو
(آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیك

خطبہءِ تعارف

اے گروہ بشر معشر انس و جاں
اے ہجوم جری مجمع قدسیاں
اے کہ اربابِ دانش خرد پروراں
اے نبیانِ عالم اے حق پیکراں
جو مجھے جانتا ہے وہ پھر جان لے
جو نہیں جانتا مجھ کو پہچان لے

فخر آدم ہوں میں نوحِ دوراں ہوں میں
شیثِ حاضر ہوں میں شانِ عدناں ہوں میں
اسماعیل و براہیم کنعاں ہوں میں
رنگِ اسحاق میں جلوہ ساماں ہوں میں
خاتم الانبیا کا میں فرزند ہوں
نعمت انبیا کا خداوند ہوں

www.khrooj.com

ایک رُخ ہوں میں وحدت کی تصویر کا
اور ستایا ہوا ہوں میں تقدیر کا
میں ہدف ہوں زمانے کے ہر تیر کا
میں بھی مظلوم بیٹا ہوں شبیرؑ کا
خوں رگوں میں مچلتا ہے احساس کا
میرے پہلو میں ہے قلب عباسؑ کا

کن جرائم کی ہے یہ سزا دی گئی
تم اسی گھر کی دیکھو ذرا بیکسی
محسن انس و جاں تھی جو بنتِ نبیؐ
جس نے انساں کو انسانیت بخش دی
جرم احساں میں ان کو سزا دی گئی
سر پہ ظلم و ستم کی ردا دی گئی

ہاں اسی گھر پہ ہر ظلم ڈھایا گیا
در اسی پاک گھر کا جلایا گیا
احترام اس کا مل کر مٹایا گیا
اس پہ سارے جہاں کو ہنسایا گیا
جن کے ہر صبر پر اور جرأت بڑھی
خامشی پر جہاں کی جسارت بڑھی

www.khrooj.com

میرے اجدادؐ وہ محسن عالمیں
جن کے احسانِ پیہم سے قائم زمیں
عمر بھر ان کو راحت ملی ہی نہیں
دن گزارا کہیں رات کاٹی کہیں
جن کو اپنے گھروں سے نکالا گیا
رنج و آلام میں ان کو ڈالا گیا
اس طرح سے لٹی ہے میری انجمن
جس طرح سے خزاں سے ہو اجڑا چمن
دھوپ میں وہ جھلستے سے نازک بدن
جن پہ تھا گردِ صحرا کا طرفہ کفن
بغض جن پر دلوں کا نکالا گیا
اور کفن خاک کا جن پہ ڈالا گیا
جن کے ناموس شہروں میں لائے گئے
طنز کے تیر جن پر چلائے گئے
قہقہے جن کے دکھ میں لگائے گئے
جن کے زخمی جگر آزمائے گئے
پردۂ اشک بن کر نکلتی رہی
حسرتِ انتقام ان میں پلتی رہی

www.khrooj.com

تم پہ لازم ہے تم میری نصرت کرو
ہاتھ پر میرے تم آ کے بیعت کرو
زندگی اپنی وقفِ شہادت کرو
آج تجدید عہدِ مؤدت کرو

ہر ستم کا ہے بدلہ چکانا مجھے
راہ پر ہے زمانے کو لانا مجھے

جو ہیں کمزور میں دوں گا قوت انہیں
سونپ دوں گا جہاں کی قیادت انہیں
بخش دوں گا خدا کی خلافت انہیں
دوں گا سارے جہاں کی امامت انہیں

ان کو ہر ایک دکھ کی جزا دوں گا میں
روئے عالم کا وارث بنا دوں گا میں

عہد خالق کے ہیں سب نبھانا مجھے
سارے اصنام بھی ہیں مٹانا مجھے
جلوے قدرت کے ہیں سب دکھانا مجھے
سب ہیں قانون عرشوں سے لانا مجھے

آدمیت کو رب سے ملا دوں گا میں
اندھی خلقت کو خالق دکھا دوں گا میں

www.khrooj.com

معجزے جو دکھاتے رہے انبیا
وہ کروں گا میں اِک اِک جواں کو عطا
موسوی ہو عصا ، یہ تمہارا عصا
میرا ہر اِک غلام ہوگا معجز نما

بخش دوں گا رعایا کو شانِ نبی
جو بھی چاہے کرے اب تو پیغمبری

میں ہی شانِ الٰہی کی تمہید ہوں
میں ہی ذات مسلّم کی تائید ہوں
عصر حاضر میں مَیں زندہ توحید ہوں
چشم عرفان کی بیکراں عید ہوں

جو بھی چاہے کہ اب کبریا دیکھ لے
وہ مجھے آج جلوہ نما دیکھ لے

جعفرؑ عالم پہ ہے رونمائی میری
عالمیں پہ ہے جلوہ کشائی میری
دیکھو ہستی پہ ہے اب خدائی میری
دیکھ لو دیکھ لو کبریائی میری

اب نہ میں صبر پیہم کا پابند ہوں
قدرتوں کا میں زندہ خداوند ہوں

الحمد لله و شکرا لصاحب الزمان عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیه

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

انتظار

آبشاروں میں ہے فطرت کی جوانی انتظار
رود کوہی میں یہ بجلی کی روانی انتظار
شوخ چشموں سے ابلتا سرد پانی انتظار
جھیل میں کھلتے کنول کی راج دھانی انتظار
ندیوں میں ناچتے پیڑوں کے سائے انتظار
سرد جھرنے صاف چاندی میں نہائے انتظار

پیار کی سرگوشیوں میں شکوہ ساماں انتظار
بے محل مجبوریوں میں پا بہ جولاں انتظار
لاتعد خدشات میں سر در گریباں انتظار
آس کے کومل گلوں سے اِک گلستاں انتظار
خواہشوں کی بھیڑ میں حیران و ششدر انتظار
وصل کے رنگین لمحوں کا سمندر انتظار

www.khrooj.com

آرزوئے وصل میں انگڑائیاں لیتا ہوا
عشق میں ڈوبا ہوا رعنائیاں لیتا ہوا
شوق کی آغوش میں گہرائیاں لیتا ہوا
اضطرابِ قلب میں تنہائیاں لیتا ہوا
یاسیت سے مضمحل اور آس میں امید زار
وسوسوں پر مضطرب پکے یقیں پر بے قرار
دھڑکنوں کی بیٹ پر اِک بسملانہ رقص گر
اشک آسا نوکِ مژگاں پر لٹکتی سی نظر
خون کی گردش میں ہے یہ چیونٹیوں کا ہم سفر
حلق میں اٹکا ہوا دل ، گویا عیسیٰ دار پر
سینے پر ٹھہری ہوئی آہوں کے طوفانوں کے ساتھ
گود میں لیٹی ہوئی باہوں کے طوفانوں کے ساتھ
آہٹوں میں وقف اِک ذوقِ سماعت انتظار
اور نویدِ جلوۂ جاناں کی راحت انتظار
لمحۂ تاخیر میں جنموں کی لذت انتظار
اشتیاقِ دید میں برپا قیامت انتظار
یاد کے نم بیز جھونکوں کا تسلسل انتظار
اور شرابِ وصل کی مینا کی قلقل انتظار

لہجہ ءِ خاموش ہستی میں چھلکتا انتظار
علم و دانش کے جواں سانچے میں ڈھلتا انتظار
جھونپڑوں کی کوکھ میں رو رو کے پلتا انتظار
قیصری قانون شکنی سے ابلتا انتظار
عدل کے فرضی کٹھروں میں بلکتا انتظار
حافظِ قانون کی ہٹی پہ بکتا انتظار
کیمیائی بھٹیوں میں تابکاری انتظار
حاسہ ءِ اخلاق سے محروم و عاری انتظار
آدمیت کی تباہی کا یہ جاری انتظار
اور سبھی منفی تقاضوں کی سواری انتظار
آسماں کی سمت کھلتی لاکھوں راہیں انتظار
زیرِ گیتی دفن ہوتی سرد آہیں انتظار
ہاں دُرستانِ سما میں جھلملاہٹ انتظار
ہیریائے موتیوں کی مسکراہٹ انتظار
لیلیٰ ءِ شب کے جواں قدموں کی آہٹ انتظار
شب کے جگنو زار کی یہ چلچلاہٹ انتظار
چاندنی کی صاف ٹیلوں پر صباحت انتظار
صبح صادق کی سحر گستر صداقت انتظار

ہر طرف دہشت گری خونی دھماکے انتظار
چار سو یہ چیتھڑے رنگ حنا کے انتظار
رہزنی ، اغوا پئے تاوان ، ڈاکے انتظار
قتل و غارت آبرو ریزی کے خاکے انتظار
قحط بھوک اور پیاس اور بیمار پیکر انتظار
تن برہنہ گوشت سے عاری سٹرکچر انتظار
کہہ رہا ہے اے شہ کون مکاں اب آیئے
ہے زمانے کی پھنسی ہونٹوں پہ جاں اب آیئے
راہ گم کردہ ہے سارا کارواں اب آیئے
دین حق پر ہے جہالت کا دھواں اب آیئے
آدمیت ہو چکی ہے شیطنت کی پھر شکار
لاج رکھ انسانیت کی اے شہؑ یزداں وقار
ہر طرف جور و جفا کی انتہا ہے آیئے
ظلم اب کونین کا فرمانروا ہے آیئے
مقتدر ہستی پہ شیطانی خدا ہے آیئے
چار سو باطل کی طاغوتی فضا ہے آیئے
کھو چکا ہے حق کا ہر زندہ پیام اب آیئے
ذاتِ واحد کا مٹا جاتا ہے نام اب آیئے

ہو رہی ہے دین کی پردہ دری اب آیئے
بن چکی ہے کفر کل ہر زندگی اب آیئے
سوئے کعبہ بڑھ رہی ہے ابرہی اب آیئے
بجھ چکی ہے شمع نورِ علم کی اب آیئے
دین کی مسند پہ بیٹھے دشمنانِ دین ہیں
حق فروشانِ جہاں اب حکمرانِ دین ہیں
منبر ارشاد آج اِک مسند بیہودہ ہے
صوتِ قرآں عصر میں اِک نغمہءِ فرسودہ ہے
مصلحان وقت کا نطق آج زہر آلودہ ہے
ظلم خوفِ عدل مٹ جانے سے آج آسودہ ہے
صبر کے ہونٹوں پہ دم اور حلق پر تلوار ہے
اور نظر مایوس ہے خود موت پر تیار ہے
جاں بہ لب اسلام ہے آ کر مسیحائی کریں
عدل کی مسند پہ ابدی جلوہ آرائی کریں
زیست کی ابدی مسرت سے شناسائی کریں
بوڑھے جذبوں پر عطائے شوقِ برنائی کریں
دین کی کشتی کنارے پر لگانے آیئے
سرورؐ کونین کا مقصد بچانے آیئے

ظلم میں ڈوبے ہوئے کل بحر و بر کی ہے دعا
درد سے بہتی ہوئی ہر چشم تر کی ہے دعا
تیری راہوں پر جمی ہر اِک نظر کی ہے دعا
مضطرب ہر دل کی ، ہر زخمی جگر کی ہے دعا
کہہ رہے ہیں سب کہ جعفرؑ کے سخیؑ اب آیئے
ظلم پرور عصر پر قہر جلی اب آیئے

آمین یارب العالمین

الحمد لله و شكرا لصاحب الزمان عجل الله فرجه الشريف و صلوات الله عليك

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

حسرتِ انتقام

خالق نہیں ہے تاج طلائی کی آرزو
دل میں نہیں ہے عقدہ کشائی کی آرزو
کرتا نہیں میں تیری خدائی کی آرزو
ہرگز نہیں خود اپنی بھلائی کی آرزو
چشمِ طلب کے سامنے صرف اِک مقام ہے
زخمی جگر کو آرزوئے انتقام ہے

شہدائے کربلا کا تو کیا ہو گا انتقام
دنیا کے خوں بہا سے اجل ان کا ہے مقام
نعلین پا کے بدلے مٹیں گر عدو تمام
تا حشر انتقام رہے گا یہ تشنہ کام
گر تا ابد یہ آگ جلے انتقام کی
قیمت ادا نہ ہو گی کسی اِک غلام کی

www.khrooj.com

بدلے اور انتقام کی ہو گی جہاں بھی بات
پیشِ نظر رہیں گے غریبوں کے منسوبات
عیوض کسی بھی شئے کے ملے گر یہ کائنات
قیمت میں کم رہے گی بجز خود تمہاری ذات

یہ فیصلہ ہے میرے دل بے قرار کا
اِک تو ہی خوں بہا ہے ہر اِک شہسوا ر کا

شہدا کا انتقام تو ممکن نہیں رہا
اشیاء کے انتقام کی حسرت ہے اے خدا
ترسی ہوئی ہے تیغ شہنشاہِ کربلا
چلنے کا اِذن جس کو گھڑی بھر نہیں ملا

اصغرؑ کی قبر کھود کے جو شرمسار تھی
بدلے کی آرزو میں بہت بے قرار تھی

اِذن جہاد پا نہ سکی فوجِ شام میں
جوہر دکھا نہ پائی جو امر امام میں
ارماں ہزاروں اس کے دل تشنہ کام میں
زندہ جو دفن ہو گئی اپنے نیام میں

صدیوں سے رو رہی ہے جو آقاؑ کی یاد میں
زندہ ہے اب بھی حسرتِ اذنِ جہاد میں

www.khrooj.com

دیکھا تھا جس نے آقاؐ کو ڈھلتے زمین پر
بہتا لہو بھی دیکھا درخشاں جبین پر
جب حملہ آخری ہوا سلطاںؐ دین پر
آقاؐ نے اس کو باندھا تھا گھوڑے کی زین پر
اب بھی دعائیں دیتی ہے اپنے نیام میں
یارب تو مجھ کو اب تو چلا انتقام میں
بدلے کی حسرتیں میں نکالوں تو چین لوں
دشمن کا خون جم کے بہا لوں تو چین لوں
اعدا کے چیتھڑے جو اڑا لوں تو چین لوں
ٹکڑے عدو کے کھل کے جلا لوں تو چین لوں
لاوا جو پک چکا ہے دلِ تشنہ کام میں
اس کو نکالنا ہے مجھے انتقام میں
جعفرؑ اب اس دکھی کی دعا مستجاب ہو
عالم پہ چہرہ عدل کا یوں بے نقاب ہو
جذباتِ انتقام میں اُٹھتا شباب ہو
نازل یہ تیغ بن کے الٰہی عذاب ہو
دشمن کے سر پہ بن کے یہ بادِ فنا چلے
خوشیوں کی صحن پاک میں بادِ صبا چلے
(آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیک

خطبہءِ اولیٰ

یہ دن ہے کہ جو سیدؐ لولاک کا دن ہے
دھرتی کیلئے حاصل افلاک کا دن ہے
خلاق کے عرفان اور ادراک کا دن ہے
اور سلطنتِ پنج تن پاک کا دن ہے
اعلانِ نگوں ساریءِ کفار کا دن ہے
خالق کیلئے لمحہءِ اظہار کا دن ہے

معاجز و خوارق = معجزہ و کرامت........... بوارق = تلواریں

تحویل کناں کوکب طارق کا یہ دن ہے
اور ربِ مغارب و مشارق کا یہ دن ہے
بارانِ معاجز و خوارق کا یہ دن ہے
اور کفر میں تولید بوارق کا یہ دن ہے
ہر چیز سے آتی ہے صدا زاھق الباطل
حاصل ہوئی ہے راہ روِ عصر کو منزل

www.khrooj.com

سورج کی ہے سکرین تو منظر ہے نرالا
ہے آج عیاں اس سے رُخ سیدؐ والا
وہ رُخ ہے گویا چاند تو خورشید ہے ہالا
دنیا پہ مگر آج ہے کچھ اور اجالا
اظہار پذیر آج یہاں شیر خدا ہیں
بیٹے کے تعارف کو یہاں جلوہ کشا ہیں
فرماتے ہیں او عالم امکان ادھر دیکھ
زنگ خوردہِ غفلت ارے انسان ادھر دیکھ
او عالم جن نسخہءِ نسیان ادھر دیکھ
کونین او چند لمحوں کی مہمان ادھر دیکھ
آمادۂ اظہار میں حیدرؑ ، یہ خلف ہے
ایسے نہیں آیا ہے ارے تیغ بکف ہے
وہ آیا ہے کونین کا محور جسے کہیے
ادراک میں جبریل کا شہپر جسے کہیے
اور نرخرۂ کفر پہ خنجر جسے کہیے
مصروفِ عمل داورِ محشر جسے کہیے
خالق کے تقدس کی نشانی جسے کہیے
سرکارِ مدینہ کی جوانی جسے کہیے

www.khrooj.com

وہ آیا ہے اجلال کا پیکر جسے کہیے
اور تیغِ یداللہ کا جوہر جسے کہیے
آئینۂ توحید کا منظر جسے کہیے
اور عدل کے دریا کا شناور جسے کہیے

عباسؑ کی انگڑائیاں پیکر میں سمو کر
تلوار کو تقدیر میں لایا ہے ڈبو کر

جو عصر میں ہم پایۂ قدرت ہے وہ قائم
بپھری ہوئی غازیؑ کی شجاعت ہے وہ قائم
چھائی ہوئی کرارؑ کی ہیبت ہے وہ قائم
سمٹی ہوئی تطہیر کی عصمت ہے وہ قائم

مہکا ہوا تقدیس کا گلزار وہ قائم
احمدؐ کا جواں طرۂ دستار وہ قائم

گفتار میں اک دجلۂ ایجاد وہ قائم
کہسارِ دساتیر کا فرہاد وہ قائم
عالم کیلئے عدلِ خدا داد وہ قائم
اللہ کا اک پیکرِ ارشاد وہ قائم

پستے ہوئے انسان کی امید وہ قائم
ترسی ہوئی ہستی کیلئے عید وہ قائم

عالم میں مساوات کے دستور کا قائم
تڑپائے ہوئے بے کس و مجبور کا قائم
ترسائے ہوئے بندۂ مزدور کا قائم
مظلوم کا کمزور کا رنجور کا قائم
اب ایسا خم ضعف مہِ نو میں نہ ہو گا
ہاں ظلم کا نام ان کی قلمرو میں نہ ہو گا
اِک پل میں مٹا دے گا جو محرومیٔ قسمت
برسائے گا افلاک سے انساں پہ مسرت
ہر عبد کو معبود کی بخشے گا وجاہت
انسان کو دے دے گا جو اللہ کی قدرت
لو دیں گے سبھی ہونٹ سلونی کی صدا سے
گونجے گی زمیں کن فیکونی کی صدا سے
جو نظم شبِ تار میں لائے گا نیا دن
ہر عصر کے جالوت پہ پھینکے کا فلافن
تدبیر سے مارے گا جو تقدیر کی سوکن
انساں کو بنا دے گا جو قدرت کا معاون
جو درسِ جہاں بانیٔ مفلس کا ہے بانی
جو فقر کو دیتا ہے جلالت کی جوانی

www.khrooj.com

جو خانقاہی رنگ سیاست کی نفی ہے
دریوزہ صفت طرزِ ارادت کی نفی ہے
اور پیشہ وری درسِ عبادت کی نفی ہے
اور بھیک میں بخشی ہوئی شاہت کی نفی ہے

اب سر بہ زمیں ہونا ہے جمہور کا پرچم
اور سر بہ فلک دیکھیں گے سب نور کا پرچم

شبیرؑ کا اجلالِ ہے وحدت کی نمو ہے
اور صولتِ حیدرؑ کا بصد شان وضو ہے
شریانوں میں غازیؑ کی شجاعت کا لہو ہے
اور جسم میں قرآن کی آیات کی بو ہے

جو درس ہے عالم پہ مسیحا نفسی کا
جھونکا ہے سبک رو جو نسیم سحری کا

کردار میں بے لوث ہمالہ کی جوانی
گفتار میں کہسار کے جھرنوں کی روانی
اقدار میں اِک قدر فلک بوس کا بانی
جو خستہ تمدن پہ ہے تلوار کا پانی

ٹھٹھری ہوئی سوچوں میں حرارت کا ذخیرہ
افسردہ امنگوں میں تمازت کا جزیرہ

WWW.KHROOJ.COM

سورج سے تعارف کی ہوئی ختم جو تقریر
آنکھوں میں پھری بیتِ خداوند کی تصویر
وہ نور کا تڑکا وہ شفق مجمع تنویر
کعبے کو نیا ایک جنم دیتی ہے تقدیر

کعبہ تھا سیاہ پوش وہ جس ذات کے غم سے
اب نور فشاں ان کے ہے اعزازِ قدم سے

آیا ہے کچھ اس شان سے لختِ دلِ حیدرؑ
بیدار ہوا کعبے کا غش خوردہ مقدر
خود قبلہ و کعبہ ہوئے خوش اتنے کہ بڑھ کر
نعلین شہِ حق کی رکھی چوم کے سر پر

اعلانِ ولایت ہے تو ہے بر سرِ کعبہ
پالانوں کا منبر نہیں ہے منبر کعبہ

وہ قبلہءِ کونین کے سینے پہ کھڑا ہے
خود بیتِ احد دوش بہ خم محو دعا ہے
انداز میں بے ساختہ پن کھیل رہا ہے
یہ عرش سے اُترا ہوا عالم کا خدا ہے

انسان کو وحدت سے ہے یہ جوڑنے والا
فرسودہ معاشرتی حدیں توڑنے والا

مصروفِ تعارف ہے بہ اندازِ جلالت
فقروں کے تلاطم میں ہے اِک نہج بلاغت
لے مصحفِ حق بھیک میں خود جس سے فصاحت
الفاظ میں گیرائی ، تسلسل میں سلاست
قرآن کے کانٹے میں گوہر تول رہا ہے
پھر طور پہ موسیٰ سے خدا بول رہا ہے
کہتا ہے کہ آدم کے رہا ساتھ میں ہردم
اور نوح پہ لایا تھا میں طوفانِ تلاطم
تھا آتش نمرود میں گلزار میرا دم
تھا شیث کی ہیبت میں میری ذات کا دم خم
عیسیٰ کے محد میں میری گفتار کی لو تھی
موسیٰ کی ہدایت میری نعلین کی ضو تھی
میثاق کے دن میں نے ہی اقرار لیا تھا
اور فرضِ نیابت بھی ادا میں نے کیا تھا
تب جامِ وِلا میرا نبیوں نے پیا تھا
اعزاز نبوت کا انہیں مجھ سے ملا تھا
میثاق میں جب میں نے بِرَبِّكَ کی صدادی
عرشوں سے بھی آتی تھی صدا قالوا بلٰی کی

www.khrooj.com

مرہون ہے تخلیق سما میرے کرم کی
ہے زندگی ایجاد میری ضربِ قدم کی
باعث ہے میری ذات عوالم کے جنم کی
ملکوت نے گردن میرے سجدے میں تھی خم کی

میں نے قدِ ایجاد کو خلقت سے نوازا
میں نے لبِ تخلیق کو قدرت سے نوازا

ہستی عدم آباد سے لایا ہوں میں کب سے
جب سے اسے لایا تھا میں خود شوقِ طلب سے
پیدا کیا ملکوت کو تم پوچھ لو سب سے
لاشئے کو میں شئے کرتا ہوں یک جنبش لب سے

اللہ سماوات کے مصداق بھی ہم ہیں
بازیچہءِ کونین کے خلاق بھی ہم ہیں

فرعون کو میں ورطہءِ غرقاب میں لایا
جسم اس کا پئے عبرتِ عالم بھی بچایا
موسیٰ کو سر قصر میں ہی لے کے تھا آیا
آغوش میں فرعون کی پروان چڑھایا

تھی حسن میں یوسفؑ کے ضیا میرے کرم کی
ضو دیتے تھے رُخسار میرے نقش قدم کی

www.khrooj.com

خود میں نے ہی یعقوبؑ کی فرقت میں دوا کی
رویا میں بھی رویا کہ محبت تھی بلا کی
بینائی تھی خود از سرِ نو میں نے عطا کی
صورت بھی دکھا دی انہیں خورشید لقا کی
یوسفؑ کو سرِ تخت جو وہ دیکھ رہا تھا
یعقوبؑ نے سجدہ میرے قدموں کو کیا تھا
عیسیٰ کی مسیحائی بھی مرہونِ عطا تھی
اور عصمتِ مریم میری رحمت کی ادا تھی
جو زندگی عیسیٰ کی سرِ اوجِ سما تھی
وہ بھی میری نعلین کے سجدے کی جزا تھی
در اصل پیا تھا میرے دیدار کا پانی
ہاں خضر کی قائم ہے اسی شئے سے جوانی
حمزہؓ کے تہور کی میں ہوں جاگتی تصویر
میں جعفرؓ طیار کا اِک نعرۂ تکبیر
ہاشم کی سخاوت کی مجسم ہوں میں تفسیر
میں مومن برحق پہ ہوں اِک آیہِ تطہیر
اور شان ربوبیتِ عمرانؑ مجھے سمجھو
قرآں نہیں خود بولتا یزداں مجھے سمجھو

میں وہ ہوں جو ہے طرۂ دستارِ محمدؐ
تھی میری ضیا برسرِ رُخسارِ محمدؐ
میں جلوہ نما تھا سرِ انوارِ محمدؐ
در اصل ہوں میں لہجۂ گفتارِ محمدؐ

تھی ذات محمدؐ کی تو دارین کی رحمت
میں کیا ہوں ، خود اس سیدؐ حرمین کی رحمت

وہ شجر تھے میں پھل ہوں وہ سورج میں ضیا ہوں
وہ پھول میں خوشبو وہ چمن تو میں صبا ہوں
وہ جسم تو میں جان وہ پیکر میں انا ہوں
وہ ذات میں غائب ہیں میں خود ان میں چھپا ہوں

وہ جامۂ بشری میں تو اسرارِ صمد ہیں
ہم وحدتِ کلی میں ھواللہ احد ہیں

میں عصمتِ کونین ہوں اعجاز بکف ہوں
وہ کانِ نجف ہیں تو میں اِک دُرِ نجف ہوں
وہ میرے صدف ہیں ، میں دُرِ ذاتِ صدف ہوں
وہ حکم دہندہ ہیں میں ملکوت بہ صف ہوں

وہ غیب حقیقی ہیں میں اظہارِ انا ہوں
وہ وحدتِ مطلق ہیں میں اوصاف نما ہوں

www.khrooj.com

حیدرؑ ہیں جوانی ، میں جوانی کی اُٹھن ہوں
وہ خاورِ جرأت ہیں تو میں ان کی کرن ہوں
وہ گلشنِ اجلال ، میں اجلالِ چمن ہوں
ہر پہلو پہ اس ذات میں مَیں جلوہ فگن ہوں
وہ اشجع عالم میں شجاعت کی ادا ہوں
وہ رب کی مشیت ہیں تو میں ان کی رضا ہوں
ہے حسنِ حسنؑ محسن اولیٰ کا خزینہ
وہ خاتمِ سرورؑ ہیں تو میں ان کا نگینہ
وہ حلمِ مجسم ہیں تو میں ان کا قرینہ
وہ بحر تکرم ، میں سرِ موج سفینہ
وہ صبر خداوند تو میں صبر کا پھل ہوں
ہر ظلم پہ وہ چپ ، میں مکافاتِ عمل ہوں
شبیرؑ تھے سجدے میں تو میں سجدۂ جاں تھا
ہونٹوں پہ تھی الحمد تو میں طرزِ بیاں تھا
وہ منزل تسلیم تھے میں رمزِ نہاں تھا
وہ شکر میں مصروف میں آنکھوں سے رواں تھا
شبیر ہے کیا؟ مظہر صد صبر خدا ہے
اور میرے لئے ، صبر نہیں ، جبر خدا ہے

www.Khrooj.com

اس جذبہءِ صادق کی صداقت ہے میری ذات
وہ قاری بہ نیزہ تھے تو قرأت ہے میری ذات
وہ عاشقِ حق تھے تو محبت ہے میری ذات
وہ جس میں فنا تھے وہ حقیقت ہے میری ذات

وہ سجدہ جو محفوظ رہا ان کی جبین میں
اظہار کناں آج ہے آغوشِ زمیں میں

شبیرؑ کی معراج سعادت میری ہستی
اور منزلِ مقصودِ شہادت میری ہستی
قربانیِ عظمیٰ کی وضاحت میری ہستی
تھی پیکر گلریز کی رنگت میری ہستی

شبیرؑ کے اجزا میں ، میں ہی روحِ رواں تھا
اور نوکِ سناں پر میری عظمت کا بیاں تھا

اکبرؑ کی جوانی کی ہوں گھنگھور گھٹا میں
ہمشکل پیغمبرؐ کے تخاطب کی ادا میں
اس رُخ کی ملاحت میں تجمل کا مزا میں
ان نرگسی آنکھوں کی ہوں بے عیب حیا میں

خورشید شباب اس کا چٹانوں پہ کھڑا تھا
وہ میں تھا کہ کل حسن بھی سجدے میں پڑا تھا

www.khrooj.com

عباسؑ کا دراصل ہوں میں قوتِ بازو
وہ حسن کشا زلفِ صمد میں خم گیسو
وہ غیضِ خداوند تو میں گوشۂ ابرو
وہ چشم خداوند تو میں احمریں آنسو
وہ مصلحت وقت میں پابندِ رضا تھے
اور میرے لئے قلب میں مصروفِ دعا تھے
جو اِن کے دلِ زار کی حسرت تھی وہ میں ہوں
پابند رضا اِن کی جو جرأت تھی وہ میں ہوں
جو امر میں مجبور شجاعت تھی وہ میں ہوں
اظہار کو بے چین جو قدرت تھی وہ میں ہوں
اس دل کے چٹخنے کی میں پر درد صدا ہوں
اس حسرت ناکام کی میں تازہ دوا ہوں
عباسؑ کی زلفوں کی سیاہ رات بھی میں ہوں
چہرے سے عیاں سرخیِ جذبات بھی میں ہوں
بدلے کیلئے ترسی ہوئی ذات بھی میں ہوں
عالم کیلئے موجب برکات بھی میں ہوں
اس حسن کے پردے میں میری ذات نہاں تھی
اس جوش میں ڈوبی میری تصویر عیاں تھی

کعبے کی میں عزت ہوں تو قرآں کی بقا ہوں
عالم کیلئے محتسب جور و جفا ہوں
دشمن کیلئے سایۂ شمشیر قضا ہوں
یوں سمجھو میں کفار کی گردن پہ کھڑا ہوں
بولہبی و بوجہلی ہے تلوار کی زد میں
اب کفر کو پھر ڈالوں گا میں چاہِ اُحد میں
گر سرخیِٔ آغازِ جلال آنکھ میں آئے
ہر ذرے میں اِک آگ کا طوفان اُٹھائے
ابرو بہ خمِ غیض اگر لوچ دکھائے
کونین کو اڑنے میں کوئی دیکھ نہ پائے
اور شترِ ستم پیاس میں کھو بیٹھے روانی
اور ٹیک کے گھٹنے پئے خود تیغ کا پانی
ہو جاؤں غضب ناک اگر ارض و سما پر
یہ مثل خسِ خستہ اُڑیں دوشِ ہوا پر
آئے جو کفِ جوش لبِ حشر کشا پر
کروبی پڑے مانگیں اماں عرش علیٰ پر
آنکھوں میں اگر ڈورے ہوں کچھ جذبِ فنا کے
پروانہ مثل پر جلیں ملکوتِ قضا کے

اور مست جلال آنکھوں کی صرف ایک نظر سے
ہر ظلم کی ظالم پہ سزا ٹوٹ کے برسے
گرجوں میں سر جوش اگر فرطِ قہر سے
خود موت پناہ مانگنا بھولے میرے ڈر سے

میں دوں گا سزا ایسی سبھی اہل جفا کو
سر دوش عدو سمجھیں جہنم کی سزا کو

ہوں پردگیانِ دلِ وحدت کی جھلک میں
ہوں غیب مسلسل کی دل آویز چمک میں
بوئے رُخ تطہیر کی جاوید مہک میں
اِک پل میں مٹا دوں گا دل کفر کے شک میں

ہر ظلم پہ چپ تھے وہ ہر اِک غم میں وہ خاموش
ہونا ہے مجھے جملہ مسائل سے سبکدوش

ہر چیز بقا یافتہ میرے ہی کرم سے
سورج کو جلا دیتا ہوں میں نقشِ قدم سے
سبزے کا بقا بخش ہوں میں لاکھوں جنم سے
ہے نظم کواکب میں تنظم میرے دم سے

ہے رنگ جمال عالمِ پر کیف میں میرا
ہر شئے میں میرے حسن کا رہتا ہے سویرا

www.khrooj.com

بھرتا ہوں بہاروں کی رگِ جاں میں جوانی
شبنم کو سکھاتا ہوں میں پکھراج فشانی
پھولوں کو سناتا ہوں میں خوشبو کی کہانی
اشجار کو ہوں بخشتا میں خلعتِ دھانی
جھرنوں کے ترنم میں میری حمد کی دھن ہے
بلبل کی کلا میں بھی میرے شکر کا گن ہے
گرداب کو سمجھاتا ہوں میں دائرے بھرنا
قطروں کو سکھاتا ہوں میں دریا سے ابھرنا
چشموں کو پہاڑوں سے سکھاتا ہوں اترنا
موجوں کو بتاتا ہوں میں اٹھکیلیاں کرنا
فطرت کو ہے رنگین مزاجی سے سنوارا
ہستی پہ تنوع کے ہے قرآں کو اتارا
رنگوں کی شب و روز ہے کونین پہ ہولی
ہے دولتِ الوان سے پر ہست کی جھولی
اور حسن کی ہے زلفِ گرہ گیر جو کھولی
تسبیح کے کانٹے میں دعا عصر نے تولی
ہر چیز میری شانِ کرم دیکھ کے خم ہے
سجادۂ لوح پر میرے سجدے میں قلم ہے

چاہوں تو میں کونین کی تکوین مٹا دوں
ہستی کی طنابوں کو جو کھینچوں تو ہلا دوں
جو محشر خفتہ ہے میں ٹھوکر سے جگا دوں
کل دائرۂ خلق کو اسباقِ فنا دوں
گر آنکھ اُٹھا دوں تو زمیں جذبِ سما ہو
پلکیں جو گرا دوں تو فلک زیرِ ثریٰ ہو
گر اپنے حجابِ رُخِ بیضہ کو اُٹھا دوں
ہستی کو سرِ راہِ عدم لا کے بٹھا دوں
گر عارضِ پر نور کو میں اذنِ ضیا دوں
انوار کی بوچھاڑ میں عالم کو جلا دوں
وحدت میرے اظہار کے انداز سے چونکے
خالق لمن الملک کی آواز سے چونکے
کیا حور و جناں ، جن و ملک ، ارض و سما ہیں
کیا لوح و قلم کاتبِ تقدیر و قضا ہیں
ارواحِ نبیّین ہیں یا اہل صفا ہیں
گر ایک جھلک دیکھیں تو سمجھو کہ فنا ہیں
اس نور کا متحمل کلی کوئی کیا ہو
جس نور کے اظہار میں اظہارِ خدا ہو

www.khrooj.com

دوزخ میرے اندازِ جلالت سے ہو پانی
کوثر میری گفتار و وضاحت سے ہو پانی
قرآں میرے اطوارِ بلاغت سے ہو پانی
گر جلوۂ سینا ہو تو حیرت سے ہو پانی
میں برزخِ کبریٰ ہوں مگر پردہ کشا ہوں
آئینۂ توحید ہمہ پہلو نما ہوں

اِک دوسرا پہلو ہے میری طرز نمو کا
رنگ اور بھی ہے پیکر اظہار کی بو کا
دنیا میں اگر ہے کوئی عرفان کا بھوکا
لے اور مزا میرے معارف کے سبو کا
مظلومی بھی اِک اس میری تصویر کا رُخ ہے
ہر صبر میں گویا میری توقیر کا رُخ ہے

میں ابن مظاہر کی ضعیفی کا نشاں ہوں
میں عونؑ کے بچپن میں جو تھا عزم جواں ہوں
اکبرؑ کی میں عاشور کی آوازِ اذاں ہوں
اصغرؑ کی خموشی کی میں بھرپور زباں ہوں
آمادۂ اظہار میں ان سب کی ادا ہوں
تم فکر سے پوچھو میں بشر ہوں یا خدا ہوں

www.khrooj.com

آیا ہوں میں باطل کی فصیلوں کو گرانے
شبیرؑ کی برداشت کے کل راز بتانے
اور ظلم کی ہر فردِ عمل پڑھ کے سنانے
اور دبدبہء حق بھی زمانے کو دکھانے
اب نور ھدیٰ نکلے گا قندیل حرم سے
مٹ جائے گا باطل میری آواز قدم سے
اب مجھ کو سرِ عرشِ علیٰ دیکھ لے عالم
یزدان صفت جلوہ نما دیکھ لے عالم
عرفاں کے جھروکوں سے خدا دیکھ لے عالم
قرآن کی توحید ہے کیا؟ دیکھ لے عالم
اور یَکشِفُ عَن ساق کا مطلب میرا دم ہے
یہ جسم میرا خالقِ اکبرؑ کا حرم ہے
ہوں دھرتی پہ میں قبلہءِ اول عرفاء کا
حاصل مجھے اعزاز ہے توحید نما کا
در اصل میں ہی کعبہ تھا ملکوتِ سما کا
جو سجدہ مجھے ہو گا ، ہے وہ سجدہ خدا کا
اب ہو گی نہیں بر سر اوہام عبادت
اب ہو گی یہاں میری سرِ عام عبادت

www.khrooj.com

دیکھو تو میرے ہاتھ میں شمشیر، یہ کیا ہے؟
یہ برقِ اجل موت کی اِک زلفِ بلا ہے
یہ پہنچے میں کن کی تجلی کی ضیا ہے
مصروفِ عمل گویا یہ فرمانِ خدا ہے
جیتی ہے یہ جوش عالم جبار سے پی کر
چلتی ہے قضا، پانی اسی دھار سے پی کر
بجلی کو سکھاتی ہے لپکنے کی ادا یہ
اور رعد کو دیتی ہیں کڑکنے کی ادا یہ
اور برق میں بھرتی ہے چمکنے کی ادا یہ
اور موت کو سمجھاتی ہے تکنے کی ادا یہ
آجاتا ہے جو شخص بھی اس تیغ کے خم میں
یہ جا کے سلاتی ہے اسے قصرِ عدم میں
اِک قلزمِ امواج بلا ہے یہ میری تیغ
انساں کیلئے قہر خدا ہے یہ میری تیغ
ہستی کیلئے درسِ فنا ہے یہ میری تیغ
اور موت کی داسی کی انا ہے یہ میری تیغ
ہاں عدل کا بے عیب ترازو ہے میری تیغ
توحید کی خود قوتِ بازو ہے میری تیغ

www.khrooj.com

یہ تیغ بہت رنج و محن دیکھ چکی ہے
ہاں ضربِ شہؑ قلعہ شکن دیکھ چکی ہے
مسموم کا رنگین کفن دیکھ چکی ہے
شبیرؑ کا لٹتا یہ چمن دیکھ چکی ہے
اکبرؑ کی جوانی کی ادا دیکھ چکی ہے
دریا پہ یہ غازیؑ کو پڑا دیکھ چکی ہے
چھیدا ہوا اصغرؑ کا گلو دیکھ چکی ہے
شبیرؑ کے ہاتھوں پہ لہو دیکھ چکی ہے
اس خون کا چہرے پہ وضو دیکھ چکی ہے
روتے ہوئے حیدرؑ کی بہو دیکھ چکی ہے
آنکھوں میں بھرے پانی تھی ہر ظلم اُٹھا کر
خاموش تھی یہ قبر بھی اصغرؑ کی بنا کر
یہ شامِ غریباں کا سماں دیکھ چکی ہے
بچوں کی ہر اِک آہ و فغاں دیکھ چکی ہے
معصومہؑ کے آنسو بھی رواں دیکھ چکی ہے
اُٹھتا ہوا خیموں سے دھواں دیکھ چکی ہے
کل شامِ غریباں کے ستم دیکھ چکی ہے
سجادؑ پہ شمشیر علم دیکھ چکی ہے

www.khrooj.com

کل قافلۂ راہِ رضا دیکھ چکی ہے
گرتے ہوئے بچوں کی بقا دیکھ چکی ہے
بازار میں آنے کی ادا دیکھ چکی ہے
پردے کیلئے رب کی ردا دیکھ چکی ہے
یہ صبر کو تا حد نظر دیکھ چکی ہے
منبر پہ یہ خود آقاؑ کا سر دیکھ چکی ہے
ہر ظلم کے اب قرض چکائے گی یہی تیغ
ہر بدلے کی اب پیاس بجھائے گی یہی تیغ
ہر حسرتِ دل اپنی مٹائے گی یہی تیغ
دشمن پہ قیامت صفت آئے گی یہی تیغ
یہ بن کے سرِ کفر زبردست پھرے گی
دشمن کا لہو پی کے یہ سرمست پھرے گی
یہ تیغ ہر اِک ظلم کی تفسیر لکھے گی
دشمن کے مقدر کی یہ تحریر لکھے گی
ہر ظالم و جابر کی یہ تقدیر لکھے گی
اور بدلے کی ہر پہلو سے تدبیر لکھے گی
قائم نہیں ، اب برسر منبر ہے میری تیغ
اب میں نہیں ، خود داورِ محشر ہے میری تیغ

اور جبر ذوالاکرام کا پیکر ہے یہی تیغ
ہاں عدلِ خداوند کی مظہر ہے یہی تیغ
اب عرصہءِ اعمال کا داور ہے یہی تیغ
انصاف کا بیباک پیمبر ہے یہی تیغ
ہر ظالم ازلی کی یہ میزانِ عمل ہے
پھل اس کا تو مجرم کے ہر اِک جرم کا پھل ہے
رکھنا ہے مجھے عدل کی بنیاد اسی سے
مظلوم کی گر سننا ہے فریاد اسی سے
دنیا میں ہمیں ہونا ہے آباد اسی سے
اور کفر کو بھی کرنا ہے برباد اسی سے
یہ نسخہ ہے خود ملکہؑءِ وحدت کی خوشی کا
بدلہ اسے لینا ہے حسینؑ ابن علیؑ کا
جب ظلم کا خوں بن میں بہا دے گی میری تیغ
اجڑے ہوئے ہاتھوں کو حنا دے گی میری تیغ
جب قصرِ مظالم کو مٹا دے گی میری تیغ
شبیرؑ کے پھر خیمے سجا دے گی میری تیغ
جب رسمِ خوشی میری ادا تیغ کرے گی
پھر جشن مسرت بھی بپا تیغ کرے گی

www.Khrooj.com

باطل کیلئے موت کی آواز یہ دن ہے
اور حق کی حکومت کا بھی آغاز یہ دن ہے
سر بستہءِ توحید جو تھا راز یہ دن ہے
خوشیوں کیلئے تازہ اِک انداز یہ دن ہے
اب ملکہؑءِ کونین کے آنگن میں خوشی ہے
اور برسرِ منبر وہ حسینؑ ابن علیؑ ہے

جعفرؑ کی دعائیں ہیں مبدل بہ اجابت
بر آئی ہے وارثؑ کے دل خستہ کی حسرت
ہے منتظر آنکھوں کی یہ تسکین کی صورت
گھر پاک میں خوشیاں ہیں تو دشمن پہ قیامت
ہر سمت نسیمِ سحری ناچ رہی ہے
عالم پہ مسرت کی پری ناچ رہی ہے

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

دینِ انتظار

اب پوچھتے ہیں لوگ کہ مذہب تیرا ہے کیا
اے راہرو بتا کہ تیرا راستہ ہے کیا
اس تیری زندگی کا بتا مدعا ہے کیا
ایمان اور علم اور تو خود بتا ہے کیا
ہے منفرد تمہارا زمانے سے ہر عمل
ہر بات پر تو چونک کے کہتا ہے العجل

کہتا ہوں میں کہ ہے میری تعین انتظار
اہلِ جہاں سنیں ہے میرا دین انتظار
اس نظم کائنات کا آئین انتظار
دیتا ہے ضعف قلب کو تسکین انتظار
قلب جنوں میں رحمت یزداں ہے انتظار
فکر قوی پہ واردہ قرآں ہے انتظار

www.khrooj.com

ایماں کی سلطنت میں حکمراں ہے انتظار
اور جسم معرفت میں رگِ جاں ہے انتظار
اور صحفِ دل میں سورۂ رحماں ہے انتظار
اس کائناتِ عشق میں یزداں ہے انتظار
باغِ وفا میں لومعۂ خوشبو ہے انتظار
رُخسارِ زندگانی پہ گیسو ہے انتظار
درماندہ حسرتوں کا پرستاں ہے انتظار
یادِ خدا کا زندہ شبستاں ہے انتظار
اور عرشِ دل میں عصر کا مہماں ہے انتظار
اور آرزو کا مہکا گلستاں ہے انتظار
ذکر خدا میں خم شدہ مستک ہے انتظار
بابِ کرم پہ چشم کی دستک ہے انتظار
خلد خیال وصل کا رضواں ہے انتظار
شہر فراق و ہجر کا درباں ہے انتظار
مضمونِ زندگانی کا عنواں ہے انتظار
دل میں نمودِ ذات کا ارماں انتظار
انسان کو خدا سے ملاتا ہے انتظار
صف میں بشر کی ، رب کو بٹھاتا ہے انتظار

آنکھوں کی دیدگاہ کا رہبر ہے انتظار
اشکوں کے سیل غم کا شناور ہے انتظار
درد و الم کا موجہءِ خود سر ہے انتظار
گویا حجازِ دل کا پیمبر ہے انتظار
شدت میں گرچہ روزِ قیامت ہے انتظار
دراصل ذاتِ باری کی رحمت ہے انتظار
مظلومیت کا ملجا و ماویٰ ہے انتظار
درد و الم کی پہلی تمنا ہے انتظار
حسرت زدوں کا آخری حربہ ہے انتظار
دکھ میں سکونِ قلب کا نسخہ ہے انتظار
اور لیلیٰءِ توقع کا محمل ہے انتظار
جذباتِ انتقام کی منزل ہے انتظار
اور اندمال زخمِ دل و جاں ہے انتظار
مایوسیوں میں وعدۂ یزداں ہے انتظار
اجڑے ہوئے کے جینے کا ساماں ہے انتظار
اور اشتیاقِ جشن بہاراں ہے انتظار
اشکوں سے پر ، امید کا کاسہ ہے انتظار
ظلم و ستم میں عمدہ دلاسہ ہے انتظار

WWW.KHROOJ.COM

اعمالِ زندگی کو سنوارے تو انتظار
انساں میں عکس حق جو اتارے تو انتظار
طرزِ عمل بشر کا سدھارے تو انتظار
اور منتقم کو بڑھ کے پکارے تو انتظار

مظلومیت کا آخری چارا ہے انتظار
ہر دکھ میں آدمی کا سہارا ہے انتظار

پستی سے اوجِ عرش پہ لے جائے انتظار
اعمال بد کو نیکی میں ڈھلوائے انتظار
بھائی رسولؐ حق سے بھی کہلائے انتظار
خود انبیاء کی صف میں بھی لے آئے انتظار

اس ملکِ سنگ و خشت میں پارس ہے انتظار
ظلم و ستم میں آخری ڈھارس ہے انتظار

اوجِ خلوصِ قلب کا مسکن ہے انتظار
نوخیز آرزوؤں کا آنگن ہے انتظار
بے سود خواہشات کا مدفن ہے انتظار
روئے عروسِ زیست کا ابٹن ہے انتظار

سب سے بڑی دعا کی سفارش ہے انتظار
نورِ امامؑ عصر کی بارش ہے انتظار

صحفِ سما کا پہلا عطیہ ہے انتظار
احکامِ کل کا جامع سراپا ہے انتظار
صدق و وفا کا پہلا تقاضا ہے انتظار
اور جبل دل پہ طور کا جلوہ ہے انتظار
انساں کو لے کے عرش پہ جائے تو انتظار
خالق کے ساتھ جا کے بٹھائے تو انتظار
عالم میں انتقام کی امید انتظار
ظلمت کدوں میں خواہش خورشید انتظار
ناحق لہو کے جذبوں کی تجدید انتظار
درد و الم میں آرزوئے عید انتظار
شہدائے اوّلیں کی تمنا ہے انتظار
فتح خدا پسند کا شیوا ہے انتظار
نوشابہءِ خلوص کا زیور ہے انتظار
فرسانِ کارِ خیر کا بکتر ہے انتظار
شب زندہ دارِ عشق کا بستر ہے انتظار
حبِ کریمِ عصر کا پیکر ہے انتظار
عطرِ خلوص و شانِ مؤدت ہے انتظار
روحِ وفا ہے جانِ مؤدت ہے انتظار

www.khrooj.com

اس کار زارِ عصر کی شمشیر انتظار
فتح خدا کی آخری تدبیر انتظار
مومن پہ گویا آیہءِ تطہیر انتظار
قرآن کا نتیجہ و تفسیر انتظار
دل پر جمال حق کی تجلی ہے انتظار
مظلومیت کے من کی تسلی ہے انتظار

شمشیر آبدار کا پانی ہے منتظر
اصغرؑ کی روتی تشنہ دہانی ہے منتظر
اکبرؑ کی وقفِ ظلم جوانی ہے منتظر
عباسؑ کے لہو کی روانی ہے منتظر
تپتی زمیں پہ لوٹتے بازو ہیں منتظر
امواجِ خوں میں تیرتے گیسو ہیں منتظر

کروبیاں کا شوقِ اطاعت ہے منتظر
اور قدسیوں کا ذوقِ عبادت ہے منتظر
چشم خرد میں خیمہءِ فطرت ہے منتظر
عرشِ علیٰ کا گوشہءِ خلوت ہے منتظر
ہر اِک طعام وصل کا بھوکا ہے منتظر
عیسیٰ کی چشم تر کا جھروکا ہے منتظر

www.khrooj.com

قلبِ قمر کا داغِ جدائی ہے منتظر
خالق کی بے زبان خدائی ہے منتظر
خورشید کا جنونِ رجائی ہے منتظر
پستے ہوئے بشر کی دہائی ہے منتظر
انسانیت کا سویا مقدر ہے منتظر
اور گنبد مزاجِ سکندر ہے منتظر

ہستی کو آرزو ہے کسی انقلاب کی
اب کہنہ ہو چکی ہے ردا آفتاب کی
فرسودگی کی نذر ہے لو ماہتاب کی
مائل بہ ضعف ضو ہے جہانِ شباب کی
انساں کو اِک نظام مساوات چاہیے
غربت کو تاج گیر کرامات چاہیے

کہتا ہے وقت بادۂ تعمیر نو چلے
قرآنِ کائنات کی تفسیر نو چلے
فکرِ جہاں میں لفظوں کی تعبیر نو چلے
ملائیت میں نعرۂ تکبیر نو چلے
درد و الم میں ڈوبا ہر اِک دن ہے منتظر
اکڑی ہوئی نفاق کی گردن ہے منتظر

مظلومیت کا شیوۂ فطرت ہے انتظار
اور امتحانِ جذبِ محبت ہے انتظار
خالق جو کر رہا وہ عبادت ہے انتظار
ختم رسلؐ سے کلی اخوت ہے انتظار
صبر و رضا کا ازلی مقدر ہے انتظار
بندے کے ساتھ شرکت داور ہے انتظار
بیدار بخت کر کے سلا دے تو انتظار
تطہیر کا بہشت دکھا دے تو انتظار
چوتھے فلک پہ جا کے بٹھا دے تو انتظار
بھائی رسولِؐ حق کا بنا دے تو انتظار
معراجِ دیں ثبوتِ محبت ہے انتظار
ظالم کے حق میں شیوۂ قدرت ہے انتظار
اصغرؑ کے بچپنے کی ادائیں ہیں منتظر
لوری کی صبح و شام صدائیں ہیں منتظر
ممتا کی بے زبان دعائیں ہیں منتظر
کمسن کی جاویدانی وفائیں ہیں منتظر
زخمِ گلو سے رستا لہو بھی ہے منتظر
دودھ اور لہو کی بہتی وہ جو بھی ہے منتظر

www.khrooj.com

قاسمؑ کے ناتمام رسومات منتظر
دلہن کے ساتھ جملہ ہے بارات منتظر
دلہن کی بیوگی کی سیاہ رات منتظر
سہرے کے پھول ، سہرے کے کلمات منتظر
کچلا ہوا زمیں پہ گل تر ہے منتظر
بکھرا ہوا لہو میں وہ پیکر ہے منتظر
شبیرؑ کی نزاکت رُخسار منتظر
تن پر کھلا وہ زخموں کا گلزار منتظر
وقف سجود جسم لگاتار منتظر
ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی جو دستار منتظر
ارضِ بلا میں جسم کی رنگت ہے منتظر
معراج پر صدائے تلاوت ہے منتظر
سجادؑ کی ہے چشم گہر بار منتظر
قدموں میں بے قرار ہر اِک خار منتظر
غیرت گزیدہ قلب شرربار منتظر
پردے کے غم میں بھیگے وہ رُخسار منتظر
مثل رضا وہ اشک رواں بھی ہیں منتظر
جسموں پہ کل ستم کے نشاں بھی ہیں منتظر

www.khrooj.com

خیمے گراتی سرد ہوائیں ہیں منتظر
ڈوبی ہوئی دھوئیں میں فضائیں ہیں منتظر
وَا غُربَتَا کی اُٹھتی صدائیں ہیں منتظر
راہِ رضا میں لٹتی ردائیں ہیں منتظر
چہروں پہ شام زلف کی چادر ہے منتظر
اور ہر ردا کا روٹھا مقدر ہے منتظر
کل پردہ دارِ خلوت بطحا ہیں منتظر
ہمراہیانِ عصمتِ کبریٰ ہیں منتظر
سارے حریمِ خالقِ یکتا ہیں منتظر
گلگوں ادا وہ نقش کف پا ہیں منتظر
ضربِ ستم سے خون کی ہر دھار منتظر
ڈوبا ہوا جفا میں ہے دربار منتظر
ہر زخمِ دل کا آخری درماں ہے انتظار
اور اہتمامِ عدل کا عنواں ہے انتظار
اجڑے ہوؤں کی خوشیوں کا ساماں ہے انتظار
شدت میں گویا شامِ غریباں ہے انتظار
جعفرؑ ہمارا دین و عقیدت ہے انتظار
سچ پوچھیے تو اجرِ رسالت ہے انتظار

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

مشیت

اے بے نفاذ حکمِ مشیت جواب دے
او بے زبان حلقہءِ قدرت جواب دے
او بے چراغ عدل کی تربت جواب دے
او بے عمل مزاجِ عدالت جواب دے
بے اشک چشم رحمتِ داور جواب دے
او مصلحت او معاویہ پرور جواب دے

چپ کیوں ہے تو جہاں کی جفا پر جواب دے
سہمی ہے کیوں ستم کی ادا پر جواب دے
پہرہ کیوں ہے یہ آہِ رسا پر جواب دے
کیوں داغ ہیں کرم کی ردا پر جواب دے
کیوں تیغ بے نیام ہے بے حس جواب دے
کیوں قلبِ انتقام ہے بے حس جواب دے

www.khrooj.com

صدیوں سے کیوں ہے ظلم کا طوفاں جواب دے
چکی میں پس رہا ہے کیوں انساں جواب دے
رسوا ہے کیوں فرشتۂ ایماں جواب دے
کونین کیوں ہے مقتلِ عرفاں جواب دے
قدرت پہ پڑ رہے ہیں پھر الزامِ بیکسی
سمجھے ہوئے ہیں صبر کو فرعون بزدلی
ہر ظلم پر تھی عفو کی باراں تو کس لئے
مصروفِ درگزر تھا جو یزداں تو کس لئے
ظالم پہ تھا کرم جو فراواں تو کس لئے
خنجر کے نیچے رکھ دی رگِ جاں تو کس لئے
ڈالی ہے کس نے ظلم کی عادت جواب دے
کیونکر بڑھی ہے کفر کی جرأت جواب دے
ہر ظلم ٹوٹتا ہے مگر تو خموش ہے
بپھری ہوئی جفا ہے مگر تو خموش ہے
ہر ظلم ہو چکا ہے مگر تو خموش ہے
اِک حشر سا بپا ہے مگر تو خموش ہے
اس چپ کا کیا جوازِ صحیح ہے؟ جواب دے
بدلے سے احتراز صحیح ہے؟ جواب دے

www.khrooj.com

جاری ہے ظلم و جور کا طوفان کس لئے
خالق کو بھونکتا ہے یہ انسان کس لئے
غیبت کی شب ہے صدیوں سے مہمان کس لئے
اسلام کی ہے ہونٹوں پہ اب جان کس لئے
غیبت میں عدل کا ہے خداوند کس لئے
عباسؑ ہیں جو آج بھی پابند کس لئے

غیبت میں خون روتے ہیں سلطانؑ دیں تو کیوں
اس ظلم پر خموش ہیں کل عالمیں تو کیوں
احساس ان دکھوں کا کسی کو نہیں تو کیوں
ظلم وستم سے جوج رہی ہے زمیں تو کیوں
دنیا پہ اب بھی شام غریباں بپا ہے کیوں
خاموش ہر ستم پہ یہ آخر خدا ہے کیوں

لازم ہے اب تو ظلم کی دنیا اجاڑ دے
اس دندناتے کفر کو دھرتی میں گاڑ دے
اشجار جور و ظلم کو جڑ سے اکھاڑ دے
حق پر ہے فرض کفر کے رستم پچھاڑ دے
دنیا پہ ملک آل نبیؐ کا ظہور ہو
مائل بہ قہر ذاتِ رحیم و غفور ہو

www.khrooj.com

اہل جلال صبر سے آزاد ہوں ابھی
طاغوتیانِ کفر بھی برباد ہوں ابھی
ختم اس جہاں سے کل ستم ایجاد ہوں ابھی
صدیوں سے اجڑے گھر جو ہیں آباد ہوں ابھی
زخمی دلوں کو فصلِ مسرت بھی چاہیے
دل سے نکلنا اب کوئی حسرت بھی چاہیے

سورج ہو اس جہاں پہ طلوع انتقام کا
پھر ذوالفقار چولا اتارے نیام کا
بدلہ ہو اس طرح سے شہؑ تشنہ کام کا
ٹھنڈا جگر ہمیشہ رہے ہر غلام کا
اعلان جعفرؑ آج ہو دورِ جدید کا
دشمن کے خاتمہ پہ نظارہ ہو عید کا

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکراً لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

بزبانِ حال

اے بہارستانِ عالم اے مسیحِ جاویداں
اے رگ کون و مکاں میں جاں فزا روحِ رواں
اے دلِ آفاقِ زندہ میں خداوند گماں
اے مزاجِ عصر کی بکھری ہوئی رنگینیاں
تشنہ لب ہے فکر انسان چشمۂ فیضِ ازل
جاں بہ لب ہے امن عالم اے مسیح عز و جل

پوری ہستی کے رگ و پے میں ہے احساسِ فشار
گردشِ دوراں کی آنکھوں میں ہے پیہم انتظار
روحِ موجودات میں لاکھوں امنگیں بے قرار
تیری راہوں میں تمنائیں قطار اندر قطار
تشنگی سے غرق ہے روحِ بشر سیماب میں
امنِ عالم کا سفینہ غرق ہے زہراب میں

www.khrooj.com

سنگِ استبداد میں کچلی ہوئی انسانیت
منکرِ عدلِ خدا بپھری ہوئی فرعونیت
فکرِ ملا کی چٹاؤں میں ستی روحانیت
پیشہ ور درسِ ہدایت میں گھری قدوسیت
مذہبی قدروں میں ہے عصمت فروشی کی وبا
گویا اِک روحِ طوائف پر قبائے رہنما
ارضِ غم پر چارسو بکھرا ہوا ہے انتظار
آدمیت کی ضرورت بن چکا ہے انتظار
ہر طرف ہر سمت ہر سو بھر گیا ہے انتظار
عصر کی ہر شے میں تیرا ہو رہا ہے انتظار
بنت شب زادوں کے جیون کا اثاثہ انتظار
لب پہ مظلومین کے اِک استغاثہ انتظار
علم کی اجلی بصیرت میں دمکتا انتظار
فکر کے کوہِ احد پر سے چمکتا انتظار
رات دن جامِ مؤدت سے چھلکتا انتظار
پیار سے محروم ہستی کا سسکتا انتظار
امن کی قوس قزح میں رنگ بھرتا انتظار
فقر کے احیائے شب میں گریہ کرتا انتظار

لیکن ہر اِک چیز کے من میں سجی امید ہے
کائناتِ مردہ تن کی زندگی امید ہے
درد میں ڈوبے دلوں کی تازگی امید ہے
اِک تمہاری ذات دل کی آخری امید ہے
تیرے آنے کے سدا آثار آتے ہیں نظر
دل میرا بلیوں اچھلتا ہے اسی امید پر

کہہ رہا ہے کل جہاں تیرا ظہور ہونے کو ہے
عالمیں پر پرفشاں خالق کا نور ہونے کو ہے
یہ مصائب کی تڑپ ہر دل سے دور ہونے کو ہے
غم کو بھی حاصل مسرت کا شعور ہونے کو ہے
منتظر ہیں سب تمہاری تاج پوشی کیلئے
ہے مچلتی جانِ ہستی سرفروشی کیلئے

کہہ رہا ہے آسماں روحِ سما آنے کو ہے
کہہ رہی ہے کل زمیں میرا خدا آنے کو ہے
کہہ رہا ہے عرش میرا مصطفیٰ آنے کو ہے
کہتے ہیں جبریل میرا منتہٰی آنے کو ہے
کہتی ہے یہ ذوالفقار ایسا کچھ اب ہونے کو ہے
نازل اس دنیا پہ خالق کا غضب ہونے کو ہے

www.khrooj.com

کہتا ہے سرمن میرے من کا چمن آنے کو ہے
کہتی ہے جنت خداوند عدن آنے کو ہے
نورِ حق کونین پر پرتو فگن آنے کو ہے
ذاتِ وحدت کا اچھوتا بانکپن آنے کو ہے
کھول آنکھیں اے خرد نظریں جھکا اے بندگی
با ادب روح بشر سجدے میں جا اے بندگی
کربلا سے ختم یہ کرب و بلا ہونے کو ہے
اور نجف کا دُرِّ حق پردہ کشا ہونے کو ہے
اور مسیحا کے غم دل کی دوا ہونے کو ہے
رسم تدفین مظالم اب ادا ہونے کو ہے
اِک اسی امید پر قائم ہے سب کی زندگی
کائنات اس جاں فزا امید پر ہے جی رہی
صدیوں کے غم جھیلتے آئے اسی امید پر
سرد موسم رو کے گرمائے اسی امید پر
آنسوں کے دُر بنائے ہیں اسی امید پر
درد میں پل پل نہائے ہیں اسی امید پر
ذرے ذرے میں ہے صدیوں کا سلگتا انتظار
صرف امیدوں ہی سے اچھا ہے لگتا انتظار

www.khrooj.com

جعفرؑ اب تو اپنی ہر امید کا مہکے چمن
اب تو چھٹ جائے رُخِ حالات کا گہرا گہن
اب تو مل جائے زمانے کو خدائے ذوالمنن
اب تو ہو پردہ کشا توحید کا کل بانکپن
اب تو آلؑ قدس کے محورؑ کو آنا چاہیے
بے نقاب اب رحمت داور کو آنا چاہیے

آمین یارب العالمین

الحمد لله و شكرا لصاحب الزمان عجل الله فرجه الشريف و صلوات الله عليك

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

عدلِ الٰہی

آراستہ ہے منبر عدلِ شہؐ امکاں
اِک رعب کا سناٹا ہے عالم پہ پر افشاں
ملکوت ہیں صف بستہ بہ اندازِ غلاماں
ہیبت سے ہے سہمی ہوئی صف ہائے نبیاں
ہر شخص نے پکڑا ہوا ہے نامہءِ اعمال
دل خوف سے ہیں کانپتے ہے سب کا برا حال

مجمع ہے کہ ٹھہرا ہوا انسانی سمندر
خاموشی کا تالا ہے پڑا سب کے لبوں پر
انساں سے بہت دور ہے انساں کا مقدر
پرسش کا ہے دن آتے ہیں اب داورِ محشر
اس پرسش اعمال کا ہر شخص کو ڈر ہے
ہر شخص کو اعمالِ قبیحہ کی خبر ہے

www.khrooj.com

حاجب نے صدا دی کہ خبردار خبردار
غفلت زدہ انساں ذرا غفلت سے ہو بیدار
آتے ہیں شہنشاہِ زمن ربِ ذوالفقار
اب سجدۂ تعظیم کو ہر فرد ہو تیار
بڑھتے ہیں سوئے عرش خداوند جلالت
لگتی ہے شہنشاہِ زمانہ کی عدالت

دیکھا یہ سماں عرصۂ محشر کی نظر نے
اِک ابر ضیا ، نور کی بارش لگا کرنے
ماحول لگا حسن فزا ہو کے سنورنے
آفاق سے صلوات کے جاری ہوئے جھرنے
دھیرے سے ہٹے پردۂ انوارِ ذوالاکرام
آنکھوں میں ہوئی خیرگی نظریں ہوئیں ناکام

پھر دیکھا ہیں منبر پہ خداوند جلالت
طاری ہوئی ملکوت و نبیوں پہ بھی ہیبت
عالم کے رگ و پئے میں لگی دوڑنے دہشت
کونین کے اعصاب میں عود آئی قیامت
مبہوت ہیں ملکوت یہ کیا رعب و حشم ہے
ہر شخص کا سر سجدۂ تعظیم میں خم ہے

www.khrooj.com

قرآں کی تلاوت سے ہوا خطبے کا آغاز
افلاک سے ٹکرائی شہنشاہؐ کی آواز
فقروں کے تسلسل میں سلاست کا وہ انداز
الفاظ کی برجستگی مقصد سے سر افراز
خود نہج بلاغت کو روانی یہ سکھا دے
ہر فقرے میں یہ اِنّی اَنَا اللّٰہ کی ادا دے

فرمایا کہ میں منتقمِ آلِؑ عبا ہوں
اور ظلم کی ہر مرض کی اکسیر دوا ہوں
سر چشمۂ تعدیلِ الٰہی میں کھڑا ہوں
میں داورِ محشر ہوں عدالت کا خدا ہوں
اس شان سے کرنا ہے مجھے اب تو عدالت
دعویٰ نہ اپیل اور گواہی نہ وکالت

یہ حکم میرا سن لے ہر اِک بالغ و عاقل
جو بیس برس کا ہے جواں دین سے غافل
قتل اس کا ہے واجب کہ فرائض سے ہے جاہل
یہ جرم نہیں بخشش و الطاف کے قابل
شک جس کو ہو احکام پہ سر اس کا اڑا دو
ظالم کو مع ظلم بیک ضرب مٹا دو

www.khrooj.com

معلوم ہے دنیا کو جو حق غصب ہوا تھا
خود مانگنے آئے تھے کسی نے نہ دیا تھا
کیا اہل سقیفہ پہ یہ حق فرض خدا تھا
او لوگو تمہیں کس نے یہ حق معاف کیا تھا
تم چاہتے تھے پھر سے معظّمہ ہوں سوالی
لوٹانا انہیں چاہتے تھے تم لوگ بھی خالی
حق مانگنے ان کا تو وہی آنا بہت ہے
اِک بار کا خالی انہیں لوٹانا بہت ہے
دکھ سہہ کے مصائب سے گزر جانا بہت ہے
حق تم نے جو کھایا ہے وہی کھانا بہت ہے
او اہل جفا اہل ستم غاصب و غدار
حق مانگتی ہے تم سے تو اب میری ذوالفقار
جو حامل و صد جبہ و دستار و عبا ہیں
جاہل ہیں مگر خود کو سمجھتے علماء ہیں
ہیں ضال و مضل فاسق و اعدائے خدا ہیں
گردن زدنی ہیں کہ یہ ابلیس نما ہیں
اب فیصلہ ان کا میری تلوار کرے گی
ناری ہیں مقصر ہیں تو فی النار کرے گی

www.khrooj.com

مُلا جو ہے یہ دشمن دیں موجب شر ہے
شیعوں کیلئے جیش یزیدی سے اضر ہے
اس کی سدا ناموسِ محمدؐ پہ نظر ہے
یہ قاتل ناموسِ محمدؐ ہے اشر ہے
یہ جتنے یزیدی ہیں انہیں پل میں مٹا دو
اس جبہ و دستار کو بھی آگ لگا دو

فرمایا جو پیش ہونے کو آئے ہیں عزادار
ہیں لائق تحسین جزا کے بھی ہیں حقدار
یہ گریہ و ماتم ہی کی مستی میں تھے سرشار
پرسش مجھے ان لوگوں سے کرنا نہیں زنہار
ہاں سب کی سفارش تو ہے حسنینؑ نے کرنا
پرسش ہے تو خود ملکہؑءِ کونین نے کرنا

وہ ملکہؑءِ کونین ہیں سر چشمہءِ دیں ہیں
اور اصل حجاباتِ صمد کی وہ امیں ہیں
اور جملہ عزاداروں کے اسما بھی وہیں ہیں
دیکھیں گی وہی کون عزادار نہیں ہیں
وارثؑ ہیں وہی دنیا میں خونِ شہداء کی
پرسش انہیں اب کرنا ہے بیٹوں کی عزا کی

اِک پہلو میں آویزاں ہوا پردۂ وحدت
ان کیلئے آراستہ وہ مسند قدرت
آئیں پس پردہ جو وہ مخدومہؑ عصمت
تعظیم کو خم ہو گئی دستارِ نبوت

مسند پہ ادھر معدنِ الطاف و کرم ہیں
ملکوت و نبی سجدۂ تعظیم میں خم ہیں

یک لخت ہوئی پردۂ وحدت سے یہ گفتار
تم سب میرے شبیرؑ کے آئے ہو عزادار
اور اجرِ عزا کے سرِ میداں ہو طلبگار
ہم دیکھنا چاہیں گے محبت کا بھی معیار

یہ ٹھیک ہے بخشش کیلئے کافی عزا ہے
جنت ہی فقط اشک بہانے کی جزا ہے

فرمایا تمہیں ہم سے محبت ہے بجا ہے
اور اس کی شہادت میں یہی رسم عزا ہے
یہ ماتم و گریہ ہے کہ یہ آہ و بکا ہے
کیا ان میں صداقت کی کوئی خاص ادا ہے

الفت کے تقاضوں میں عزا کافی نہیں ہے
اور اجر رسالت میں بکا کافی نہیں ہے

قرآن میں اتنا بھی نہیں تم نے یہ دیکھا
بیٹے ہیں یا ماں باپ عشیرہ ہیں یا آباء
بیوی یا مساکن یا تجارت کا ہے دھندا
حق ان سے زیادہ ہے تو اِک آلؑ عبا کا

ہم سے ہے سوا پیار جنہیں ان اشیاء سے
محفوظ نہیں دنیا میں وہ قہر خدا سے

کیا چاہتے تھے ہم کو تم اجداد سے بڑھ کر
ہم سے تھی لگن خانۂِ آباد سے بڑھ کر
الفت تھی تمہیں گھر کے بھی افراد سے بڑھ کر
ہم سے تھی محبت تمہیں اولاد سے بڑھ کر

جب بیٹوں کے مرنے پہ تھے تم اشک بہاتے
کیا اپنوں کو رونے میں بھی ذاکر تھے بلاتے

ذاکر نہ تمہیں پڑھ کے رلاتے تو نہ روتے
لہجہ نہ دکھی اپنا بناتے تو نہ روتے
سُر سے وہ اگر سُر نہ ملاتے تو نہ روتے
اور شانِ خطابت نہ دکھاتے تو نہ روتے

ضد بازی ، وہ جلسے ، وہ اکھاڑا تھا ریا کا
کیا نام دیا کرتے ہو تم اس کو عزا کا

تم روتے تھے رقت بھی ہوا کرتی تھی طاری
لیکن تھی رلاتی تمہیں مضمون نگاری
سر تال ہی پہ کرتے تھے تم گریہ و زاری
موسیقی پہ رو لینا بھی الفت ہے ہماری
جاں سوزیءِ سنگیت پہ جو محو عزا ہے
کیا واقعی وہ شیعہءِ شاہِ شہدا ہے
اپنی صف ماتم جو کبھی تم تھے بچھاتے
تم مرثیہ خواں اپنوں کے کتنے تھے بلاتے
ماں باپ کی جب موت پہ تھے اشک بہاتے
وہ پیار رُلاتا تھا یا ذاکر تھے رُلاتے
گھر میرا لٹا ، لوٹی گئی چادرِ وحدت
کیا باقی ہے اس پر ابھی ذاکر کی ضرورت
بیٹا جو زمانے میں کہیں گم ہو تمہارا
ہوتی نہیں فرقت تمہیں اِک پل بھی گوارا
شب جاگتے دن روتے ہوئے تم نے گزارا
جب ظلم سے غائب ہوا فرزند ہمارا
کیا تم کو میرے بچے کا احساس ہوا تھا
تم شاد تھے ، بیٹا میرا بن باس ہوا تھا

WWW.KHROOJ.COM

ماں رو کے تھی کہتی میرے مضطر کو تو روکو
اس ممتا کے گلشن کے گل تر کو تو روکو
شیعو میرے کمسن میرے مضطر کو تو روکو
دردوں کے خدا ، غم کے پیمبر کو تو روکو
تھا ایک ہی وارثؑ میرے اجڑے ہوئے گھر کا
غیبت پہ تمہیں دکھ تھا میرے لخت جگر کا
اس بات سے اچھی طرح واقف تھے عزادار
الفت نہیں اس گھر کی تو اعمال ہیں بیکار
ہم چودہ محمدؐ ہیں نہ تھا اس سے بھی انکار
کیا چودہ کی الفت میں برابر کا ہے معیار
فرمان تمہیں یاد تو تھا آلِؑ عبا کا
جو ایک کا منکر ہے وہ منکر ہے خدا کا
من مات و لم یعرفُ کہتے تھے سدا تم
اور مبنی بہ عرفان سمجھتے تھے جزا تم
عرفان و محبت کو سمجھتے تھے جدا تم
عرفان کی تعریف بھی بیٹھے تھے بھلا تم
عرفان محبت سے جدا ہو نہیں سکتا
عرفان محبت کے سوا ہو نہیں سکتا

www.khrooj.com

تم اپنی محبت کی علامت ہے تو لاؤ
دامن میں اگر کوئی صداقت ہے تو لاؤ
میداں میں محبت کی شہادت ہے تو لاؤ
اور چودہ کا احساسِ محبت ہے تو لاؤ
اب کوئی ثبوت عشق و محبت کا دکھا دو
تم کوئی مؤدت کی کڑی ہم سے ملا دو
کردار تمہارا تو زمانے پہ عیاں تھا
چودہ کا جو اقرار تھا اقرارِ زباں تھا
جو لخت جگر میرا مظالم سے نہاں تھا
گنتی میں شمار اس کا تھا الفت میں کہاں تھا
کیا جانتے ہو جذبِ محبت کی علامت
محبوب کی فرقت میں تڑپنا ہے محبت
کیا تم پہ میرے لعل کی غیبت کا اثر تھا
وہ لعلؑ میری جاں تھا ، میرا نورِ نظر تھا
کل آلِ محمدؐ کی جو محنت کا ثمر تھا
سرمایہءِ کل آلِ محمدؐ جو گہر تھا
وہ چودہواں معصومؑ جو غیبت کا امیں تھا
شبیرؑ میرا لخت جگر تھا ، وہ نہیں تھا؟

www.khrooj.com

اس کی تمہیں فرقت کبھی محسوس ہوئی تھی
اِک صدمہ تھی غیبت ، کبھی محسوس ہوئی تھی
اس ہجر کی لذت کبھی محسوس ہوئی تھی
غیبت تھی مصیبت ، کبھی محسوس ہوئی تھی
مسلمؑ کے یتیموں سے بھی فکر اس کی سوا تھی
وہ دو تھے ، یہ تنہا تھا ، تعاقب میں جفا تھی
کیا اپنی مجالس میں بھی ذکر ان کا کیا تھا
غیبت میں لہو رونے کا دکھ تم کو ہوا تھا
کیا اس کے مصائب پہ کوئی اشک بہا تھا
پرسہ کبھی اجداد کا اس کو بھی دیا تھا
کیا یہ نہ تھا مجھ بے کس و دلگیر کا بیٹا
سمجھے تھے کبھی تم اسے شبیرؑ کا بیٹا
تھا اصل یہ اجداد کی دستار کا وارثؑ
ہر پہلو سے تھا حیدرؑ کرار کا وارثؑ
حسنینؑ کے اخلاق اور اطوار کا وارثؑ
یہ باقرؑ و صادقؑ کے تھا کردار کا وارثؑ
یہ موسیٰؑ دوراں تھا زمانے کا رضاؑ تھا
یہ ہادیؑ و جوادؑ کی عظمت کی ادا تھا

یہ میرے لٹے گھر کا تھا دنیا میں سہارا
باقی تھا وہی ایک عزادار ہمارا
ہر لمحہ بکا کرتے ہوئے جس نے گزارا
دکھ سارے لئے دل میں وہ سلطانؑ تمہارا

تم لوگوں کے اندازِ وفا دیکھ رہا تھا
خود ماتم و مجلس میں ریا دیکھ رہا تھا

غیبت میں لہو روتا رہا تم کو خبر تھی
ہر آن تھا مصروفِ عزا تم کو خبر تھی
احساس کسی کو نہ ہوا تم کو خبر تھی
ہمدرد کوئی اس کا نہ تھا تم کو خبر تھی

دکھ بانٹے تھے تم نے میرے اس لخت جگر کے
آنسو کبھی پونچھے تھے میرے نورِ نظر کے

اِک سمت اسے گھر کے اجڑنے کا بھی غم تھا
غفلت جو تمہاری تھی ادھر اس کا الم تھا
غیروں کی طرح اپنوں کا وہ مشقِ ستم تھا
ہر سمت سے سامان اذیت کا بہم تھا

غم خوردہ تھا وہ ملکہؑ تطہیر سے بڑھ کر
مظلوم وہ تھا دنیا میں شبیرؑ سے بڑھ کر

www.khrooj.com

یوں سمجھو وہ اجداد کی لاشوں پہ کھڑا تھا
تنہائی میں ہر لاش پہ وہ محو بکا تھا
ہر لاش کے سرہانے وہ مصروف دعا تھا
تم لوگوں نے افسوس کبھی اس سے کیا تھا
رسماً بھی تمہارا تو نہ پرسہ ، نہ دعا تھی
اب بولو کہ کس کام کی یہ رسم عزا تھی

رونے پہ جزا ہے تو تھے کفار بھی روئے
مصروفِ ستم سارے ستم گار بھی روئے
تھے شامِ غریباں کو جفا کار بھی روئے
خود لوٹ کے گھر میرا تھے اشرار بھی روئے
جب برسرِ منبر سرِ شاہِؑ شہدا تھا
خود ہند کا بیٹا بھی تو مصروفِ عزا تھا

کیا اس قدر ارزاں میری اولاد کا دیں ہے
ابکیٰ و تباکیٰ میں کوئی شرط نہیں ہے
یہ دھاندلی دنیا میں بھلا اور کہیں ہے
صرف اشک بہانے کی جزا خلد بریں ہے
ہر سو غم شبیرؑ ہے ماتم ہے عزا ہے
کیا آخری بیٹے نے میرے جرم کیا ہے؟

www.khrooj.com

جب ظلم کے تحفے ہمیں امت نے دیئے تھے
دکھ درد کے گھونٹ اس پہ خود اعدا نے پیئے تھے
زیور میری اولاد کے جس وقت لئے تھے
کفار نے اس وقت بہت بین کیئے تھے

کیا وہ بھی عزادار ہیں شاہِ شہدا کے
ہو سکتے ہیں اس رونے پہ طالب وہ جزا کے

جو شخص بھی عاشور کی شب بھاگ گیا تھا
اور ساتھ میرے بیٹے کا دکھ میں نہ دیا تھا
مظلوم کی غربت کا نہ احساس کیا تھا
پرسے کیلیئے در پہ وہی آن کھڑا تھا

شبیرؑ کے دکھ ان کے بھی چہرے سے عیاں تھے
پرسے کیلیئے آئے تھے اور اشک رواں تھے

خود شمر بھی جس وقت تھا ضربات لگاتا
ہر ضرب پہ خود شمر بھی تھا اشک بہاتا
شبیرؑ کا سر جو بھی تھا نیزے پہ اُٹھاتا
ساون کی طرح اشک تھا آنکھوں سے گراتا

یہ رونا بھی کیا داخل احکام عزا ہے
کیا خلد اسی اشک فشانی کی جزا ہے

جب اہل حرم شام کی گلیوں میں گئے تھے
بازار میں خطبے میری بیٹی نے دیئے تھے
ماتم سرِ بازار زمانے نے کئے تھے
دشمن بھی ہر اِک بام سے رو رو کے گرے تھے
کیا ان کے دلوں میں بھی محبت تھی ہماری
دراصل قیامت تو یہ غربت تھی ہماری
تم مجلس و ماتم میں جو تھے اشک بہاتے
الفت تھی یا غربت کے تھے حالات رلاتے
ذاکر تمہیں جب درد کے قصے تھے سناتے
بخشش کیلئے تم بھی تھے چار اشک گراتے
کیا اپنوں کو رونے میں بھی طالب تھے جزا کے
یا مجھ ہی پہ احسان جتاتے ہو عزا کے
یہ سچ ہے کہ تھے جانتے آدابِ وفا کو
بے شک ہے کیا زندہ رسوماتِ عزا کو
بھولے نہ تھے تم گریۂ شاہِ شہدا کو
موجود سمجھتے بھی تھے تم آلِؐ عبا کو
حسرت سے میرا بیٹا مجالس میں تھا آتا
حالت پہ تمہاری تھا بہت اشک بہاتا

www.khrooj.com

کہتا تھا کوئی شخص تو پرسہ مجھے دے گا
اس گھر کے اُجڑنے کا بھی افسوس کرے گا
گھر پاک کی آبادی کے چند حرف کہے گا
بانٹے گا میرا درد ، سکوں مجھ کو ملے گا

کیا اس کو سمجھتے ہو تم آداب عزا کے
چند حرف تسلی کے ، نہ الفاظ دعا کے

کیا پورے اترتے ہو تم آدابِ وفا میں
یہ ٹھیک ہے کچھ خرچ تو ہوتا تھا عزا میں
کیا ہرج یا کچھ خرچ بھی ہوتا تھا دعا میں؟
زحمت تمہیں کیا تھی جو دعا کرتے بکا میں

جو بھی میرے بیٹے کو دعا دے نہیں سکتا
اب مجھ سے وہ رونے کی جزا لے نہیں سکتا

ملحوظ رکھے جس نے ہیں آداب وفا کے
تھے پورے شرائط کیئے تعظیم عزا کے
حقدار وہی ٹھہریں گے اس وقت جزا کے
ہیں ساتوں بہشت آج جزا اشک بکا کے

اس شرط سے تر اشک سے مچھر کا جو پر ہے
اس اشک کی قیمت ہے تو فردوس کا گھر ہے

جعفرؑ ہمیں اب دیکھنا ہے رسم عزا کو
لازم ہے کہ ملحوظ رکھیں شرطِ وفا کو
داخل کریں گریہ میں شہنشاہؑ کی دعا کو
یوں راضی کریں مادرِؑ شاہِ شہدا کو

اس طرح ادا دل سے یہی رسمِ عزا ہو
ہوں اشک رواں آنکھوں سے ہونٹوں پہ دعا ہو

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

بقدرِخیال

عصمت تیری میراث ہے وحدت تیری جاگیر
ہے عرش تیرا سہم مشیت تیری تدبیر
ہدیہ تیرا جنت ہے تو صدقہ تیرا تطہیر
تیرہ 13 ہیں تیرا خواب تو خالق تیری تعبیر
احساں ہیں تیرے باقی خدا اور امم پر
چلتی ہے رضا آ کے تیرے نقش قدم پر

تیرہ تیرے آئینے تو اِک عکس نما تو
کونین میں پیمانۂِ اوصافِ خدا تو
اللہ کا اِک وعدۂ بر وقت وفا تو
وجہ اللہ ہے گر باقی تو ہے وجہ بقا تو
کعبہ تیرا مرکب ہے یداللہ تیری شمشیر
غازیؑ کے خد و خال ، تو اللہ کی تصویر

www.khrooj.com

سانسوں میں تیرے وحی مسلسل کی مہک ہے
زلفوں میں تیری خلوتِ قرآں کی لٹک ہے
چہرے پہ تیرے خاورِ وحدت کی چمک ہے
لہجہ میں سلونی کی دل آویز کھنک ہے
ہونٹوں پہ اَلستُ کی صداؤں کی مسی ہے
آواز میں گم کن فیکونی کی گھڑی ہے

انوارِ الٰہی کے لئے پردۂ مستور
پوشیدہ تیرے عقب میں اللہ کا کل نور
گو غیب ہو لیکن تیرا اظہار ہے بھر پور
ہر قلب تیرا سینا ہر اِک ذرہ تیرا طور
ہر فکر تیرے نور میں محصور جزیرہ
اندھوں کی بھی آنکھیں ہیں تیرے نور سے خیرہ

حوروں سے اٹے تیری چہل قدمی کے رستے
ڈاٹوں میں فرشتوں کے وہ چونکے ہوئے دستے
راہوں پہ وہ صلوات کشا پھول برستے
قدموں کو تیرے عرش کے قالین ترستے
ہے اصلِ حیات اصل تیری زلف کی چھاؤں
پاتی ہے بقا ہستی تیرے چوم کے پاؤں

www.khrooj.com

سانسوں میں ہے جیون تو ہے تو سانسوں کا جیون
ہستی جو ہے گلشن تو ہے تو رونق گلشن
رنگوں کا تو رنگریز نفاست کا تو آنگن
خوشبوؤں کا عطار ہے مہکار کا ساون
فطرت کا مصور تو مناظر کا تو نقاش
دھرتی کی نمو ارضِ تنوع کا تو آکاش
گلشن کی چہک میں تیرے خطبات کی گفتار
سروانِ چمن قامت موزوں پہ ہیں اشعار
اور تیری وجاہت کے قصائد ہیں یہ کہسار
اور نعت مجسم ہیں تیری ابر گہر بار
ہر ندی تیری مدح میں نت غزل سرا ہے
ہر چشمہ تیرے گیت سنانے میں لگا ہے
تشبیب تیرے حسن کی رنگ رُخِ گلزار
اور تیری حدیٰ خوانی میں گم جھومتے اشجار
بادل کی گرج میں تیری تکبیر کی للکار
بجلی کے چمکنے میں تیری نعت ذوالفقار
ساون میں تیری زلفوں کی گاتی ہوئی قمری
اور فصل بہاراں میں تیرے حسن کی ٹھمری

www.khrooj.com

صحراؤں کے سینے میں تیرے عشق کی دعوت
چشموں میں تیری شیریں بیانی کی حلاوت
اور آب بقا تیرے تبسم کی وضاحت
نیچر تیری تمہید کی اِک نہج بلاغت

غنچوں میں مچلتے تیری ندرت کے فرادیس
کلیوں میں تیرے ہونٹوں سے مانگی ہوئی تقدیس

چمکیلے برف پوش پہاڑوں کا تو محرم
بہتے ہوئے جھرنوں میں تیرا دھیما ترنم
ہر بپھرا سمندر تیرے اجلال کا پرچم
چھٹتے ہوئے لاوؤں میں تیرا رعب مجسم

ہریالی تیرے حسن و جوانی کی ہے اُترن
اور چشمہءِ کوثر تیرے لبوں کا ہے جوٹھن

فردوس کی گل کاری تیرا نقش قبا ہے
خورشید عدن اِک تیرے ہنسنے کی ادا ہے
اور باغ ارم تیرے تکلم سے کھلا ہے
ہر عرش کی محراب تو نقشِ کفِ پا ہے

ہر چیز میں ہے حسن تیرے رُخ کی فضا سے
جنت بھی مہکتی ہے تو خضرا کی ہوا سے

WWW.KHROOJ.COM

تسبیح ملائک بھی تیری حمد سرائی
ابرو تیرے محراب کہ خم جن میں خدائی
پیشانی میں توحید کی نت جلوہ نمائی
ہونٹوں نے ہے قرآں کو بھی تبلیغ سکھائی

یہ تیرے قدم برکت قدرت کا بھرم ہیں
جو قدسی جبینیں ہیں تیرے نقش قدم ہیں

ہر شے ہے تیری راہوں میں آنکھوں کو بچھائے
ہونٹوں پہ ہیں تعجیل کے الفاظ سجائے
ہے روحوں کو ہر چیز نگاہوں میں بٹھائے
دل سجدے میں کہتے ہیں کہ تو تاج سجائے

غیبت پہ تیری سوگ مناتی ہوئی خوشیاں
آ دیکھ ذرا اشک بہاتی ہوئی خوشیاں

فرقت میں تیری کون و مکاں سوگ میں گم ہیں
جتنے بھی ہیں خوشیوں کے نشاں سوگ میں گم ہیں
سادات ہیں سب نوحہ کناں سوگ میں گم ہیں
جذبوں کے دل آویز جہاں سوگ میں گم ہیں

جعفرؑ ہے دعا کرتا تمناؤں کا گلشن
آباد ہو اب تو تیرے اجدادؑ کا آنگن
(آمین یارب العالمین)

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

WWW.KHROOJ.COM

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

مدحِ بے بیاں

تو ہی امامؑ دورِ جدید و قدیم ہے
تو ہی مزاج دانِ علیؑ ءِ عظیم ہے
قرآں تیرے کرم سے کتاب عظیم ہے
لہجوں سے تو ہی طور پہ ربِ کلیم ہے
خالق کا تیرے پیکر حق میں ظہور ہے
سورۂ نور میں تو ہی اللہ نور ہے

حاصل بہار تجھ سے دل رنگ و بو کرے
موج ضیائے رُخ سے تو سورج وضو کرے
چشم مزاج عصر تیری جستجو کرے
خود قلب کبریا بھی تیری آرزو کرے
صورت بنا کے تیری مصور ہی کھو گیا
تو یوں بچا کہ وہ تیری تصویر ہو گیا

www.khrooj.com

تیری نگاہِ ناز تصور میں آ گئی
روحِ مسیح چرخ پہ مستی سی چھا گئی
ہستی خمارِ لطف تمنا چرا گئی
فکر ملائکہ بھی ذرا لڑکھڑا گئی

قطرے عرق کے جذب ہوئے آستین میں
سجدے مچل کے رہ گئے قدسی جبین میں

محبوبِ کبریا کی بھی محبوبیت ہے تو
آلِؑ کسا کی محفل صد تمکنت ہے تو
اللہ کی نمود بھی نورانیت ہے تو
اور انبیاء سے بولتی وحدانیت ہے تو

تو مظہر جلی ہے تو غیب الغیوب ہے
تو مغربِ قدیر وہ تجھ میں غروب ہے

تو صاؑحب الزمان ہے زماں سے اجل ہے تو
اور شجر طیبہ کا سرِ شاخ پھل ہے تو
اللہ کا زمین پہ نعم البدل ہے تو
اللہ پر نوشتہ جو ہے عزوجل ہے تو

نازاں نیابتوں پہ تمہارا منیب ہے
اللہ کا تو مظہر سرِ عجیب ہے

تیرے کرم میں مخفی ہے اللہ کا مزاج
معبود و عبد کا تو حسیں تر ہے امتزاج
سجدوں سے تیرے باقی ہے واللہ خدا کی لاج
ہستی کو تیری تجھ کو خدا کی ہے احتیاج
مستک پہ انبیاء کی ، تیرے ثبت ہیں سجود
خالق کو بھی پسند ہے یہ وحدت الوجود

ہستی تیرے کرم کے ہے سانسوں سے ذی حیات
قائم تیری عطا سے ہے یہ شتر ممکنات
وابستہ تیرے دم سے ہے کونین کی نجات
وقفِ دعا خدا بھی ہے آ اے کریم ذات
جعفرؔ کی آرزو ہے تو تلوار تھام لے
اور پاک خاندانؐ کا اب انتقام لے

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

حق و باطل

حق بھی ہے آتا رہا ، باطل بھی ہے آتا رہا
حق سے ہے باطل ازل کے دن سے ٹکراتا رہا
باطل اپنے زعمِ باطل پر ہے اِتراتا رہا
اپنے بر میں اقتدار و جبر ہے لاتا رہا
جب بھی آتا ہے یہ باطل لے کے انساں کا زوال
شان و شوکت سے پھر آتا ہے بصد جاہ و جلال

دورِ باطل کا ہے سرمایہ تو جبر و اقتدار
تاجِ زریں ، تختِ شاہی ، دبدبہ ، عزت ، وقار
زیب و زینت ، جملہ سامانِ تعیش افتخار
ظلم کی بد مستیوں کا ایک لافانی خمار
آدمیت کے سنہرے خواب ٹھکراتا ہوا
ظلم و دولت سے بشر کی فکر چندھیاتا ہوا

www.khrooj.com

جس کے آگے آدمیت بے وقار ، انساں حقیر
جس کی ہیبت کی چٹانوں کے تلے مردہ ضمیر
جس کی تیغ ظلم کی وحشت میں ہر انساں اسیر
جو دکھائے آدمی کو قدرتِ جبر قدیر
جس میں مغروری وجاہت ، جس میں فرعونی مزاج
جو بشر کا مالک مطلق بوجہ تخت و تاج

حق جب آتا ہے تو غربت کی ردا اوڑھے ہوئے
بے سر و ساماں صداقت کی قبا اوڑھے ہوئے
بے سہارا جسم پر ہر اِک جفا اوڑھے ہوئے
خیر انساں میں مزاجِ کبریا اوڑھے ہوئے
فکر کے تیشے سے قصرِ ظلم کو ڈھاتا ہوا
آدمی کو آدمی کی راہ پر لاتا ہوا

فقر و فاقہ میں وہ اِبراہیمیت کا ترجماں
مال و دولت سے تہی داماں ، پہ میر کارواں
شوکت شاہی نہ جس میں تاج کا وہم و گماں
فکری دولت سے غنی اور ظاہراً محرومیاں
شر سے ٹکرانے کی ہمت ، حوصلوں میں زندگی
فکر میں سونتی ہوئی شمشیر محکم عزم کی

حوصلہ وہ حوصلہ جو مثلِ یزداں لا یموت
جس کے آگے ہیبت فرعونِ دوراں بے ثبوت
جس کے خطبوں سے زبانِ ظلم نت وقف سکوت
ظلم کے منہ پر طمانچہ جس کا چھوٹا سا قنوت
غربتوں کی گود سے اگتا سنہری انقلاب
ولولے چڑھتی ہوئی ندی کا بے خود پیچ و تاب
حق مزاجِ خسروی کے در سے ٹھکرایا ہوا
دشت سینا میں ہراساں کر کے دوڑایا ہوا
ظلم کی زنجیر کی ہیبت سے گھبرایا ہوا
مفلسی کی کوکھ میں پل پل کے مرجھایا ہوا
گرد میں ڈوبے ہوئے موئے پریشاں خم بہ خم
اِک بڑے بے باک سے انداز میں اُٹھتے قدم
چیتھڑے ، بپھری ہوئی چھاتی پہ حسن جاویداں
آہنی اعصاب پر موزوں دریدہ دھجیاں
خشک ہونٹوں پر نڈر الفاظ کا بحر رواں
جذب پیشانی میں کل کونین کی محرومیاں
جس کی ٹھوکر سے فصیل قیصری دیوارِ آب
جس کے شعلہ وش بیاں سے زہرۂ خسرو کباب

جس کے فوجی مفلس و نادار و بیمار و غریب
ابدی استحصال کے کچلے ہوئے حرماں نصیب
موت کی سرحد میں پلتے زندگانی کے قریب
ظلم کی زنجیر میں جکڑے غلامی کے رقیب
لب پہ ہلکی سسکیاں سینے میں طوفانِ جنوں
پشت پر کوڑوں کی ضربیں ، زندہ احساسِ دروں
آہنی پیکر میں اِک جلتے پسینے کی مہک
جن کی قسمت میں نہیں ہے اجر محنت کی جھلک
کوئی تبدیلی نظر آتی نہیں جب دور تک
دیکھتے ہیں ہاتھ ماتھے پہ دھرے سوئے فلک
فکر سے ذہن مفکر سی نظر حالات پر
ہوش کی ڈالے ہوئے چادر جواں جذبات پر
منتظر ہیں جو ندائے وحدتِ انسان کے
وہ ندا جس پر دریچے وا رہیں اذہان کے
جو رویے بھی بدل دے عالمِ امکان کے
بخش دے انساں کو جو اوصاف کل یزداں کے
ہاں یہی افواجِ حق ہیں گو سبھی نادار ہیں
موت کے لشکر سے پیہم بر سر پیکار ہیں

انہی کے ہاتھوں کی جنبش پر فدا تقدیر ہے
ان کی قسمت ہی میں عہد نو کی پھر تعمیر ہے
ان کے جذبوں سے تو لرزاں یہ نظام پیر ہے
ان کا چہرہ اپنے مستقبل کی اِک تصویر ہے
ہاں وہ مستقبل کہ جو ہے انقلابِ دین حق
کہنہ قدروں کیلئے جو اصل ہے آئین حق
حق نے پھر آنا ہے جب کچھ فیصلے اوڑھے ہوئے
اِک جواں پیکر پہ لاکھوں ولولے اوڑھے ہوئے
فقر پرور تن پہ لاکھوں زلزلے اوڑھے ہوئے
حال و ماضی کے کروڑوں دل جلے اوڑھے ہوئے
جن کے ہر تیور میں لاکھوں انقلابِ جاں فزا
حسن غربت پر نکھرتا اِک شباب جاں فزا
جعفرؔ اس دن کیلئے ہے منتظر اظہارِ حق
ظلم کی گردن پہ کھنچ جائے گی جب تلوارِ حق
ہوں گے جب اعیانِ ملکِ حق علمبردارِ حق
عدل متعین کرے گا پھر نئے اقدارِ حق
یوں نظام عدل کا سورج مکھی کھل جائے گا
آدمی کو آدمی کا مرتبہ مل جائے گا

الحمد للہ و شکراً لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

www.khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

بالواسطہ

اے خرد اس ذات کی دہلیز پر سر کو جھکا
سوچ کی وحشی اڑانوں کو کیا جس نے رسا
فکر کی ہر اِک گرہ پر جو ہوا عقدہ کشا
فطرسِ تخیّل کو جس نے کیئے ہیں پر عطا
جس نے بخشا آدمیت کو تیری ایمانِ کل
تیری بشریت کی گودی میں دیا یزدانِ کل

حکم ہے قرآن میں خالق کو تم ایذا نہ دو
اور ید مغلولۃ خالق کے حق میں مت کہو
کونوا انصارِ خدا ،خالق کے تم ناصر بنو
تم ملاقوالله کے سب منتظر بن کر رہو
یہ جو ہے ان تنصرالله پر بھی ینصرکم سند
وہ کرے نصرت تمہاری ، تم کرو اس کی مدد

www.khrooj.com

فکر کے قابل ہے ان آیات کی طرزِ ادا
کیا اذیت میں بشر کی ہے دو عالم کا خدا
کیا کبھی ایذا میں ہو سکتا ہے خالق مبتلا
ایسا جب ممکن نہیں آیات کا مقصد ہے کیا
مقصد آیات سمجھیں گر نبیؐ کی ذات ہے
لیکن ان کا تو علیحدہ تذکرہ بھی ساتھ ہے
کیا خدا کمزور ہے نصرت کی ہو کچھ احتیاج
شان کے شایاں اسے گنتا ہے وحدت کا مزاج
کیا خدا مظلوم ہے نصرت کا لیتا ہے خراج
اس کی قدرت میں ہے شامل نصرتوں کا امتزاج
کیا ہماری نصرتوں ہی سے ہے وہ ذاتِ اجل
کس سے ترسیدہ ہے وہ اور کیا ہے نصرت کا محل
تنگ دستی کا جو دے طعنہ بھلا وہ کون ہے
جو کہے مغلول دستِ کبریا وہ کون ہے
پوچھ کر کوئی بتا دے اے خدا وہ کون ہے
جس کو ہے رزّاقِ حق پہ شک رہا وہ کون ہے
سب خدا کو مانتے ہیں قادر و منعم غنی
کیا ہے مقصد ان کا خود فرمائیں قرآں کے دھنی

www.khrooj.com

کیوں ملاقاتِ الٰہی کا ہے کرنا انتظار
کیا بشر کی آنکھ کو ہے؟ تابِ دید کردگار
دیکھ سکتا ہے بشر کیا جلوۂ پرودگار
کیا نگاہوں سے نظر آنا ہے خالق کا شعار
تجربہ دیدار خالق کا ہوا ہے بیشتر
ہو گئے بے ہوش موسیٰ جل گئے باقی بشر
کیسی نصرت ہم کریں اور وہ کرے گا کیا مدد
جو طلب نصرت کرے کیسی ہے وہ ذاتِ صمد
اپنی نصرت پر "یثبت" کی ہے کیا دیتا سند
ایسی باتوں کو تو خود قرآن کر دیتا ہے رد
ہاں اگر یہ کام جب ہونے کو ہوں بالواسطہ
پھر تو کھلتا ہے عقائد کا نیا اِک راستہ
جیسے ہے اکثر حدیثوں میں یہی وارد ہوا
تم سے روزِ حشر پوچھے گا دو عالم کا خدا
تو کھلانے اور پلانے پر مجھے راضی نہ تھا
اقرضوا کہنے پہ عاری قرض دینے سے رہا
چھوڑ کر دورِ مصیبت میں تو بھاگا تھا مجھے
گھیر کر تحقیر غربت میں تو بھاگا تھا مجھے

میں سوالی تھا نہ آیا تو عنایت کیلئے
کب جھکا تھا زندگی میں تو عبادت کیلئے
تو نہ آیا تھا کبھی میری زیارت کیلئے
تو علالت میں نہ پہنچا تھا عیادت کیلئے
تو نے کی تھیں میری سنت میں بڑی تبدیلیاں
آج کیا لینے کو آیا ہے تو اے انساں یہاں
تب کہے گا آدمی اے قادر حق کارساز
تو ازل ہی سے ہے ان چیزوں سے مولا بے نیاز
اس تیرے فرمانِ حق میں جانے کیا مضمر ہے راز
تیری سرتابی سے میں کرتا رہا تھا احتراز
میری فکر و فہم سے یہ حکم ہے تیرا بلند
کیسے اس ارشاد تک پہنچے تخیل کا سمند
حکم ہو گا دیکھ مقصد ہیں یہ اس فرمان کے
یہ تو تھے بالواسطہ تیرے حقوق اخوان کے
جو وہاں موجود تھے بھائی تیرے ایمان کے
تو رہا انجان ان سے رازِ ایماں جان کے
کیونکہ ہے مومن کا زائر عرش پر میرا زوار
ایک مومن کی مدد ہے نصرت پروردگار

ساتھ ہی تاکید کی تھی میں نے اِک قرآن میں
آئیڈیا اس کا دیا لا تعبد الشیطٰن میں
اِک بڑا مقصد خفی تھا میرے اس فرمان میں
کوئی گو عابد نہیں شیطان کا امکان میں

اس میں بھی بالواسطہ کی سیڑھیاں موجود ہیں
عبد ہیں سامع ، سنیں جن کی ، وہی معبود ہیں

جب کبھی گفتار کی کرتا ہے کوئی ابتدا
سامعین اس کی عبادت میں ہیں ہوتے مبتلا
گر خدا کی سمت سے گفتار ہوتی ہے ادا
بندگی سامع کی گنتا ہے دوعالم کا خدا

اور اگر تقریر میں ابلیس کا رجحان ہے
جان لیں بالواسطہ یہ طاعتِ شیطان ہے

اس طرح خالق کی نصرت بھی ہے تو بالواسطہ
اور اسے دینا اذیت بھی ہے تو بالواسطہ
اس خدائے کل کی طاعت بھی ہے تو بالواسطہ
اس کا سجدہ اور عبادت بھی ہے تو بالواسطہ

واسطہ ہے جو وسیلہ مقصد کونین ہے
وہ وسیلہ عابد و معبود کے مابین ہے

www.khrooj.com

چھوڑ دیں بالواسطہ کے رنگ میں گر ہم نماز
پھر تو کعبہ کو نہیں مسجود ہونے کا مجاز
بے محل بے ربط ہے کونین کے سجدوں کا راز
سامنے کیونکہ نہیں سجدوں میں ربِ کارساز
خانہءِ توحید کا مصداق بھی بے سود ہے
یہ تو ہے اِک کمرہ اور جانے کہاں معبود ہے
لیکن اس ذاتِ احد کا ایک ہی قانون ہے
کیونکہ وہ خلاقِ کل مخفی ہے اور مکنون ہے
اس کی ہر اِک بات کا اِک واسطہ معنون ہے
اِک وسائل ہی وہ ہیں جن کا بشر ممنون ہے
اس کی ہر اِک بات میں مضمر وسیلے کی نمود
ان وسائل سے قوی فکر خیالاتِ سجود
کیجیئے اِک بار اب اس بابِ حطہ پر نظر
ایک تابوتِ سکینہ محترم بالیدہ تر
جس پہ تصویریں نبیوں کی کھلی اور مختصر
ان پہ آویزاں سی تصویرات وہ اثنا عشر
اور اسی تابوت میں بخشش کی جو اِک دین ہے
خلعتِ موسیٰ ہے اس میں ساتھ ہی نعلین ہے

www.khrooj.com

سر بہ سجدہ ہیں سبھی یہ آستانِ عفو ہے
خوشہ چیں ہے ہر بشر یہ گلستانِ عفو ہے
ہاں اسی سجدے میں مضمر داستانِ عفو ہے
عاصی ذہنوں کیلئے یہ اطمینانِ عفو ہے
اصل میں بالواسطہ یہ سجدہءِ معبود ہے
واسطہ مسجود ہے تو خود خدا مسجود ہے
ہم حقیقت کی طرف لائیں اگر رخشِ خیال
اِک طرف مخلوق ہے اور اِک طرف خود ذوالجلال
پاٹنا ایسی خلیجوں کا ہے انساں سے محال
واسطہ مابین دونوں کے ہے اِک احمدؐ کی آلؑ
نطقِ سرورؐ میں ہمیشہ ہے خدا رطب للساں
دہنِ سرورؐ میں چھپی تھی گویا خالق کی زباں
ایسی کل آیات کے مصداق ہیں آلِؑ عبا
لفظ ہے اللہ کا یہ ہیں مراد و مدعا
ان کو دکھ دینے سے ہوتا ہے دکھی وہ خود خدا
ان کی نصرت میں چھپا ہے انتصارِ کبریا
اور جو دیدار خدا ہے انہی کا دیدار ہے
حشر میں اظہار قدرت انہی کا اظہار ہے

www.khrooj.com

انہی کی طاعت حقیقت میں اطاعت رب کی ہے
انہی کے سجدے میں صد گونا عبادت رب کی ہے
انہی کی نصرت میں اِک طرفہ سی نصرت رب کی ہے
ان کو دکھ دینا حقیقت میں اذیت رب کی ہے
خلق کے ہادی بھی ہیں اور حامل قوسین ہیں
حد فاصل خالق و مخلوق کے مابین ہیں
قادریت کی رگ و پئے میں رواں آلِؑ عبا
نورِ حق کی اظہریت کے نشاں آلِؑ عبا
وسعت دستِ جلی کے رازداں آلِؑ عبا
خالقیت کی زباں کے ترجماں آلِؑ عبا
فعل خالق کے یہی فاعل بہ عنوانِ حیات
ہیں یہی خالق کے کل اقوال کی کل کائنات
لفظ اللہ کا ہیں کل مفہوم یہ آلِؑ عبا
عصمتِ قدوس سے معصوم یہ آلِؑ عبا
قاسم اوّل کے ہیں مقسوم یہ آلِؑ عبا
ہیں کتابِ حق میں رب مرقوم یہ آلِؑ عبا
ان سے ہے جو بھی رویہ وہ خدائے کل سے ہے
جو بھی رشتہ ان سے ہے وہ کبریائے کل سے ہے

پھول ہے خالق انہی کا یہ حقیقی رنگ و بو
نور ہے خالق تو اس کی یہ ضیائے کو بہ کو
نطق ہے خالق تو اس کی یہ مقدس گفتگو
گر رگِ جاں ہے خدا تو اس میں یہ جاری لہو
ان کو آپس سے جدا کرنا بھی ہے کفر جلی
ان کی عزت اصل میں عزت ہے خود توحید کی

ان کا باطن ہے خدا اور اُس کا ظاہر ہیں یہی
جن میں ہوتا ہے وہ ظاہر وہ مظاہر ہیں یہی
وہ تو ہے پردے میں اور پردے سے باہر ہیں یہی
رب بہ باطن ہے وہ خالق اور بظاہر ہیں یہی
صاف ظاہر ہے کہ قرآں کی ہر اِک تاکید سے
جو رویہ ان سے ہے وہ اصل ہے توحید سے

جعفرؑ عالم کیلئے یہ مقتدائے عصر ہیں
طاعت و تعبید میں یہ منتہائے عصر ہیں
صورتِ اظہار میں یہ کبریائے عصر ہیں
کل جہاں کے واسطے یہ خود خدائے عصر ہیں
یہ ہیں مظہر ان میں ظاہر خود خدا کی ذات ہے
ان کے بارے سوچنا بندے کی کیا اوقات ہے

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیہ

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

مصلحت

جہانِ کُن فکاں اِک حیرتوں کا کارخانہ ہے
نہیں جائے تعجب مصلحت کا آستانہ ہے
بجا ہے آدمیت کا رویہ وحشیانہ ہے
بشر مجموعۂ اضداد پر مبنی فسانہ ہے
جہاں خورشید چمکے گا وہاں اظلال ابھریں گے
ہدایت کی چکاچوندوں میں روئے ضال ابھریں گے

کبھی اضداد میں وجہِ بقا مخفی نہیں ہوتی
نہ ہوتا گر فلک سر پر تو پھر بھی یہ زمیں ہوتی
اگر اصل بقا حق کی رکاوٹ میں کہیں ہوتی
تو پھر درگاہِ باطل پہ بھی انسان کی جبیں ہوتی
مخالف کی شرارت ہے اسی نقص کلیدی میں
حسینیتؑ بقا پاتی نہیں عکسِ یزیدی میں

www.khrooj.com

نہ گر مظلومیت کی حق کے شانوں پر قبا ہوتی
تو پھر دورِ امیہ کی بھلا پہچان کیا ہوتی
حسینیتؑ کے سر پہ گر ردائے کبریا ہوتی
نمازِ کفر بھی نعلین اطہر میں ادا ہوتی
مگر حق نے بہ مظلومی صف باطل سے لڑنا تھا
حقیقت میں یہ باطل کو رنگے ہاتھوں پکڑنا تھا
جو جذبے دب چکے تھے خوف سے باطل کے سینوں میں
ارادے جو بھرے تھے کفر کے وحشی خزینوں میں
جو لاوے پک چکے تھے ظلم کی کالی جبینوں میں
جو خنجر چھپ چکے تھے لااِلہ کی آستینوں میں
ہر اِک سازش کو اہل حق نے طشت از بام کرنا تھا
کہ میدانِ عمل میں موردِ الزام کرنا تھا
صلیب ظلم پر لٹکا ہوا جو جسم عریاں تھا
یہودیت کی تسکین انا کا صرف ساماں تھا
انہیں معلوم کیا تھا دار میں کیا راز پنہاں تھا
بظاہر موتِ عیسیٰ پر ہر اِک ملعون فرحاں تھا
حقیقت میں سبھی سامان تھا اتمامِ حجت کا
یہی طرزِ عمل ہر وقت جاری ہے مشیت کا

WWW.KHROOJ.COM

لٹکتا ہے سرِ دارِ جفا کیا جسم عیسیٰ ہے
یا ان کے اِک بہیمانہ تخیل کا سراپا ہے
یا باطل کے فریب چشم کا گہرا دھندلکا ہے
یا ان کی اِک غلط فہمی کا اِک پر حول نقشہ ہے
جسے مصلوب سمجھے تھے وہی افلاک تک پہنچا
گراتے تھے جسے وہ سرحدِ ادراک تک پہنچا
یہ باطل کو گماں ہے اپنی فرضی کامیابی کا
گھمنڈ اس کو ہے اپنی ظاہری اس فتح یابی کا
حقیقت میں تو یہ موقع تھا اس کی بے نقابی کا
ہمیشہ وقت کم ملتا رہا ہے بازیابی کا
کہ نمرود اپنے تیروں کے لہو سے کامراں پایا
خدائے کل کے زخموں کا فقط اس نے گماں پایا
خلیل اللہ کی پٹی ، مشیت کا تقاضا تھی
رواں تھا حلق پر خنجر مگر کس کو خبر کیا تھی
یہ بے خبری مشیت ہے ، یہی وحدت کی منشا تھی
یہی پٹی برائے مصلحت بر چشم اعدا تھی
نہ تھا معلوم یہ مقتول دنبہ ہے کہ انساں ہے
یہ خون ماہیءِ افلاک ہے یا خونِ یزداں ہے

مظالم کے پسِ پردہ اگر دیکھیں حقیقت کو
اگر تحقیق میں لائیں خدائے کل کی حکمت کو
سمجھنے پر اُتر آئیں گر اہل حق کی عظمت کو
اگر دیکھیں محمدؐ سے محمدؐ تک کی وحدت کو

نظر آئے گا باطل خود فریبی کے سرابوں میں
سدا اڑتا ہوا پائے گا خود کو صرف خوابوں میں

مظالم کیا تھے وہ سارا فریب چشم اعدا تھا
وہ سفیانی دلوں کے قلب وحشی کا ہیولا تھا
مگر ہر ظلم ظالم کے جرائم کا سراپا تھا
اور ثابت وہ ہر اِک مجرم پہ اس کا جرم کرتا تھا

حقیقت جو بھی ہو یہ کھیل تھا عدلِ الٰہی کا
عزائم سے تھا موقعہ ڈھونڈنا ان کی تباہی کا

ادھر نیزہ زنی کے شوق نے تھی آگ بھڑکائی
ادھر حق نے سرِ میداں جواں بن کر سناں کھائی
تمنا قلب قاتل نے ادھر خنجر کی اپنائی
ادھر حق نے رگِ گردن کی صورت ربط میں لائی

اگر مظلومیت جباریت کی شکل میں آتی
تو عائد کس طرح سے فردِ جرم اعدا پہ کی جاتی

مچلتی تھیں جفائیں اس طرح قلبِ جسارت میں
ردائیں لوٹنے کی خواہشیں تھیں قلب امت میں
ادھر حق چادریں دے کر رہا محفوظ عصمت میں
جو نکلا حجب سے خالق نہ آیا پھر بھی رویت میں
فریب چشم سے باطل پڑے روزِ حساب اُٹھا
ردائیں لوٹنے والوں کے چہرے سے نقاب اُٹھا
انہی ادوار کے جو بعد میں حق آشنا آئے
وہ غواصِ مشیت اور حریم کبریا آئے
وہ کشافِ حقائق ، دین حق کے رہنما آئے
وہ محرم رازِ وحدت عقل کل وحدت نما آئے
انہوں نے آ کے سمجھایا حقیقت میں یہ کیا کیا ہے
کہ خونِ تیر نمرود اور اس کا مدعا کیا ہے
اسی انداز میں کرب و بلا کی داستاں سمجھیں
یہ باطل کے ارادوں کو سرِ نوک سناں سمجھیں
ستم زادوں کے ارمانوں ہی کا خونِ رواں سمجھیں
بواطل کے عزائم ہی کا خیموں پر دھواں سمجھیں
اجل ہے ورنہ دستِ ظلم سے ذاتِ اجل سمجھیں
ہے جو کچھ بھی ہوا اظہار تک اس کا عمل سمجھیں

ہے جعفرؑ دل اگر دکھتا تو امت کی جسارت سے
تعلق درد کا ہے اصل الفت کی حقیقت سے
جو گستاخی ہوئی سرزد تھی اس ملعون امت سے
وہ مجرم بچ گیا کیوں ظلم کی گستاخ جرأت سے

اسی کا انتقام ہے چاہتا قلب حزیں میرا
بجز اس کے کوئی بھی مدعا ہرگز نہیں میرا

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

عشق

مالکؑ سے تجھے عشق کا دعویٰ ہے بجا ہے
کیا عشق کے میدان کو سمجھے بھی ہو کیا ہے
اس عشق کی وادی کا ہر اِک موڑ نیا ہے
عاشق یہاں شبیرؑ ہے یہ کرب و بلا ہے
آساں نہیں اس عشق کی وادی سے گزرنا
ہے مانگ یہاں اپنا جگر چیر کے بھرنا

یہ عشق ہے ، بازیچہءِ طفلاں بھی نہیں ہے
یہ عشق فریضہ ہے تو آساں بھی نہیں ہے
عظمت کا ہے تمغہ یہ فراواں بھی نہیں ہے
یہ لوحِ فضلیت ہے تو ارزاں بھی نہیں ہے
کیا عشق میں ہے خود کو مٹانا تمہیں آتا؟
جاناں پہ ہے خود جان سے جانا تمہیں آتا؟

www.khrooj.com

آتش بھی ہے یہ عشق تو گلزار بھی سمجھو
یہ جام مئے ناب ہے تلوار بھی سمجھو
یہ مہکا ہوا گل ہے تو اِک خار بھی سمجھو
معراجِ تمنا ہے تو دشوار بھی سمجھو

گر عزم سے کہسار ہلا دو تو کرو عشق
اس آگ میں کونین جلا دو تو کرو عشق

کیا عشق کے ہو واقف انداز و ادا تم
کیا جانتے ہو معنیٔ آدابِ وفا تم
قربانیٔ عشاق کو دیکھو تو ذرا تم
پھر سوچنا ، آ سکتے ہو اس دشت میں کیا تم؟

کیا نفس سے لڑنے کے طریقوں سے ہو واقف
محبوب منانے کے سلیقوں سے ہو واقف

محبوب کے کہنے پہ جہاں چھوڑ سکو گے؟
تم خواہش کل سود و زیاں چھوڑ سکو گے؟
تم نفس کے لذاتِ جواں چھوڑ سکو گے ؟
لذات کے امواجِ رواں چھوڑ سکو گے ؟

سکھ چھوڑ کے دردوں کے خریدار بنو گے ؟
محبوب کے دنیا میں طلبگار بنو گے ؟

www.Khrooj.com

غیروں کی طرح اپنوں کی سہہ لو تو کرو عشق
خوشیوں کی لہو خیزی میں بہہ لو تو کرو عشق
اور آگ کے طوفاں میں بھی رہ لو تو کرو عشق
حق بات کو تیروں میں بھی کہہ لو تو کرو عشق
محبوب کی مرضی میں فنا ہو تو کرو عشق
محبوب ، دو عالم کا خدا ہو تو کرو عشق
تم مال کی الفت سے گزر لو تو کرو عشق
عورت کی محبت سے گزر لو تو کرو عشق
اولاد کی حسرت سے گزر لو تو کرو عشق
ناموس کی عزت سے گزر لو تو کرو عشق
گر نفس کو تم زہر پلا دو تو کرو عشق
مٹی میں انا اپنی ملا دو تو کرو عشق
دکھ درد کی لذت سے شناسا ہو تو کر عشق
لبریز تیرا درد سے کاسہ ہو تو کر عشق
دل تیرا مصائب کا جو پیاسا ہو تو کر عشق
ہر ظلم تیرے دل کا دِلاسا ہو تو کر عشق
گر عزت و ذلت نہیں یکساں تیرے آگے
پھر عشق ہے بازیچۂ طفلاں تیرے آگے

www.khrooj.com

خون اپنا ایاغوں میں جلا لے تو ادھر آ
امارگیٔ نفس مٹا لے تو ادھر آ
ہر چیز سے ہاتھ اپنا اُٹھا لے تو ادھر آ
تو خونِ تمنا میں نہا لے تو ادھر آ
جیون کو اگر موت پلا دے تو ادھر آ
دنیا بھی اور عقبیٰ بھی جلا دے تو ادھر آ

تم عشق کا فرمانِ جہانبانی تو دیکھو
عشاق کا تم جذبۂ قربانی تو دیکھو
اور عشق کی ذہنوں پہ حکمرانی تو دیکھو
عشاق کی الفت میں قدر دانی تو دیکھو
کونین سے کیا ہاتھ اُٹھا سکتے ہو تم بھی
خواہش کا گلا خود ہی دبا سکتے ہو تم بھی

کیا عشق کو تم راہِ ہدیٰ مان سکو گے
تم عشق کی ہر بات بھلا مان سکو گے
معشوق کو ہر شے سے بڑا مان سکو گے
محبوب کو عالم کا خدا مان سکو گے
معشوق کو معبود بنا سکتے ہو تم بھی
کونین کا مسجود بنا سکتے ہو تم بھی

www.khrooj.com

ہاں سوچ کے اس عشق کے صحرا میں قدم رکھ
جوتوں کو اتار عشق کے سینا میں قدم رکھ
تج دونوں جہاں عشق کی دنیا میں قدم رکھ
تو خود کو مٹا دشت معلیٰ میں قدم رکھ

سر اپنا کفِ دست پہ دھر لے تو ادھر آ
قتل اپنی تمناؤں کو کر لے تو ادھر آ

قربان گہِ عشق میں سر دے تو ادھر آ
پابند وفا خود کو جو کر دے تو ادھر آ
تن خونِ رگِ جان سے بھر دے تو ادھر آ
جاں ہنس کے تہہ تیغ اگر دے تو ادھر آ

آ موت سے لڑنا تو اگر سیکھ چکا ہے
نیزوں پہ چڑھا لینا جگر سیکھ چکا ہے

آنا ہے تو پھر جون کے انداز و ادا سیکھ
جاں دینا حبیب ابن مظاہر سے ذرا سیکھ
اکبرؑ سے لب و لہجہِ آذانِ درا سیکھ
غازیؑ سے نگہبانیِ آدابِ وفا سیکھ

تو وہب سے تکمیلِ رسومات جہاں سیکھ
سہروں کی ادائیں بھی سرِ نوکِ سناں سیکھ

www.khrooj.com

اس دشت میں ہر چیز مٹا لے تو قدم رکھ
میثم سے بھی قد اپنا بڑھا لے تو قدم رکھ
ہم درس تو مسلمؑ کو بنا لے تو قدم رکھ
غازیؑ کے کچھ انداز چرا لے تو قدم رکھ

قاسمؑ کی طرح سہرے سجا لو ادھر آؤ
اور موت کو دلہن جو بنا لو ادھر آؤ

نیزے پہ چڑھا سکتا ہے تو سر تو ادھر آ
گھوڑوں سے مٹا سکتا ہے پیکر تو ادھر آ
کھا سکتا ہے بازار میں پتھر تو ادھر آ
سہہ سکتا ہے توہین کے منظر تو ادھر آ

کھا سکتے ہو سینے پہ اگر تیر تو پھر آؤ
سہہ سکتے ہو ناموس کی تشہیر تو پھر آؤ

محبوب پہ ہر چیز لٹانا ہو تو پھر آؤ
خود تیر کلیجے پہ جو کھانا ہو تو پھر آؤ
گردن تہہ خنجر جو کٹانا ہو تو پھر آؤ
ناموس کے خیموں کو جلانا ہو تو پھر آؤ

قربان گہِ عشق میں چڑھنا بھی تو سیکھو
معراج پہ قرآن کو پڑھنا بھی تو سیکھو

معشوقِ ازل! تو ہی یہ معراج عطا کر
دے اوجِ قلندر میری ہستی کو مٹا کر
عشاق کے قدموں کی مجھے خاک بنا کر
اور مجھ کو عطا اتنا تو اعزازِ وفا کر
جعفرؔ رہے نت زمرۂ انوار میں شامل
یعنی رہے عشاق کے انصار میں شامل

آمین یارب العالمین

الحمد للہ و شکرا لصاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوات اللہ علیک

www.Khrooj.com

هو الحی القیوم
یا مولا کریم عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیك

دعا

حسنؑ کے دلبرؑ کے سر پہ یارب رسولِؐ اکرم کا تاج دیکھوں
تمام عالم پہ دین حق کے ہنوز رائج رواج دیکھوں
تباہیءِ کفر اور دنیا پہ والیءِ حق کا راج دیکھوں
عدو کے سر پہ اجل عجل ، اور شاہیءِ حق بھی آج دیکھوں
نبیؐ کے گلشن پہ آج جعفرؑ بہار ابدی یوں پر فشاں ہو
ہر ایک غنچہ کھلے خوشی سے کلی کلی مل کے شادماں ہو

آمین یارب العالمین

الحمد لله و شکرا لصاحب الزمان عجل الله فرجه الشریف و صلوات الله علیک

www.khrooj.com